حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریمٌ　　قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیمٌ

الحمد للہ والمنت کہ رسالہ نعتیہ میں عمدہ عمدہ نعتیں چیدہ چیدہ شاعروں کی درج ہیں

مؤلفہ

خاکسار محمد شریف عفی عنہ

گنجینۂ نعت

حصہ دوم

خزینۂ نعت

حسب فرمائش

منشی فضل الدین تاجر کتب قومی و مالک اخبار اشاعت لاہور بازار کشمیری

سنہ ۱۳۱۱ مطبع مجتبائی پریس لاہور

فہرست تصنیفات جناب مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی

(جو منشی فضل الدین تاجر کتب قومی و مالک اخبار اشاعت لاہور بازار کشمیری سے مل سکتی ہیں)

دلکش ہر دو حصہ - اُن طالب علموں اور کالج کے اعلیٰ تعلیم یافتوں کے حالات کا نقشہ دلچسپ ناول کے پردہ میں کھینچا گیا ہے - جو اپنے والدین کی آنکھوں سے دُور کالجوں اور سکولوں میں منچلاپن کر جاتے ہیں - اس ناول کے ہر دو حصہ ہیں - اگر دو صفحوں کا مطالعہ کر کے سارا ناول ختم کرنیکا ولولہ پیدا نہ ہو تو حلف پر واپسی کا اقرار کیا جاتا ہے - اُردو میں - قیمت ہر دو حصہ ۱۴ر

دلچسپ کا پہلا حصہ - ہندوستان کے معزز خاندانوں کی حالت کا آئینہ انگریزی بلیغ انشا پردازی کا نمونہ حرفوں کے ذریعے سے تصویر دکھا دینے کا آلہ - اُردو کو ایک باعزت زبان بنانیکی کَل - دلوں پر عمدہ اثر ڈالنے کی حلمی قوت - یا اس نہایت عمدہ طبعی ناول کا پہلا حصہ "فرخ اور مہدی" - اُردو میں قیمت ۶ر

دلچسپ کا دوسرا حصہ - سچے عشق کی دلگداز تصویر - ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر - ایک پاکباز عاشق کی بیتیابانہ اُمنگیں - ایک پاک دامن معشوقہ کا عصمت نما ضبط - ہندوستانی ہووں کے جنون انگیز ولولوں کی انتہا - ہماری عورتوں کی بے بسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ "فرخ اور اسکا عشق" نہایت مؤثر اور پُرجوش اُردو میں بلکہ زبان میں نازک خیالوں کے نئے نئے پیرائے - قیمت ۸ر

درگیش نندنی - یہ وہ مشہور ناول ہے جو تقریباً تمام دنیا کی زبانوں میں ترجمہ ہو کر چھپ چکی ہے اسمیں شاہنشاہ اکبر اور قتلو خان والئی بنگالہ کی لڑائی کے ضمن میں تلوتما کے حُسن اور کنور جگبت سنگھ کے عشق کی حیرت ناک سرگذشت درج ہے - اُردو میں - قیمت . . . . . . عسر

ملک العزیز ورجنا - یہ ناول کیا باعتبار خوبی اور کیا بلحاظ اپنے واقعات کے ایسا ہے کہ جس کی مثل ہندوستان میں اس وقت تک کوئی کم ناول دیکھا ہوگا - جس مسلمان کے دل میں قومی جوش ہو اور اسلامی بہادریوں کے حال سے واقف ہونا چاہتا ہو یہ ناول گویا اسکی جان ہے - یہ وہ ناول ہے جس میں اسلامی شان و شوکت اور دینی جوش کے بے نظیر نمونے نظر آتے ہیں اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

کیا وصف کر سکوں میں خدائے جلیل کا
اور اُس کے خاص نور جمیل و نبیل کا

بہرِ ثنا قلم ہو پر جبرئیل کا
پانی دوات کے لیئے ہو سلسبیل کا

نمرود نے جو ڈال دیا اُنکو آگ میں
تیرے بغیر کون تھا حامی خلیل کا

کیا مونھ میرا کہ حمد مقدس کروں رقم
دعویٰ قلم کو ہے نہ زبان کو دلیل کا

روز ازل سے ہے مرضِ عشق بطرح
عیسیٰ سے کچھ علاج نہوا اس علیل کا

دل کو میرے ذرا نہیں خوفِ عذاب حشر
ہے آسرا وہاں مجھے تجھسے کفیل کا

آثم کی آبرو ہے دونوں جہان میں
مالک ہے یا اللہ تو ہی عبدِ ذلیل کا

میں زار و نزار ہوں تجھ پہ فدا اے جانِ جہاں محبوبِ خدا
کیا شان تیری ہے صلی علیٰ جو خدا نے کہا لولاک لما

غم رنج ہزار طرح کے سہوں نہ طبیب سے حال دل اپنا کہوں
کبھی درد کی اپنی دوا نہ کروں ترے غم میں مجھے وہ ملا ہے مزا

مرے دل کو ہے بس کہ جو شوق اتم یہی رہتا ہے دھیان مجھے ہر دم
یہی رات کو بھی مجھے رہتا ہے غم کہ سونگھا دے صبا تیری زلف دوتا

تھا فرش زمیں جو مدِ نظر رہے شوق میں تیرے یہ جنّ و بشر
ہوا عرش بریں پہ جو تیرا گذر لگا کہنے خدا بھی تھا صلِّ علےٰ

تو ہی مہر سپہرِ رسالت ہے تو ہی صدر نشین جلالت ہے
یہ تیرا ہی نشان کرامت ہے ہے جہاں میں جو خلقِ خدا کے سوا

تیرا دونوں جہاں میں پڑا ہے غل ہر وقت یہی ہے صدائے دہل
سوزِ قمری شور بلبل ہے وہ بھی ترانے میں کرتی ادا

لگا ہے تو اُسی سے میرا دل ہے جو مراد خطاب مزمل ہے
یہی باغ میں شور عنادل ہے یہی کہتی ہے میری گلیم و قبا

مر جائے جسے کہ ڈسے ناگن نگر اے میرے پیارے مسیح زمن
اُٹھیں مُردے بھی قبروں سے پھاڑ کفن تیری زلف کی آوے ادھر جو ہوا

ہے ذلیل یہ طاہر بے سر و پا اسے کہتے ہیں لوگ غلام تیرا
ترے ہاتھ میں اسکی ہے شرم و حیا تو ہی اسکو بچا لے برائے خدا

یا لیت صبا بمدینتہ اک بار اِدھر بھی آ جانا
اُس یتیم پیارے محمدؐ کا کچھ ذکر ہمیں بھی سُنا جانا

العمر مضت فی دار سقر نہ ہوا میری آہ میں کچھ بھی اثر
نہ تو دیکھا نظر سے تجھے جی بھر نہ تیرا کچھ ذکر سنا جانا

مجھ سے نہ ہوا کوئی نیک عمل کُلِّ عَمَلٍ شَرٌّ وَ ذَلِیل
ہے عقدہ میرا مالاینحل میرے اُلجھی تمہیں سلجھا جانا

بگذشت ز فکر مکین و مکاں شدہ بے خود و بے سروساماں
گیا بھول نشاط و عیشِ جہاں تیرے عشق کا جس نے مزا جانا

لولاک لما جو خدا نے کہا تیرے شان یہی حق ہے بجا
کرے کون ثنا تیری غیر خدا تجھے کس نے خدا کے سوا جانا

موری آپ نے بھی کبھی لی نہ خبر پڑا گیا راہ میں آٹھ پہر
کردی نہ کبھی سوئے بندہ نظر رہا گرچہ سدا آنا جانا

تم عرش پہ جا کے خدا سے ملو جو ملک سے نہ ہو وہ کام کرو
تم عالم علم لدنی ہو کچھ تم سے نہیں ہے چھپا جانا

تمھیں رونقِ باغ رسالت ہو تمھیں گلبنِ گلشنِ رحمت ہو
تمھیں ابِ سحاب عنایت ہو میرے دل کی بھی آگ بجھا جانا

ما اونسک من احدٍ حقاً باہر کس و از ہمہ بے پروا
ہر حال تیری ہے سب سے جدا یہ ڈھنگ کہاں سیکھا جانا

ہر ایک درخت پھلا پھولا پھولوں سے چمن ہے شگفتہ ہوا
پر نخل مراد میرا نہ پھلا یہ غنچۂ دل تو کھلا جانا

دن رات یہ طاہر بے سروپا یہی کرتا ہے عرض برائے خدا

قرباں ترے اے میرے ماہ لقا کبھی شکل مجھے بھی دکھلا جانا

الٰھی جلد تر روضہ ہمیں دکھلا محمدؐ کا
کہ ہے جنت کے روضہ سے بھلا روضہ محمدؐ کا

نہ حاصل پھر تا یاں کو ہوا رتبہ محمدؐ کا
ملا عرش بریں کو بھی نہیں پایا محمدؐ کا

زباں سے پڑھ دیا صلّ علےٰ اصل علے اسنیٰ
رُخِ پرنور جس نے آنکھ سے دیکھا محمدؐ کا

زمین و آسماں اور چاند سورج عرش کرسی ہے
ظہور اس عالم ہستی میں ہے سارا محمدؐ کا

بنا انگشت موتی ان میں اک ایک قطرہ ہے
زمیں پر فیض کا بادل جدہر برسا محمدؐ کا

رسول اللہ کا محبوب مقبول الٰھی ہے
وہی پیارا خدا کا ہے جو ہے پیارا محمدؐ کا

محمدؐ کا ہوا ہے فیض جاری قطرہ قطرہ ہے
ہوا ہے ذرہ ذرہ سے عیاں جلوہ محمدؐ کا

نبی کے عاشق صادق خدا کے دوست کہتے ہیں
خدا کا نام رکھتے ہیں زباں پر یا محمدؐ کا

کہیں فرش زمیں پر شمع روشن ہے محمدؐ کا
کہیں عرش بریں پر نور جا چمکا محمدؐ کا

عزیزو گر صفائی چاہتے ہو اپنے باطن کی
بصدق دل کرو وردِ زباں کلمہ محمدؐ کا

نہ پہونچا سروران ملک دیں سے کوئی بھی سرور
قدم معراج میں جس اوج پر پہونچا محمدؐ کا

ذرا حال سنو سکھیو اُس کا ڈوبی جس نے نکالی ناوریا
مورا سیس ہو قرباں جان فدا احمد سی ہے جس کی چالریا

یا پیر میرے شاہ جیلاں بے شک ہو تمہیں سلطان جہاں
پائیگا مراد اپنی ہر آن جو در پہ ہو تیرے جان جریا

پرت پال ہو تم توانا تھن کے اور مان ہو تم نربانن کے
سکھدائی ہو دکھیارن کے مورے سر پہ ہے غم کی گاگریا

جو چرنوں میں تیرے آوت ہے وہ سارے مطالب پاوت ہے
دو جگ میں امیر کہاوت ہے جو تیرا کہاوت چاکریا

یا غوث معظم قطب ورا اے مالک فرش و عرش و سما
فرمان میں ہے تیرے قدر و قضا اے دنیا و دیں کے سالریا

کوئی بندرابن کو جائے ہے کوئی کعبہ میں حج کو آئے ہے
پر تیرا ہی گیت وہ گائے ہے کلمہ کی بجا کر بانسریا

مخدوع کا مکیں جو کہاتا ہے مست خوف کرو فرماتا ہے
الفت کی شراب پلاتا ہے ہو عشق میں اسکے مَیں باوریا

اے نور دو چشم رسول خدا چاہتا نہیں ہوں میں کچھ اسکے سوا
وہ وقت تو مجھ پہ جلدی سے لا بغداد کی لوں مَیں ڈاگریا

بے شک تم آلِ پیغمبر ہو ہر ایک ولی کے افسر ہو
جیلان کے ماہِ انور ہو بغداد کی تم ہو کہاوریا

کوئی ذات خدا میں ملاوت ہے کوئی غوثوں میں تجکو بتاوت ہے
کوئی رام ہی کہہ کے بلاوت ہے کوئی تجھکو کہے ہے سانوریا

گو غم میں پھنسی ہے جان حزیں اور فکر و الم سے ہے غمگیں
پر تیرا ہے داس شجاع الدین رکھ اسپہ کرم کی نا جریا

کیا خوف حشر میں ہے گناہِ کبیر کا بلبل ہُوں میں تیرے گلشن مدح و ثنا کا ہوں	فدوی ہوں میں غلام ہوں میں دستگیر کا صلِ علیٰ ہے نالہ میرے ہر صفیر کا

ق

پوچھیں فرشتے قبر میں بندہ تو کس کا ہے
دوں گا جواب بندۂ حق اُمتِ نبی
پرواہِ جاہ و دولتِ دنیا ہے کب اُسے
بندہ کی نصیب ہے گر خاک کچھ ملے
کیونکر نہ ہو تجلّے میرے دل کو مومنو
محشر میں اُس کے نیچے خدایا بیٹھا مجھے
یا غوث ایسے وقت میں کچھ مرحمت کرو
منظور تیرے در کی گدائی ہے اب مجھے
یا غوث مجھ کو اپنے غلاموں میں کر قبول
کچھ فضل ایسا ہو کہ ہو حاصل مری مراد

اُمت ہے کس کی نام ہے کیا میرے پیر کا
بے شبہ میں مرید ہوں پیرانِ پیر کا
ہووے گدا اگر کوئی پیرانِ پیر کا
پھر دل ہو میرا کاہے کو خواہاں عنبیر کا
مدّاح ہوں میں جو اس شہِ روشن ضمیر کا
جس دم نشاں کھڑا ہے غوثِ کبیر کا
از بس شکستہ حال ہے اب اس فقیر کا
خواہاں نہیں ہوں دولت و جاہِ کبیر کا
میں ہوں غلام تیرے غلامِ حقیر کا
اُمیدوار بیٹھا ہوں فضلِ خطیر کا

اے سنّی میرے حق میں ہے جنت سے خوبتر
روضہ اگر میں دیکھ لوں غوثِ کبیر کا

یارو وسیلہ ہے مجھے پیرانِ پیر کا
کیا وصف ہو سکے کسی انسان سے ادا
جس کا قدم کیا ہے ہر اک اولیا قبول
محبوبِ حق پیارے رسولِ کریم کے
کیا رتبہ عظیم خدا نے کیا عطا
کیا خوف اسکو ہوئیگا قیامت کے روز کا
واللہ وہ بہشت میں جائیگا بالضرور

قبضہ ہے دو جہاں پہ میرے دستگیر کا
ہے وہ نواسہ خاص بشیر و نظیر کا
پھر کون دو جہاں میں ہے اُن کی نظیر کا
قوت دہِ ہر ایک صغیر و کبیر کا
مختار کر دیا اُسے قدرتِ قدیر کا
جو ہے مرید حضرتِ پیرانِ پیر کا
صدقہ جو دل سے ہو گیا پیرانِ پیر کا

جسکو ذرا بھی کینہ ہو اُس ذات پاک سے
دوزخ میں حال ہووے گا بد اُس شریر کا

یا پیر ایسا عبد کو دولت سے کر غنی
محتاج تا نہ ہووے امیر و وزیر کا

ہے مجھے تیرا وسیلہ یا محمدؐ مصطفےٰ
کون ہے جز تیرے میرا یا محمدؐ مصطفےٰ

کچھ نہیں ہے پاس پر راہِ عدم در پیش ہے
آسرا ہے ایک تیرا یا محمدؐ مصطفےٰ

نقد توبہ رائیگاں کھویا ہوا توبہ شکن
نفس نے مجھ کو تو لوٹا یا محمدؐ مصطفےٰ

کونسا وہ کار بد ہے جو نہیں مجھسے ہوا
مَیں رہا مجرم خدا کا یا محمدؐ مصطفےٰ

سر پہ ہے گٹھڑی گناہ کی کیوں نہ پھر تشویش ہو
تم سے آکر کیا کہوں گا یا محمدؐ مصطفےٰ

ایک دم بھی عاقبت کی فکر کچھ بھی نہ کی
مَیں رہا پابندِ دنیا یا محمدؐ مصطفےٰ

جز خطا مجھ سے نہ کوئی بھی ہوا کار ثواب
کون ہو بدکار مجھ سا یا محمدؐ مصطفےٰ

مَیں غریقِ بحرِ عصیاں ہوں کرم کی ہو نظر
پار ہو اب میرا بیڑا یا محمدؐ مصطفےٰ

آپ ہی اپنے درِ اقدس سے جب ہٹنے دیں
پھر کہاں میرا ٹھکانا یا محمدؐ مصطفےٰ

اُمتِ عاصی کی کشتی کے نگہباں آپ ہیں
ناخدا کا کیا بھروسا یا محمدؐ مصطفےٰ

آرزو ہے دن قیامت کے لوائے حمد کا
ہو میرے سر پر بھی سایہ یا محمدؐ مصطفےٰ

یہ تمنا ہے کہ ہو خورشید محشر تیز جب
چہرۂ انور دکھانا یا محمدؐ مصطفےٰ

کیا پسند آئے بھلا اشفاق کو حورِ جناں
شیفتہ ہے وہ تمہارا یا محمدؐ مصطفےٰ

شور جب آمدِ محبوبِ خدا کا ہوگا
عرصۂ حشر میں غل صلِّ علیٰ کا ہوگا

یادِ حضرت میں اگر جان نکل جائیگی
خلق سے خاتمہ بالخیر ہمارا ہوگا

امتِ سرورِ عالم کی ضیافت کے لیے
کہتے پھرتے تھے یہ باہم شبِ معراج ملک
منکرو نکیرو اگر شک ہے تو ہو حق ہے یہی
روحِ طیب کو پسِ مرگ جو لیجاؤ گے
آپ فرماویں گے بے شبہ شفاعت حق ہے
دل میں رہنے کی نہیں فکرِ فشارِ مرقد
ہیبتِ گرمیٔ خورشیدِ قیامت کیوں ہو
اے فلک سینکڑوں تو وار چلے جاتے ہیں

جملہ فردوس میں سامان مہیا ہوگا
دلِ ارمان جو تھا آج وہ پورا ہوگا
نہ ہوا ہے نہ کوئی آپ سا پیدا ہوگا
مجھ پہ احسان فرشتو یہ تمہارا ہوگا
پیش جب نامۂ اعمال ہمارا ہوگا
دفن صحرائے مدینے میں جو لاشہ ہوگا
دامنِ پاک کا سر پہ میرے سایہ ہوگا
کب وہ دن ہوگا کہ ہم ہونگے مدینہ ہوگا

ہند میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں سند کو کیوں لوگ
کسی کوچہ میں مدینہ کے وہ پھرتا ہوگا

روزِ عاشورہ کا یارو کیا کہوں میں ماجرا
تھی محرم کی یہی تاریخ دسویں مومنو
کیوں نہ روئیں ساکنِ ارض و سما اس رنج سے
آسماں پر ہو گیا خورشیدِ تاباں بھی سیاہ
مرثیہ خوانی کی آتی تھی صدا یہ غیب سے
جسکو کاندھے پہ چڑھایا تھا رسول اللہ نے
چومتے تھے جس کے منہ کو ہائے محبوبِ خدا
جسکے جھولے کو لڑکپن میں جھلاتے تھے ملک
حق نے بھیجی چادرِ تطہیر جنکے واسطے

حضرتِ شبیر کا سر کربلا میں کٹ گیا
سرِ حسینِ بیکس و مظلوم کا جس دن کٹا
مدتوں ہر اک ملک جن و بشر روتا رہا
ظلم سے اس روز دنیا میں اندھیرا چھا گیا
آج پیارا فاطمہ کا بے گناہ مارا گیا
شمر اس مظلوم شہزادے کی چھاتی پر چڑھا
وائے بیدردی سے اسکے حلق پر خنجر پھرا
ہائے جلتی ریت میں اس گل کا ہے لاشہ پڑا
ان کا عاشورہ کے دن ہی ہے کچھ پردہ رہا

اُن ستمگاروں کے کیا کیا ظلم کا کیجے بیاں ۔ اہلبیتِ مجتبیٰ پر جو کیے جور و جفا

اے غنیؔ گذرے ہیں عشرے آج تک کل حق پرست
ماتمِ شبیرؑ میں کرتے رہے آہ و بکا

ظہورِ نورِ احمدؐ سے ہوا سارا جہاں پیدا ۔ ملک پیدا فلک پیدا زمیں پیدا زماں پیدا
کہاں عالم میں احمدؐ سا ہوا عالی مکاں پیدا ۔ ہوئے ہیں جس کے باعث سے زمین و آسماں پیدا
ہوئی ظلمت نہاں کیسے فروغِ نورِ احمدؐ سے ۔ ہوئے انجم عیاں سارے ہوئے آسماں پیدا
بنایا عرش خالق نے اُنھیں کے نورِ انور سے ۔ کیا لوح و قلم ظاہر ہوئے کرّوبیاں پیدا
ظہورِ نورِ احمدؐ جب ہوا آدم نہ تھے اُس دم ۔ نہ تھی خلقت موالی کی نہ تھا نام و نشاں پیدا
نہ حوّا تھی نہ گندم تھا نہ شیطاں تھا نہ رضواں تھا ۔ نہ فردوسِ بریں پیدا نہ تھا باغِ جناں پیدا
رسولِ پاک کے باعث شہِ لولاک کے باعث ۔ ہوئے دونوں جہاں پیدا ہوئے سب انس و جاں پیدا
نہ کوئی عرش سے تا فرش تجھ سا ہے نہ ہوئیگا ۔ نہ نوری تھے وہاں پیدا نہ خاکی تھے یہاں پیدا
کہاں تھا عالمِ باقی کہاں تھا عالمِ فانی ۔ طفیلِ سرورِ عالم ہوئے دونوں جہاں پیدا
کہاں جنت کی چاہت تھی کہاں دوزخ کی ہیبت تھی ۔ ملائک کی نہ خلقت تھی نہ تھے یہاں انس و جاں پیدا
یہ منھ ہے طیش کس کا جو کہ نعتِ احمدی لکھے ۔ ہوئے جب نام لکھنے میں قلم کی دو زباں پیدا
تو کر وردِ زباں اپنا درودِ مصطفیٰ ہر دم ۔ کہ تا دل میں ترے نورِ یقیں ہو بیگماں پیدا

نہ رکھ آل و اصحابِ محمدؐ کی وفا ہر دم
ہوئے جن کی محبت کو قلوبِ مومناں پیدا

محمدؐ کو حق نے وہ قرآں اُتارا ۔ نہ اُترے گا جو تا قیامت دوبارا
وہ مخفی جو تھا علم سینہ بسینہ ۔ محمدؐ نے سب پر کیا آشکارا

سکندر رہے حضرت کے در کا سوالی
فریدوں محافظ ہے دربان دارا

محمدؐ کا رستہ نہ چھوڑو عزیزو
وُہی رہنما ہے ہمارا تمہارا

دو شق ہو گیا چاند غیرت کے مارے
محمدؐ کا جس وقت چمکا ستارا

محمدؐ کی مدّاح دنیا ہے ساری
محمدؐ کا وصّاف عالم ہے سارا

مطیعِ محمدؐ مطیعِ خُدا ہے
خدا کا ہے پیارا محمدؐ کا پیارا

بہت سے محمدؐ نے بُت توڑ ڈالے
کیا بُت پرستوں کا دل پارہ پارا

زمانے میں حضرت کا فرماں نہ مانے
بھلا کس کی طاقت ہے اور کس کا یارا

محمدؐ کی ہے ذات دریائے رحمت
وہ ڈوبا کیا جس نے اُس سے کنارا

محمدؐ ہے پشت پناہِ غریباں
وہی ہے وہی عاجزوں کا سہارا

نبوت کی دیتے رہے ہیں گواہی
کبھی دام و دد اور کبھی سنگ خارا

محمدؐ کے اصحاب وہ پہلواں تھے
ہوا جو مقابل وہ میداں سے ہارا

نہیں جو کہ سائل محمدؐ کے گھر کا
وہ پھرتا رہا در بدر مارا مارا

محمدؐ نے کی اُس کی مشکل کشائی
جو دل کی محبت سے اُسکو پکارا

ہوئی ختم پیغمبری اس جہاں سے
زمانے سے جس دم محمدؐ سدھارا

تیری حاجتیں سب بر آئیں گی سرور
رسولِ خدا جب کریں گے اشارا

کس چاند کے خیال نے مجھے حیراں بنا دیا
گاہے رُلا دیا مجھے گاہے ہنسا دیا

کس گُل کی زلف کا مجھے سودا ہوا ہے آج
کس نے یہ ساغر مئے الفت پلا دیا

محبوب کبریا کے جو دیکھا جمال کو
حوروں نے شور صلِّ علیٰ کا مچا دیا

یارب تیرے حبیب کا دیدار ہو نصیب
موسیٰ بھی محو طور میں اس نور کے ہوا

اس آتشِ فراق نے دل کو جلا دیا
نور آپ کا جو اُن کو خدا نے دکھا دیا

روح امین گوشۂ ابرو جو آپ کے
کعبہ سمجھ کے اپنا وہاں سر جھکا دیا

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دینِ حسن رہ جائے گا

انقلابِ دہر ہوگا اگرچہ لاکھ بار
سکۂ دینِ نبیؐ کا پرچلن رہ جائے گا

نام شاہانِ جہاں مٹ جائیں گے لیکن یہاں
حشر تک نام و نشانِ پنجتن رہ جائے گا

نام پاک صاحب لولاک تا دورِ زماں
زیبِ منبر رونقِ ہر انجمن رہ جائے گا

ہمسفیرو کوئی دم کا باغ میں ہے چہچہا
بلبلیں اُڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

یا الٰہی گر نہ پائی ہیں نے اپنی آرزو
دستِ حسرت سینہ پر زیرِ کفن رہ جائے گا

جو پڑھے گا صاحبِ لولاک کے اوپر درود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا

سب فنا ہو جائیں گے کافی ولیکن حشر تک
نام احمد کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

شب اسرا جو بنا بن کے پیمبر نکلا
غل یہ حوروں میں ہوا گھر سے وہ سرور نکلا

تھی ندا ہفت فلک پر کہ زیارت کو چلو
آج محبوبِ خدا سیر کو باہر نکلا

رحمت ایزدی کی ہوئی رحمتِ عالم کی طفیل
گو نہ عصیاں میں کوئی میرے برابر نکلا

آنکھ دیکھ کے اس طور کہیں گے عاصی
وہ شفاعت کے لیے شافعِ محشر نکلا

اللہ اللہ دہنِ پاک کی خوشبو دیکھو
کلمہ نکلا جو زباں سے وہ معطر نکلا

واہ کس کو یہ ہوا رتبۂ معراج حصول
لائق اس شان کے اپنا ہی پیمبر نکلا

واہ کیا خوب لکھی نعتِ محمدؐ میں غزل
تجھ میں طالبؔ تو عجب طرح کا جوہر نکلا

جو فدا دل سے نبیؐ کے نام پر ہو جائیگا
گلشنِ فردوس کا وا اُسپہ در ہو جائیگا

جو کہ مداحِ شہِ جنّ و بشر ہو جائے گا
بازپرسِ حشر سے وہ بے خطر ہو جائے گا

عشقِ احمدؐ کا اگر پورا اثر ہو جائے گا
ہند سے اپنا مدینے کو سفر ہو جائے گا

جب دلائیگی دُرِ دندانِ بحرِ دیں کی یاد
جو گرے گا آنکھ سے آنسو گہر ہو جائے گا

لُطف حاصل ہوگا سیرِ گلشنِ فردوس کا
جب میرا دشتِ مدینہ میں گذر ہو جائے گا

آج توصیفِ کفِ پائے نبی لکھتا ہوں میں
میرے خامہ کا دماغ اب عرش پر ہو جائے گا

جب لکھوں گا وصف شاہ کی روئے پُرانوار کا
شرم سے پوشیدہ اے خنجر قمر ہو جائے گا

نے بشر کوئی نہ یہ چال و چلن رہجاوے گا
خوبصورت بد وضع نے بانکپن رہجاوے گا

آفتاب و ماہ و سیارے فلک اور نے زمیں
نام ہستی کا نہ یہ دارِ محن رہجاوے گا

خاک سے پیدا ہوئے ہیں خاک میں ملجائیں گے
ایک واحد بے مثل بے ما و من رہجاوے گا

ہوگئی منسوخ توریت اور انجیل و زبور
تاقیامت دینِ احمدؐ کا چلن رہجاوے گا

جس کے دل میں اُلفتِ خیر البشر ہوگی وہی
صدمۂ محشر میں با امن و امن رہجاوے گا

خواب میں بھی گر نہ دیکھا میں نے روئے پاک کو
دستِ حسرت سینہ پر زیرِ کفن رہجاوے گا

روضۂ اقدس نہ دیکھا آنکھ سے گر حدّوں
پھاڑ کر خاکِ گریباں پیرہن رہجاوے گا

خاک اُڑ کر پہنچ جائیگی مدینہ میں مری
ہند میں مر کر اگر اپنا بدن رہجاوے گا

کلمۂ طیب ہر اک مخلص پائے گا نیک
آخری دم گر زباں پر یہ سخن رہجاوے گا

یاشفیع المذنبیں یہ تب مدد کیجو میری
جبکہ تنہا قبر میں یہ خستہ تن رہجاوے گا

صدقۂ شبیر دلوانا وہاں کوثر کا جام
جبکہ فدوی حشر میں تشنہ دہن رہجاوے گا

ہولِ محشر دیکھکر نفسی پکاریں گے نبیؑ
اُمتی گویا فقط فخرِ زمن رہجاوے گا

بخش دے صدقہ رسولؐ اللہ کا بس اے خدا
باربار اپنی زباں پہ یہ سخن رہجاوے گا

الاماں بولیگی دوزخ اے عزیزو گر کبھی
اُمتِ حضرت کا اُسمیں ایک تن رہجاوے گا

دیدِ گُل رخسارِ حضرت گر نہوگی زیست میں
خاطرِ بلبل پہ یہ داغِ کہن رہجاوے گا

دل کو خدا نے عشقِ محمدؐ لگا دیا
خوابیدہ بخت میرے کو حق نے جگا دیا

محبوبِ حق کی دید کا شائق بنا دیا
آنکھوں سے میری اشک کا دریا بہا دیا

صد شکر لاکھ حمد خدا ذوالجلال کا
ہم عاصیوں کو آپ کی اُمّت بنا دیا

اُمت میں جن کی ہونے کے رسلؑ تھے ملتجی
ہم کو خدا نے اُمتی اُن کا بنا دیا

ایمان لایا جو کہ نبوت پہ آپ کی
اُسکو نجات ابدی کا مژدہ سنا دیا

معراج میں رسولؐ گئے جبکہ لامکاں
وحدت سرا سے پردہ دوئی کا اُٹھا دیا

حاجت ہے کیا کہ عرض کروں حال آپ کو
اُمّت کا حال سارا خدا نے جتا دیا

لِلّٰہ لو خبر میری یا شاہِ مرسلین
نفسِ لعیں نے اب تو بہت ہے ستا دیا

بُلبل کو عشقِ گُل دیا قمری کو سرو کا
مفتون مجھ کو سرورِ عالم بنا دیا

حشر کے دن شوکت و شانِ پیمبر دیکھنا
جلوۂ حسنِ شفیعِ روزِ محشر دیکھنا

آپ کے حُسنِ محبت کا تماشا مومنوں
حشر میں بیٹھیں گے جب بالائے منبر دیکھنا

رحمتِ عالم کے صدقے میں محبوبِ روزِ حشر
آپکی اُمّت پہ لُطفِ ربِّ اکبر دیکھنا

پیاس کی شدت کا کھٹکا عاشقو بیکار ہے
جس گھڑی تقسیم ہوگا آبِ کوثر دیکھنا

نامۂ عصیاں کھلیں گے جس گھڑی خلق کے حضور
آپکی شفقت کا اور اُلفت کا جوہر دیکھنا

سایۂ قامت اُسی دن کے لئیے پنہاں رہا
مثل خورشید قیامت اپنے سر پر دیکھنا

وہبیا نامِ محمدؐ کا وظیفہ ہے مجھے
ہوگا محشر سے بھی جنّت کا رہبر دیکھنا

وصلی اللہ علیٰ نورے کزو شد نورہا پیدا
زمین از مہرِ او ساکن فلک در عشقِ او شیدا

ازو در ہر تنِ ذوقے وزو در ہر دلے شوقے
ازو بہ ہر زباں ذکرے وزو در ہر سرے سودا

محمّد احمد و محمود وے را خالقش بستود
ازو شد بود ہر موجود ازو شد دیدہ ہا بینا

اگر نامِ محمّد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت و جاہت
نہ عیسیٰ آں مسیحا دم نہ موسیٰ آں یدِ بیضا

دو چشمِ نرگسینش را کہ مازاغ البصر خوانند
دو زلفِ عنبرینش را کہ واللیل اذا یغشیٰ

ز سترِ سینہ انشرحش جامی الم نشرح لک برخواں
ز معراجش چہ برخوانی کہ سبحان الذی اسریٰ

معراج کی شب جب گھر سے چلا وہ حق کا پیارا خوب بنا
سب حوریں پکاریں خلد بریں سے نوشہ ہمارا خوب بنا

تھی رُخ کی ضیا والشمس سے ظاہر زلف سیاہ واللیل کی شام
سرمہ لگا مازاغ البصر محبوب دلارا خوب بنا

پہونچے جسدم افلاک پہ وہ تو لیے موسیٰ عیسیٰ ہر ایک
کیا خوب بنی محبوب خدا اُمت کا سہارا خوب بنا

تھے کہتے آدم خلد بریں میں خوش ہو کر تو اے یہ
ہے پیش خدا اس وقت گیا فرزند تمہارا خوب بنا

جب سات طبق افلاک سے اوپر چمکا نور محمد کا
سب کہنے لگے قدسی خوش ہو یہ عرش کا تارا خوب بنا

اک آن میں پہنچے پیش خدا طے کر کے اعلیٰ اونے سب
یوں حق نے کہا خلوت سے نکل محبوب دلارا خوب بنا

مازاغ بصر میں حکمت تھی جز عاشق سمجھے کون یہ بین
جبرئیل پکارے صلِّ علےٰ لو حق کا نظارا خوب بنا

برخلافِ امرِ حضرت تم نہ جانا دیکھنا
گر گئے دوزخ بناؤ گے ٹھکانا دیکھنا

پرسشِ اعمال ہوگی ایک دن سب کو ضرور
پیروی حضرت سے تم باہر نجانا دیکھنا

اے عزیزو گر نجات اپنی تمہیں منظور ہے
صدقِ دل سے آپ پر ایمان لانا دیکھنا

ہونگے محشر میں محمد مصطفےٰ سب کے شفیع
اِس کے بارہ میں کبھی تم شک نہ لانا دیکھنا

مان لو کہنا میرا یارو عزیزو دوستو
آخرش پچھتاؤ گے گر یہ نہ مانا دیکھنا

تاجِ لولاک لما ہے حق نے بخشا آپ کو
واہ واہ کیا خوب تھا اُن کو سہانا دیکھنا

اک اشارہ سے کیا تھا آپ نے شق القمر
قادر انداز و ذرا تم یہ نشانا دیکھنا

مانگ لی سختی نزع اُمت کے بدلے آپ نے
آپ کی اُمت پہ شفقت مشفقانا دیکھنا

گرم تھا حضرت کا بستر آئے جب معراج سے
عرش و کرسی لامکاں سے پھر کو آنا دیکھنا

گر نصیبوں میں میرے لطف و کرم سے اپنے تو
طوفِ کعبہ کا خدایا اور مدینا دیکھنا

دیکھنا گُل کا مبارک ہو تجھے بلبل مدام
مجھکو وہ روضہ مقدس اور سہانا دیکھنا

دیکھ ہر رنگ میں ہر نور میں جلوا اُس کا
ہر تماشے میں ہے در پردہ تماشا اُس کا

غافلو دیدۂ دل وا ہو تو آجائے نظر
سیر میں سیر تماشے میں تماشا اُس کا

بند آنکھوں کو کرے دیکھ لے دل میں اسکو
طور پر جائے نہ مشتاق تجلا اُس کا

دل نہ مانے سے اُٹھا یار کو پہلو میں بٹھا
بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تماشا اُس کا

بزمِ عالم میں یہ سب کچھ ہے اُسی کی رونق
چمنِ دہر میں یہ رنگ ہے سارا اُس کا

مشقِ وحدت کی جو کثرت ہو تو اُٹھ جائے دوئی
آپ پر بھی تجھے برسوں ہے دھوکا اُس کا

ہے وہ بے روپ مگر روپ اُسی کے سب ہیں
ہے وہ بیرنگ مگر رنگ ہے سارا اُس کا

برق کی تاب نہیں برق تجلے کی ہوس
اے کلیم آپ کی آنکھ اور نظارا اُس کا

نطق اپنی تو تمنا ہے یہی بعدِ فنا
قبر میں کام کرے شمع کا جلوا اُس کا

مرتے دم عشق نہفتہ میرا افشا ہوگا
وہ بدم نام نبی منہ سے نکلتا ہوگا

جس نے دیکھا تری دیوار کا سایہ ہوگا
دھوپ سے بچ کر اُسے سایۂ طوبےٰ ہوگا

گر مدینے کے سوا مجھکو کہیں دفنایا
دیکھیو نہ مرا گور میں لاشا ہوگا

احمدِ پاک کی باتوں میں جو شیرینی ہے
بخدا قند بھی اتنا تو نہ میٹھا ہوگا

سر کے بل کعبہ سے جائینگے مدینہ کی طرف
بخت واژوں جو ہمارا کبھی سیدھا ہوگا

پیرہن پھاڑ کے جنت سے نکل جاؤں گا
یاد جس دم مجھے صحرائے مدینا ہوگا

حشر کو پیشِ خدا جب یہ پڑھوں گا اشعار
لطف ہر سمت سے غل صلِّ علےٰ کا ہوگا

جہاں میں شکلِ احمد بن کے وہ نورِ قدیم آیا
محبت کا احد کے درمیاں حرفِ میم آیا

ہوا ہم پر کرم اللہ کا جب وہ کریم آیا
خدا کا رحم لایا ساتھ جس دن وہ رحیم آیا

گئے فرش زمیں سے جب فلک پر سرورِ دوراں
قدم بوسی کی خاطر دوڑ کر عرش عظیم آیا

مسیحا آگیا مُردہ دلوں کے زندہ کرنے کو
کلامِ حق کے سمجھانے کی خاطر یہ کلیم آیا

عرب کے بے سمجھ لوگوں کے سمجھانیکو دُنیا میں
عقیل آیا فہیم آیا علیم آیا حکیم آیا

ہر اک موتی کی قیمت گھٹ گئی بازارِ عالم میں
مقابل اُن کے جب وہ بے بہا دُرِّ یتیم آیا

حکومت کے لیئے یہ حاکمِ فرماں روا ہم پر
رحیم آیا کریم آیا سلیم آیا حلیم آیا

ہوا زندہ جو پہونچا مُردہ دل دربارِ احمد پر
شفا پا کر گیا جو در پہ بیمار و سقیم آیا

گیا خالی نہیں شاہ و عرب کے دارِ دولت سے
گدا بن کر کوئی آیا مسافر یا مقیم آیا

معطر شکلِ بلبل ہو گیا دل اور دماغ اُس کا
بگلزارِ مدینہ جو کوئی مثلِ نسیم آیا

نہ پھیرا جائے گا محروم گر اخلاص باطن ہے
شفیع المذنبیں کے در پہ یہ سرور اثیم آیا

طفیلِ سرورِ عالم ہوا سارا جہاں پیدا
زمین و آسماں پیدا مکیں پیدا مکاں پیدا

نہ ہوتا گر عروج نور پاک رحمت عالم
نہ ہوتی خلقت آدم نہ گلزار جہاں پیدا

شہ لولاک کے باعث حبیب پاک کے باعث
جناب حق تعالیٰ نے کیا کون و مکاں پیدا

ظہور ذات اکرم سے عوض خیر مقدم سے
نسیم بوستاں پیدا بہار گلستاں پیدا

رسول اللہ کی خاطر کیے حق مبشر حاضر
ہما یا ماہ و انجم کو کیے بحر و براں پیدا

جمال حسن میں رعنا کمال خلق میں یکتا
کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہووے گا کہاں پیدا

انھیں کے واسطے آدم انھیں کے واسطے حوا
انھیں کے واسطے کافی کیے سب انس و جاں پیدا

ردیف ب

صبا بروضۂ جاناں برو شتاب شتاب
ستادہ عرض کن ازما۔ در آں جناب جناب

بگو کباب دلے دیدہ ام ز آتش ہجر
مرا ز دیدن او شد جگر کباب کباب

نہ کس انیس باو نے جلیس نے یارے
شکستہ خستہ و پامال و خراب خراب

زعین لطف نظر کن بنرگس ما زاغ
چگونہ دیدہ ز اشکش بود پر آب پر آب

کہ چشم خون فشانش نہ تو تیا جوید
مگر ز صحن در پاک تو تراب تراب

میان مردم جہاں گشتہ بے سر و پا
برائے سنت پاکت برو عتاب عتاب

فقیر خستہ جگر ہست نام او بیدل
کہ ایستادہ شدم بہر او جواب جواب

جب تلک تھا چہرۂ نور محمد پر نقاب
تھا رخ حق و بشر شمس و قمر اندر نقاب

آفتاب جلوۂ نور نبی ہم دیکھتے
گر نہ آتے درمیاں بخت سیہ بن کر نقاب

روشنی دن کی نظر آتی نہ روز حشر تک
رکھتا اپنے رخ پہ گر وہ نیر اکبر نقاب

اپنی آنکھوں میں اگر ہو روشنی آئی نظر
ورنہ معشوق ازل چھپتا نہیں اندر نقاب

ماہتابِ اوجِ عزّ و جاہ تم ہو یا نبی
دیدۂ نادیدہ ترستے ہیں ترے دیدار کو
چھپ سکو گے کس طرح تم دیدۂ عشاق سے
پہونچے تھے جس دم شبِ معراج تم بالائے عرش

چہرۂ پُر نور پر تیرے نہیں بہتر نقاب
رُوئے روشن پہ نہ رکھیگا میری دلبر نقاب
لو گئے روئے غیرتِ خورشید پر کیونکر نقاب
لیلیا تھا شرم سے سورج نے چہرہ پر نقاب

دم میں دم آئیگا اور کھل جائینگی آنکھیں وہیں
گر اُٹھا دو چہرۂ جاں بخش سے دم بھر نقاب

جو ہو گدا گر و دریوزہ گر فقیر و غریب
خدا کا قرب نبی کی طفیل ملتا ہے
تمام ملک عرب میں نبیؐ سے سیکھ گئے
بنایا دوست بہر حیلہ اپنے دشمن کو
نبیؐ نے بندگی پر سب کو کر دیا راغب
نبیؐ نے کر دیا روشن ستارہ اسلام
تمام خلق سے کرتے تھے خُلق دنیا میں
رسول ایسے تھے ہادی ادیب ایسے تھے
خدا کا حکم ہے بیشک رسوؐل کا فرمان
عرب میں کفر کی باقی رہی نہ بیماری
جو بُت پرست و یہود و مجوس و ترسا تھے
ہوئی حکومتِ اسلام ملک میں یکساں

وہ بابِ سرورِ عالم سے پائے اپنا نصیب
نبیؐ کی ذات سے ہے ذاتِ حق قریب
گروہِ غیر مہذّب طریقۂ تہذیب
منافقوں کو موافق کیا بہر ترکیب
بسوئے ملّتِ اسلام سب کو دی ترغیب
دکھائے معجزے کفّار کو عجیب و غریب
وہ دوست ساری خدائی کے اور خدا کے حبیب
کہ خاص کام تھا جن کا ہدایت و تادیب
کہ دونوں ایک ہیں آپس میں نائب اور منیب
جب آئے بن کے محمّدؐ وہاں حکیم و طبیب
نبیؐ کے حکم سے سب کھنچ گئے بنوکِ صلیب
حریف کوئی نہ باقی رہا نہ کوئی رقیب

مدینے ہم بھی کبھی پہنچ جائینگے سرور
خدا نکالے گا جیبِ غیب سے کوئی تقریب

ردیف ت

لکھی لوح فلک پر ہے رسول اللہ کی صورت
کہیں ہے مہر کا نقشہ کہیں ہے ماہ کی صورت

کہیں یاسین کہیں طٰہٰ کہیں والشمس ناطق ہے
بمدحِ حسن پیغمبر کلام اللہ کی سورت

وہ حسنِ یوسفی نازل ہے قرآں جسکی مدحت میں
حقیقت میں وہ صورت تھی نبی اللہ کی صورت

بچشمِ اہلِ حق رویت نبی کی حق کی رویت ہے
لقائے صورتِ حق ہے رسول اللہ کی صورت

نفی کو چھوڑ کر اثبات پر پہنچائیں پیغمبر
بلوحِ سینہ لکھدیں جسکے الا اللہ کی صورت

مقابل ہو بھلا کیا موںہ ہے خورشیدِ درخشاں کا
نبی کے روبرو ہو کب ہے ایسے ماہ کی صورت

عطا جسکو ہوا نورِ محبت اسکو آتی ہے
نظر آئینۂ دل سے حبیب اللہ کی صورت

بنا وہ یوسفِ ثانی بحسنِ صورت و معنی
محمد کی دکھائی حق نے جسکو چاہ کی صورت

نہ ہوتے رہنما گر رہبرِ دنیا و دیں احمد
کسی گمراہ کو آتی نظر کب راہ کی صورت

رسول اللہ کا دربار وہ دربار عالی ہے
جہاں جا کر برابر ہے گدا اور شاہ کی صورت

کرے رعبِ نبی وقتِ تحمل زال و رستم کو
بناوے کوہ کو زورِ محمد کاہ کی صورت

بیاں کس سے کروں میں یا نبی سوزِ دروں اپنا
کسی کو کس طرح دکھلاؤں اپنی آہ کی صورت

کرو اے خیر خواہِ خلق سہر در پر کرم ایسا
نہ دیکھے آنکھ سے اپنی کسی بدخواہ کی صورت

شبِ معراج ہے روشن ہے قمر آج کی رات
ابرِ رحمت سے برستے ہیں گہر آج کی رات

تا فلک نور کا ساماں ہے زمیں سے لیکر
لیلۃ القدر سی آتی ہے نظر آج کی رات

غیر کلمہ نہیں پڑھتی ہے زبانِ ہر برگ
سجدہ کرتے نظر آتے ہیں شجر آج کی رات

طرقوا کہتے چلے آتے ہیں جبریل امین
خاتم الانبیا آتے ہیں ادھر آج کی رات

شبِ معراج یہ جبریل سے حضرت نے کہا
کسی امت کی شفاعت پہ کمر آج کی رات

قطب غوث انبیا اور اولیا ابدال اوتاد
اے نبی تیرے ہیں سب دست نگر آج کی رات

ذکرِ میلاد مبارک میں لکھوں کیا طالب
محفلِ پاک کی گھر گھر ہے خبر آج کی رات

ردیف ث

غلامی میں نہیں مجکو کیا سرکار کیا باعث
پڑا ہوں ہند میں لاچار اور بیکار کیا باعث

حضوری چاہتا ہے ایک مدت سے دلِ خستہ
بلاتے کیوں نہیں اسکو سرِ دربار کیا باعث

خلیل اللہ کا رتبہ نہیں ملتا نہیں ملتا
نہیں ہوتا شرارِ غم میرا گلزار کیا باعث

نہیں ہوتا میسر آپ کا روزِ وصال اب تک
شتابی ہے شبِ فرقت مجھے ہر بار کیا باعث

بسر ہوتی ہے شاہا انتظارِ روئے انور میں
دکھاتے تم جو طالب کو نہیں دیدار کیا باعث

شہنشاہِ ہر دو سرا یا غوث اعظم الغیاث
تاجِ گروہِ اولیا یا غوث اعظم الغیاث

محبوبِ سبحانی ہو تم مقبولِ یزدانی ہو تم
مصداقِ شانِ کبریا یا غوث اعظم الغیاث

بیتاب ہوں ناچار ہوں محتاج ہوں بیکار ہوں
لیجے خبر بہرِ خدا یا غوث اعظم الغیاث

میں آپ کا کہلا کے اب مطلب کروں کس سے طلب
تم شاہ ہو اور میں ہوں گدا یا غوث اعظم الغیاث

مشکل کشائی کیجئے جلدی رہائی دیجئے
ہوں قید میں رنج و بلا یا غوث اعظم الغیاث

بہرِ جنابِ مصطفیٰ بہرِ علی مرتضیٰ
بندی الم ہے کر رہا یا غوث اعظم الغیاث

لطف و کرم فرمائیے مطلب میرا بر لائیے
فریادرس حاجت روا یا غوث اعظم الغیاث

ہوں بندہ میں احساں کرو مشکل مری آساں کرو
مشکل کشا مشکل کشا یا غوث اعظم الغیاث

ہے حکم میں ہر ایک شے اللہ راضی تم سے ہے
چاہا جو تم نے وہ ہوا یا غوث اعظم الغیاث

ہو دور سب رنج و محن جلدی طفیلِ پنجتن
اے خاص ابنِ مرتضیٰ یا غوث اعظم الغیاث

ہو سرورِ دنیا و دیں پائی مراد اُس نے وہیں
اک مرتبہ جس نے کہا یا غوث اعظم الغیاث

مولا ہو جس کا آپ سا در در کرے وہ التجا
مجکو تعجب ہے بڑا یا غوث اعظم الغیاث

بارہ برس بھی ایک پل ڈوبی برات آئی نکل
جب بیرہ زن نے کی صدا یا غوث اعظم الغیاث

ای کارسازِ دو جہاں وے دستگیرِ بیکساں
اب دستگیری کی ہے جا یا غوث اعظم الغیاث

سرکار سے یہ کمتریں ہے ملتجی یا شاہِ دیں
پورا ہوا اسکا مدعا یا غوث اعظم الغیاث

اے شاہِ دیں رزاق پر الطاف کی کیجے نظر
ادنیٰ ہے خادم آپ کا یا غوث اعظم الغیاث

اے شہِ تختِ رسالت الغیاث
اے مہِ اوجِ نبوت الغیاث

اے بوقتِ درد و غم فریاد رس
اے خبرگیرِ مصیبت الغیاث

نیم جاں ہے غم میں جانِ نیم جاں
دل ہے زیرِ بارِ محنت الغیاث

رات تیرے غم میں ہے ماتم کی رات
روز ہے روزِ قیامت الغیاث

تشنہ لب مرتا ہوں سوزِ ہجر میں
الغیاث اے ابرِ رحمت الغیاث

اے شفیعِ عاصیانِ نا امید
اے شفیقِ حالِ اُمّت الغیاث

امتِ بیکس کی سن لو یا نبیؐ
وقتِ رنج و وقتِ شدّت الغیاث

المدد اے والئی اقلیمِ دیں
صاحبِ تختِ شریعت الغیاث

المدد اے قاضئ احکامِ شرع
رہبرِ راہِ طریقت الغیاث

المدد اے عارفِ عرفانِ حق
محرمِ رازِ حقیقت الغیاث

المدد اے طالب و مطلوبِ حق
عاشقِ عشق و محبت الغیاث

رکھو مت سرور کو اے سردارِ دہر
اس قدر پابندِ محنت الغیاث

ردیف ج

یا نبی خواب سے جاگو شب معراج ہے آج
دونوں عالم کا تمہیں حق نے دیا راج ہے آج

درِ دولت پہ سواری کو یہ حاضر ہے براق
اور ملائک کی جلو کے لیئے افواج ہے آج

منتظر ساتوں فلک پہ ہیں کھڑے حور و ملک
دولتِ دید کا ہر اک ترے محتاج ہے آج

دیکھی شوکت جو سواری کی تو کہہ اُٹھے ملک
واہ کیا شان تری شان سے اخراج ہے آج

تیری نعلین کا وہ رتبہ ہے اعلیٰ جس نے
عرش کے فرش کو حاصل شرفِ تاج ہے آج

بادشاہ دونوں جہاں کا تجھے خالق نے کیا
سر پہ اُمّت کے شفاعت کا ترے تاج ہے آج

کل قیامت کو بدرگاہِ خدا اے وحشی
یوں کہوں گا کہ ترے ہاتھ مری لاج ہے آج

ہے تو جس حالت میں اپنے کام کا محتاج آج
یاد کر حضرت کو جتنا کر سکے ای یار آج

کس نے کل دیکھا ہے ہے معلوم کل کا کسکو حال
کام کر مت بیٹھ اپنے کام سے بیکار آج

بخشوائیں گے وہ کل تجھکو خدا کے روبرو
گر تو رکھے گا جنابِ مصطفےٰ سے پیار آج

وحشت گر زندگی کا دم غنیمت جان لے
آج ہی یثرب کو چل ہو حاضرِ دربار آج

کل کو ہو جائیگا جب اے بے خبر زیرِ زمیں
خوابِ غفلت سے تو کیوں ہوتا نہیں بیدار آج

شاید آ جائے اجل کل تک تجھے مہلت نہ دے
نفس اور شیطان کے حملوں سے رہو ہشیار آج

صدقِ دل سے آج پڑھ کلمہ رسول اللہ کا
کر زبانِ عجز سے توحید کا اقرار آج

کل کو زندہ ہو نہ ہو سرور جہاں میں دوستو
سُن لو نعتِ سروری کے اس سے تم اشعار آج

خلق میں مولدِ حضرت کی عجب دھوم ہے آج
نور خالق ہے عیاں تیرگی معدوم ہے آج

اہل افلاک ہیں سامانِ طرب میں مصروف / کام ہر قسم کا اقسام سے مقسوم ہے آج

رنگ یکتائیِ قدرت کا ہے ہر سمت ظہور / ہر تماشے کا وہی لازم و ملزوم ہے آج

فیلِ شیطان سببِ خوفِ شہابِ ثاقب / آمد و رفت سے افلاک کے محروم ہے آج

شکر صد شکر کہ ہے رحمتِ عالم کا ظہور / اوج پر بختِ عجب اُمّتِ مرحوم ہے آج

اہل اسلام ہیں سب فرطِ طرب سے مسرور / دلِ کفّار جہاں رشک سے مغموم ہے آج

ہیں طیورانِ چمن زمزمہ پردازِ سلام / شورِ صلواۃ ہر اک نغمہ سے مفہوم ہے آج

ہے یہ افراطِ سعادت کہ نحوست کا نشاں / شش جہت میں کہیں ڈھونڈا نہیں معلوم ہے آج

سرنگوں تختِ سلاطین ستمگر ہیں تمام / شادماں خاطرِ ہر بے کس و مظلوم ہے آج

بزمِ میلاد میں ہے رحمتِ خالق کا نزول / یہاں جو حاضر ہے گناہوں سے وہ معصوم ہے آج

حبذا رتبۂ حضّار کہ ہر ایک کا نام / دفترِ اہل سعادت میں وہ مرقوم ہے آج

اثرِ فیضِ نبی سے دُرِ مضمون عجیب / سلکِ نظمِ غزلِ نعت میں منظوم ہے آج

تیرے شعروں میں مزا آئے نہ کیوں اے قاسم
لاحقِ حال ترے رحمتِ قیّوم ہے آج

ردیف د

جھکے کیونکر نہ سر سوئے محمدؐ / دلا ہے کعبہ ابروئے محمدؐ

فرشتے میں نہ ہوگی نے بشر میں / جو تھی اے دوستو خوئے محمدؐ

نہ کیوں مخلوق ہو اُس کی طرفدار / کہ خود خلّاق ہے سوئے محمدؐ

اُسے خوش آئے کب گلزار و گلشن / ہوا جو ساکنِ کوئے محمدؐ

نہ عنبر میں ہے نہ مشکِ ختن میں / جو ہے خوشبوئے گیسوئے محمدؐ

ہوا حیراں جو دیکھا آئینہ نے / وہ حیرت خیز ہے روئے محمدؐ

قضا ہو تابعِ فرماں نہ کیونکر — خدا ہے خود رضا جوئے محمدؐ
جو یوسف دیکھ لے تو جاں فدا ہو — عجب ہے حسنِ دلجوئے محمدؐ
ہوس ہے بلبلِ دل کی دکھا دے — خدایا گلشنِ روئے محمدؐ
ہمیشہ میری آنکھوں میں پھرے ہے — خیالِ چشمِ نیکوئے محمدؐ
دکھا دوں جوہرِ تیغِ زباں کو — کروں توصیف ابروئے محمدؐ
اندھیری گور میں یارب کرم سے — دکھا دے جلوۂ روئے محمدؐ

امن میں ہیں وہ آہوئے حرم سے
وفا جو ہیں سگِ کوئے محمدؐ

مالکِ ملکِ دوسرا صلّے علیٰ محمدٍ — صاحبِ افسر و لوا صلّے علیٰ محمدٍ
پہنچے فلک پہ جب نبی حور و ملک میں دھوم تھی — آتے ہیں شاہِ انبیا صلّے علیٰ محمدٍ
نورِ جمالِ پاک سے ہو دو جہاں میں روشنی — جلوۂ ذاتِ کبریا صلّے علیٰ محمدٍ
لاکھوں ملک جلو میں تھے گردِ براق چار سو — وردِ زباں ہر اک کے تھا صلّے علیٰ محمدٍ
خیلِ امم کو لیکے ساتھ خلد میں جائیں گے جو آپ — حوریں کہیں گی مرحبا صلّے علیٰ محمدٍ
حفظِ خدا میں بے خطر حملۂ بلاؤں سے رہے — کہتا رہے جو دائما صلّے علیٰ محمدٍ
یوں تو سب انبیائے دیں صاحبِ رتبہ ہیں مگر — آپ ہیں سب کے پیشوا صلّے علیٰ محمدٍ
عشقِ نبی میں محو ہوں بعدِ فنا بھی حشر تک — نکلے گی دل سے یہ صدا صلّے علیٰ محمدٍ
محوِ طواف کیوں نہ ہو خلق کہ اُن کے نور سے — بیتِ خدا ہے پُرضیا صلّے علیٰ محمدٍ
نزع کے وقت سامنے نورِ نبی ہو جلوہ گر — کہتے ہی نکلے دم میرا صلّے علیٰ محمدٍ

حشر کے روز اے خدا قاسمِ خستہ قبر سے
کہتا اُٹھے یہ برملا صلّے علیٰ محمدٍ

بھیجو رسولِ پاک پہ شام و سحر درود — محشر میں ہوگی دفعِ بلا کی سپر درود

ہوتے ہیں محو دفترِ عصیاں سے سب گناہ
ایماں بچے گا غارتِ شیطاں سے بیگماں
اس کے سبب سے ہوگی بخیر اپنی عاقبت
خوشنود تم سے ہوگا خدا اور رسول پاک

جو صدق دل سے پڑھتا ہے باچشم تر درود
ہم دل سے پڑھتے رہتے ہیں آٹھوں پہر درود
پہونچائے گی یہ مجلس خیر البشر درود
اے مومنوں پڑھو گے اگر عمر بھر درود

قاسم خدا سے حشر میں دلوائے گی تجھے
رنج و سقر کے عوض میں راحت جناں درود

میرے خانۂ دل میں آؤ محمدؐ
میں دیکھوں وہ نور الٰہی کا جلوہ
پکڑ کر قدم حشر میں یوں کہوں گا
میں ہوں بے طرح بحرِ عصیاں میں ڈوبا
برا دیکھتا ہوں میں سامانِ محشر
ابھی خاک ہوتے ہیں دفتر گناہ کے
دم شدت گرمئی مہر محشر
درِ خلد سے سوئے ایوانِ جنت

مجھے اپنا جلوہ دکھاؤ محمدؐ
جو زلفوں کو رخ سے ہٹاؤ محمدؐ
گناہوں کو میرے چھپاؤ محمدؐ
خدا سے مجھے بخشواؤ محمدؐ
جہنم سے مجھ کو بچاؤ محمدؐ
شفاعت میں لب جو ہلاؤ محمدؐ
مجھے اپنا دامن اوڑھاؤ محمدؐ
اشارے سے مجھ کو بلاؤ محمدؐ

ہے وہبی بہت تشنہ آب کرم کا
ذرا آبِ کوثر پلاؤ محمدؐ

صلو علی محمد صلو علی محمد و آلہ وسلم صلو علی محمد

دکھلا دو مونھ خدا را یا مصطفےٰ محمدؐ
بہرِ خدا ہماری اب کیجیے ناخدائی
روضہ پہ اپنے سر کے اکدم میں جا پہنچوں

مشتاق ہوں تمہارا یا مصطفےٰ محمدؐ
رنج و الم نے مارا یا مصطفےٰ محمدؐ
کیجیے اگر اشارہ یا مصطفےٰ محمدؐ

ملکِ عرب میں مجھ کو اب ہند سے بلا لو
طوفانِ بحرِ غم میں کشتی پھنسی ہماری
ہم عاصیوں کو حق سے محشر میں بخشوانا

دُوری نہیں گوارا یا مصطفےٰ محمدؐ
کیجے مدد خدارا یا مصطفےٰ محمدؐ
ہے آسرا تمہارا یا مصطفےٰ محمدؐ

احمد کو آستاں پر بہرِ خدا بُلا لو
مدّاح ہے تمہارا یا مصطفےٰ محمدؐ

صلّوٰ علیٰ محمدؐ صلّوٰ علیٰ محمدؐ و آلہٖ وسلم صلّوٰ علیٰ محمدؐ

قرآن میں خدا نے بھیجی ثنا محمدؐ
کیا کیا صفت تمہاری آن میں لکھی ہیں
کس کو ہے اتنی طاقت بولے صفت تمہاری
یہ نور سے تمہارے شمس و قمر بنے ہیں
روزِ ازل میں حق نے ارواحوں کو پکارا
جنت کے در پہ دیکھا آدم نے نام اُن کا
لولاک تاج سر پر عرشِ بریں ہے مسند
حق نے صلوٰت تم پر بھیجا سلام اپنا
احمد احد بنا ہے اک میم کا ہے پردہ
جو اُمتی ہے دل سے سب مال و جان اپنا
غفلت میں اس جہاں کی پونجی سبھی گنوائی
منکر نکیر آویں پوچھیں تو کس کی اُمت
جب پُل صراط پر سے ہووے گذر تمہارا
دوزخ کی آگ بھاگے ہرگز نہ پر جلاوے

واللّیل موئے مبارک رُوئے والضحیٰ محمدؐ
یٰسین اور طٰہٰ اور ہل آتا محمدؐ
خالق نے کی تمہاری مدح و ثنا محمدؐ
لوح و قلم ستارے ارض و سما محمدؐ
پیغمبروں کے اُس دم تھے پیشوا محمدؐ
سردارِ انبیا ہیں آئی ندا محمدؐ
شاہنشہِ دو عالم شاہِ ہدا محمدؐ
سارے فرشتے بولے صلّوٰ علیٰ محمدؐ
سب سے بزرگ تر ہے بعد از خدا محمدؐ
ہے نام پر تمہارے کرتا فدا محمدؐ
مجھ کو نہیں وسیلہ اب تم سوا محمدؐ
بولوں کہ پیشوا تھا جگ میں مرا محمدؐ
عاجز تمہارے پیچھے کہتا چلے محمدؐ
گر اُمتی تمہارا بولے کہ یا محمدؐ

آشرف ہوا ہے مضطر راضی بلطف اطہر
دل سے پکارے یوں کہ یا مصطفےٰ محمدؐ

عیاں جلوۂ کبریا ہیں محمدؐ
میرے رہبر و پیشوا ہیں محمدؐ
کیا حق نے جو کچھ دو عالم میں پیدا
زمیں میں فلک میں خلا میں ملا میں
جو کچھ عذر ہو آپ کو اِس بیاں میں
کیا حق نے روزِ ازل سب سے وعدہ
ذرا چشمِ اُلفت سے دیکھو محبو

بیاں ہے کہ نورِ خدا ہیں محمدؐ
میرے دردِ دل کی دوا ہیں محمدؐ
ہر اک شئے میں جلوہ نما ہیں محمدؐ
نظر کی جدھر بر ملا ہیں محمدؐ
تو فرمایئے مجھ سے کیا ہیں محمدؐ
نبیوں کے بھی مقتدا ہیں محمدؐ
شہنشاہِ روزِ جزا ہیں محمدؐ

کھلا مجھ پہ یہ من رآنی سے وہبی
خُدا سے نہ ہرگز جُدا ہیں محمدؐ

المدد اے حاکمِ انصاف گستر المدد
گشت حاضر بندۂ نادار بر در المدد
المدد اے منبعِ جود و کرم بحرِ سخا
بندۂ زارم ضعیف و ناتواں یا مصطفےٰ
بے کس و گمنام و گم کردہ نشانم یا نبی
المدد اے مقتدائے چار اطرافِ جہاں
المدد اے معدنِ لطف و کرم عین العطا
المدد اے مظہرِ انوارِ ذاتِ ذو الجلال
یا نبی بہرِ خدا اُنظر بحالِ ایں گدا
الغیاث اے جانِ نثاران محمد الغیاث

المدد اے بادشاہِ بندہ پرور المدد
کردہ خم گردن دوتا پشت و نگوں سر المدد
المدد اے ابرِ رحمت سایہ گستر المدد
یا محمدؐ عاجزم کمزور و بے زر المدد
مرغکِ ناطاقت و بے بال و بے پر المدد
المدد اے والیِ ہر ہفت کشور المدد
کانِ سیم و مخزنِ زر گنجِ گوہر المدد
ماہِ تاباں الغیاث و مہرِ انور المدد
یا ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ المدد
المدد اے جانشینانِ پیمبر المدد

صلو علی محمد صلو علی محمد	سرور گم گشتہ حاضر شد بدربار حضور اے شریف و سید و سردار و سرور المدد	والہ وسلم صلو علی محمد

سائل ہوں میں تمہارا یا مصطفیٰ محمد
لیجو خبر خدارا یا مصطفیٰ محمد

چوں نامہ روسیاہ ہوں ناکارہ گناہ ہوں
تو ہو شفیع ہمارا یا مصطفیٰ محمد

رنج و الم نے گھیرا تجھ بن کہوں میں کسے
کھویہ درد دل ہمارا یا مصطفیٰ محمد

اک لطف کی نظر کر اے شک ابن مریم
زندہ ہو دل ہمارا یا مصطفیٰ محمد

آدم سے تا بہ عیسیٰ کل انبیاء و مرسل
چاہیں تیرا سہارا یا مصطفیٰ محمد

ممکن ہے کب بشر سے اوصاف ہیں تمہارے
حق نے قرآں اتارا یا مصطفیٰ محمد

ہے آرزو یہ دل کی روضہ پہ جا کے بیٹھوں
دمدم کروں نظارا یا مصطفیٰ محمد

تا زیست پھر رہے واں ہر دم درود پڑھتا
دل جان سے یہ بیچارا یا مصطفیٰ محمد

جب قبر میں کریں گے آکر سوال مجھ سے
میں نام لوں تمہارا یا مصطفیٰ محمد

محشر کی تشنگی میں کوثر کا جام بھر کر
کیجو مجھے اشارہ یا مصطفیٰ محمد

بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ چوتھا ہے شیر یزداں
حسنینؓ اور زہراؓ یا مصطفیٰ محمد

آل نبی برحق اصحاب اُن کے الحق
کشتی ہیں اور ستارا یا مصطفیٰ محمد

بلبل کو بھول جائیں گلزار و گل تمامی
بخشیں اگر نظارا یا مصطفیٰ محمد

بھیجو نبی پہ مومنیں صلِ علیٰ محمد
کون و مکان کے ہیں مکیں صلِ علیٰ محمد

نام نبی کو گر سنو دل سے پڑھو یہ مومنو
فرض ہے تم پہ ہر کہیں صلِ علیٰ محمد

آپ ہیں رہنمائے دیں آپ ہیں رونقِ زمیں
آپ ہیں عرش کے مکیں صلِ علیٰ محمد

برپا ہو حشر جس گھڑی کیجے حساب سے بری
عرض ہے تم سے شاہِ دیں صلِ علیٰ محمد

تم ہو جنابِ مصطفیٰ تم ہو تجلئ خدا
تم ہو سراجِ سالکیں صلِ علیٰ محمد

پست ہے عرش آپ سے کرسی ہے پاؤں کے تلے
حق ہے کہوں جو شان میں ایسا نہ دو جہان میں
لاؤں کہاں سے میں زباں رتبہ جو کچھ کروں بیاں

سب سے فرازِ ترنشین صلِّ علیٰ محمدٍ
حق کے رسول اور امین صلِّ علیٰ محمدٍ
دوست ربِّ عالمین صلِّ علیٰ محمدٍ

طالب ارادہ نعت کا کرتا ہے کس لیئے بھلا
آپ سا دوسرا نہیں صلِّ علیٰ محمدٍ

کوئی انسان کریگا کیا بیانِ روضۂ احمد
رہا کرتا ہے مہرِ آسماں جاروب کشِ دربھی
گلستانِ مدینہ بلبلِ دل کس طرح چھوڑے
لیا کرتے ہیں بوسے ساکنانِ عرش تک اسکے

بڑھی ہے عرشِ اعظم سے بھی شانِ روضۂ احمد
ہے شانِ رفعتِ گردوں نشانِ روضۂ احمد
برنگِ باغ ہے ہر اک مکانِ روضۂ احمد
ہے مثلِ سنگِ اسود آستانِ روضۂ احمد

شرف بخشا ہے وہ آثم خدا نے شاہ والا کو
کہ رہتے ہیں ملائک پاسبانِ روضۂ احمد

سرِ زلفِ مشکیں دکھاؤ محمد
نقاب اپنے رخ سے اٹھاؤ محمد
مجھے آخری دم میں پاؤ محمد
میرے اپنے بیگانے سب بن گئے ہیں
چھوڑالو مجھے غیر کی بندگی سے
نظر دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہے
ادھر کا اگر آنا جانا نہ ہووے
گلے میں میرے ڈال و طوق گیسو
حیاتِ ابد جان بیجاں کو بخشو
تیرا تشنہ مرتا ہے تشنہ لبی سے

مجھے دامِ غم سے چھوڑاؤ محمد
ہمیں حق کی صورت دکھاؤ محمد
میری جان جاتی ہے آؤ محمد
تمھیں اپنا کہکر بلاؤ محمد
فقط اپنا بندہ بناؤ محمد
کہیں اب تو تشریف لاؤ محمد
مدینہ میں مجھ کو بلاؤ محمد
مجھے اپنا قیدی بناؤ محمد
میرے مردہ دل کو جلاؤ محمد
اسے جامِ کوثر پلاؤ محمد

یہ دریوزہ گر جائے گھر سے تمہارے — کہاں کس کے در پر بتاؤ محمدؐ

ہے بارِ گراں سر پہ پرور کے حضرت
کرو دستگیری اُٹھاؤ محمدؐ

راحتِ روحِ حزینِ جاں صلِّ علیٰ محمدٍ — قوتِ جسمِ ناتواں صلِّ علیٰ محمدٍ
مرہمِ زخمِ جان و دل صلِّ علیٰ محمدٍ — صیقلِ زنگ و آب و گل صلِّ علیٰ محمدٍ
چارۂ دردمندِ غم صلِّ علیٰ محمدٍ — داروئے دردِ ہر الم صلِّ علیٰ محمدٍ
وردِ زبانِ بندگاں صلِّ علیٰ محمدٍ — صبر و قرارِ بے دلاں صلِّ علیٰ محمدٍ
جلوۂ شمعِ مکرمت صلِّ علیٰ محمدٍ — نورِ ظہورِ معرفت صلِّ علیٰ محمدٍ
فرشِ زمیں سے عرش تک جتنے بشر ہیں اور ملک — رکھتے ہیں وردِ یک بیک صلِّ علیٰ محمدٍ
وحش و طیور انس و جاں بلکہ زمین و آسماں — پڑھتے ہیں مل کے ہر زباں صلِّ علیٰ محمدٍ
پہنچے جنابِ مصطفےٰ جبکہ باوجِ ماطغےٰ — عرش سے آتی تھی صدا صلِّ علیٰ محمدٍ
حق کے پیارے اولیا دینِ متیں کے پیشوا — پڑھتے ہیں صبح اور مسا صلِّ علیٰ محمدٍ
دوستو دل صفا کرو سینہ صفا رہا کرو — شام و سحر پڑھا کرو صلِّ علیٰ محمدٍ
عزتِ دیں بڑھائیگا دولتِ وصل پائیگا — جس کی زباں پہ آویگا صلِّ علیٰ محمدٍ
جن و بشر کا ورد ہے اہلِ نظر کا ورد ہے — شمس و قمر کا ورد ہے صلِّ علیٰ محمدٍ
سن لو کسی سے جب کہیں نامِ شفیعِ مذنبیں — پڑھ صد و زباں سے بس وہیں صلِّ علیٰ محمدٍ
تحفہ روحِ مصطفےٰ کون نہیں ہے بھیجتا — کہتے ہیں جبکہ خود خدا صلِّ علیٰ محمدٍ

دنیا سے جب کرے سفر پرور دزار بے خبر
جاری رہے زبان پر صلِّ علیٰ محمدٍ

وردِ زباں ہمیشہ کر دم بھرے تو یہی بھر — روحِ نبی پر درود پڑھ صلِّ علیٰ محمدٍ
کیسا شفیع رسول ہے جس کی دعا قبول ہے — رحمتِ حق نزول ہے صلِّ علیٰ محمدٍ

جس کا زمیں پہ راج ہے عرشِ بریں میں راج ہے
حق سے عطایہ تاج ہے صلّ علےٰ محمدٍ

حق کا نبی حبیب ہے جس کا وحی نقیب ہے
پہونچا وہ حق قریب ہے صلّ علےٰ محمدٍ

جسکا فلک معراج ہے حق کا نبی وہ پاک ہے
پہونچا وہ برافلاک ہے صلّ علیٰ محمدٍ

کسکی مجال دم بھرے صفت رسولؐ کی کرے
جسپر خدا درود پڑھے صلّ علےٰ محمدٍ

اولیا انبیا تمام پڑھتے درود اور سلام
ہے یہی خود خدا کا کام صلّ علےٰ محمدٍ

عطر و گلاب سے مونھ کو دھو جُستجو ہی کبھی دل میں ہو
ہر دم زباں سے یہی گو صلّ علیٰ محمدٍ

ہمکو خدا کی آس ہے ختم الرسل کا پاس ہے
سُن لو یہ کلمہ راس ہے صلّ علےٰ محمدٍ

وردِ تو کر یہ اے دلا صلّ علےٰ محمدٍ
نعتِ حبیبِ کبریا صلّ علےٰ محمدٍ

دل کو تو اپنے کر صفا زنگ میں کیوں ہے مبتلا
پڑھ لے درودِ مصطفےٰ صلّ علےٰ محمدٍ

جان سے سنگدل گئے خاک میں سارے مل گئے
جب سے بتوں نے یہ کہا صلّ علےٰ محمدٍ

جو ہے الم میں مبتلا تجھ کو بتاؤں اک دعا
بیٹھ کے پڑھ تو ایک جا صلّ علےٰ محمدٍ

پڑھنے سے اسکے بالضرور قلب میں ہو خدا کا نور
جملہ مرض کی ہے دوا صلّ علےٰ محمدٍ

دل میں ہے شوقِ تشنہ بھر اک دے رسائی گر خدا
پھر تو پڑھوں میں برملا صلّ علےٰ محمدٍ

مجھ کو ہر اک سے کام کیا ہوں میں غلامِ مصطفےٰ
دل سے ہے نکلے یہ صدا صلّ علےٰ محمدٍ

چھوڑ کے مال و زرِ غرور بیٹھ جا روبرو حضور
دیکھ دکھائے کیا مزہ صلّ علےٰ محمدٍ

سُن کے طیور یہ صدا کرتے چمن میں چہچہا
عرش سے آتی ہے ندا صلّ علےٰ محمدٍ

اس کے سبب عالم میں جا کھائی بہشت کی ہوا
باغِ ارم کا راستا صلّ علےٰ محمدٍ

رنج و الم سے شاد ہو جس کو دعا یہ یاد ہو
حل کرے دل کا مدعا صلّ علےٰ محمدٍ

ردیف ر

عرض کرتا ہوں میں حضرت سے تمنا باربار
آپ فرماتے ہیں شفقت سے پذیرا بار بار

حل مشکل چاہے گر اپنی دلا تو دمبدم
کیجیو وردِ زباں حضرت کا کلمہ باربار

شافع روز جزا محبوب ربّ العالمین
اُمت عاصی کو لینگے حق سے بخشا باربار

ہو پذیرا التجا میری حضرت کی طفیل
طوف کعبہ کا کروں زیارت مدینہ باربار

باربار اور دمبدم بل لحظہ لحظہ روز و شب
وردِ لب کر اپنا تو صلّو علیہ کا باربار

عرض معروضات سب کے سنتے ہیں حضرت ہمیش
شوق دل سے مانگ لے ہر اک تمنا باربار

ہیں دُکھ سینکڑوں دل پر گذرتے روز و شب
کیا بیاں حضرت کروں میں اُن کو ہر جا باربار

لو خبر میری جنابِ ذوالمنن کے واسطے
نفس امّارہ ہے دیتا مجھ کو ایذا باربار

آرزو ہے دل کی دیکھوں روئے انور جس طرح
دیکھنا گل کا ہے بلبل کی تمنا باربار

گر چکا کونین حق جس حسن یکتا پر نثار
کیوں نہ پھر مخلوق ہو اُس روئے زیبا پر نثار

خال رخسارِ نبی کی یاد میں ہے روز و شب
داغ دل داغِ جگر داغ سویدا پر نثار

طالبِ دیدارِ حضرت یاس سے مایوس ہے
نا اُمیدی کیوں نہو دل کی تمنا پر نثار

گیسوئے مشکین احمد پر فدا ہے مشک خلد
عنبر فردوس ہے زلفِ چلیپا پر نثار

رنگ گلزار مدینہ کس قدر شاداب ہے
خُلد ہے اسکی فضائے راحت افزا پر نثار

وادیٔ یثرب میں کیا پہنچا دیا جلدی مجھے
ہوں دلِ بیتاب کے میں جوشِ سودا پر نثار

دشتِ یثرب میں پر پرواز کو کھولے اگر
شہپر روح الامیں ہو بالِ عنقا پر نثار

دیکھکر شانِ محمّد کو شبِ معراج میں
ہوتے تھے حور و ملک حسن سراپا پر نثار

کیف افزا ہے ادائے چشم مخمور حضور
کیوں نہو مست الست اُس جام صہبا پر نثار

گیا خرامِ ناز تھا صل علےٰ معراج ہیں		ہوتے یہ مشتاق سب نقشِ کفِ پا پر نثار
حسرتِ دل ہے کہ روزِ حشر میں ہو اے خدا قاسمِ خستہ نبی کے قدِ رعنا پر نثار		

زباں ہے جب تک دہن میں گویا تو نعت خیر الوراباں کر
سرِ تمنا جھکا کے اے دل سجودِ محراب آستاں کر

بسر ہوں جینے کے دن اسی جا اجل آئے ہمیں کسی جا
ہمارے لاشے کو دفن یارب زمین یثرب کے درمیاں کر

ہوں عاشقِ زار شاہِ دیں کا نکال جنّت سے تو نہ باہر
چھوڑا نہ مجھ سے زمیں بطحی استم یہ مجھ پر نہ آسماں کر

ہو تیرے فیضِ قدم سے حضرت شگفتہ گلزارِ جانِ پُرغم
میری بھی اس نخلِ آرزو کو نہالِ گلزارِ بے خزاں کر

رکھا قدم جس زمیں پہ تو نے بنا دیا اُسکو عرشِ اعلےٰ
میرے بھی دل کے مکاں میں آ کر اِس اُجڑے گھر کو بھی لامکاں کر

محبّتِ آلِ پاکِ سرور دیکھائیگی سیرِ باغِ جنّت
جو دسترس ہو تو ہاتھ اپنے کلیدِ قفلِ درِ جناں کر

بلالے جلدی مجھے مدینے یہ غم نہیں دیگا مجھ کو جینے
اجل کے آنے کے ہیں قرینے خراب مٹّی مری نہ یاں کر

چلے مدینے کو قافلہ جب تو ہم بھی ہوں اُس کے پیچھے پیچھے
غبارِ جسمِ نحیف کو بھی اٹھا تو گردِ کارِ رواں کر

نہیں ہے شہرت کی کچھ تمنّا جو آرزو ہے تو بس یہی ہے
بروزِ محشر مجھے الٰہی حبیب کا اپنے مدح خواں کر

بھروسا ہے شفیعِ روزِ محشر کی شفاعت پر
بہت بیتاب ہیں جلوہ ہمیں دکھلائیے شاہا
الٰہی شکلِ حضرت وقتِ مرگ آئے نظر مجھکو
گلِ جنت مجھے خوش آئے بعدِ مرگ کیا رضواں
اثر ہیں ہم تو کیونکر عشق ہو ہمکو نہ سرور سے
ہوا کب خلق ایسا کوئی مرسل دارِ فانی میں
اگرچہ ہوں میں بے بس پر مدینے کا ارادہ ہے

نہیں ہم مطمئن اس بندگی پر اور طاعت پر
نہیں رکھنے کے یہ موقوف ہم روزِ قیامت پر
مرا ہو خاتمہ بالخیر احمد کی زیارت پر
فدا ہوں جان و دل سے میں ہر اک کوئے حضرت پر
فدا حورانِ جنت جب ہیں اس حسن و لطافت پر
کہ ہو کُل کو بھروسا حشر میں جسکی شفاعت پر
فرشتے مرحبا کرتے ہیں ہر دم میری ہمت پر

وہ دل پتھر سے بدتر ہو نہ کیونکر دہر میں آثم
نہ ہو مائل جو سردارِ دو عالم کی محبت پر

مانتے حضرت ہیں سرور کی تمنا بار بار
ملتا ہے امت کو اُس دربار گوہر بار سے
جب تلک جاری ہے لکھنے میں کلکِ دو زباں
بار بار اپنے وطن سے جائیں یثرب کی طرف
کوئی بھی رہتا نہیں محروم اُن کے لطف سے
بار بار اپنی چمک دکھلائی برقِ آہ نے
جب ہوائیں زیرِ بارِ محنتِ رنج و الم
از رہِ تاکید امت کو رسول اللہ نے

عرض کر دیتے ہیں بندہ کی پذیرا بار بار
ہر گھڑی ہر وقت دولت کا خزانہ بار بار
لوحِ دل پر نامِ احمد ہمنے لکھا بار بار
یا الٰہی دیکھیں ہم حضرت کا روضہ بار بار
سب پہ کرتے ہیں کرم وہ میرے مولیٰ بار بار
فرقتِ احمد میں ابرِ چشم برسا بار بار
بارِ حضرت نے میرے سر سے اتارا بار بار
آیا جو حکمِ خداوندی سنایا بار بار

ایک بار بھی نہ پہنچا منزلِ مقصود تک
لشکرِ کفار گو مکہ سے آیا بار بار

ہے کون تم سے بڑھکر خوشتر میرے پیمبر
فرقت سے جاں بلب ہے دل کو تیری طلب ہے

بعد از خدا تمہیں ہو بہتر میرے پیمبر
بے تیرے چین کب ہے دم بھر میرے پیمبر

بس ہجر میں تمہارے روتا ہوں ان کو پیارے
گنتا ہوں شب کو تارے اکثر میرے پیمبر

اک مبتلا تمہارا ہے سو غم میں ہے بیچارا
دیکھو ذرا خدارا آ کر میرے پیمبر

ہادی ہو رہنما ہو امت کے پیشوا ہو
محبوب کبریا ہو دلبر میرے پیمبر

یہ وقت واپسیں ہے شیطاں بڑا لعیں ہے
کر میری دستگیری آ کر میرے پیمبر

تو ہے خدا کا پیارا امت کا ہے دولارا
کندہ ہے نام تیرا دل پر میرے پیمبر

جبرئیل پیک رحماں تیرا رہا ثنا خواں
نازل ہوا ہے قرآں تم پر میرے پیمبر

عاشق جو ہے تمہارا مسکیں متیں بیچارا
کر رحم ٹک خدارا اس پر میرے پیمبر

ہوا ہے حاضر غلام سرور تمہارے روضہ پہ سر جھکا کر
نظر عنایت کی کیجئے اس پر کہ ہے یہ عاجز تمہارا چاکر
نہ مجھ کو پابند گھر کا رکھو نہ غم ادھر اور ادھر کا رکھو
سوالی اپنے ہی در کا رکھو نہ پھیر و محروم گھر بلا کر
تمہیں ہو مونس تمہیں ہو ہمدم تمھیں ہو ہمراز دوست محرم
نہ رکھو مجھ کو مقید غم کرو نہ غمگیں خوشی دکھا کر
تمہیں نے خدمت میں ہے بلایا یہ باب دولت مجھے دکھایا
کرو نہ محتاج اب پرایا بگاڑو عاجز کو مت بنا کر
ہوا ہے نفس شریر دشمن خدا کے رستے ہیں اپنا رہزن
ہے جس کا پہلو میں میرے مسکن تم اس سے رکھو مجھے بچا کر
ہے مجھ پہ اب حالت زحیری ہے وقت افلاس و ضعف پیری
بغیر حضرت کے دستگیری کرے گا کون اتنی دور آ کر

سوالی بن کر جو در پہ جاؤں جو مانگوں اپنی زباں سے پاؤں
کسی کے گھر پر نہ جاؤں آؤں تمہارے روضہ کے در پہ جاکر

تو دل سے ذکرِ خدا کیا کر زباں سے تعریف مصطفےٰ کر
فقط اسی شغل میں رہا کر یہ کام ہر صبح و ہر مسا کر

عبادتِ حق سے دل لگا کر غبار دھو ڈال دل صفا کر
محبّتِ شاہِ انبیا پر ہمیشہ ثابت قدم رہا کر

سحر کو دستِ دُعا اُٹھا کر عشا کو سجدے میں سر جھکا کر
خُدا خدا کر خُدا خدا کر خُدا خُدا کر خُدا خُدا کر

درِ رسُولِ خُدا پہ جا کر خُدا کی درگاہ میں دُعا کر
نبیؐ کی خدمت میں التجا کر ہمیشہ آنسو بہا بہا کر

جبر غریبوں کی آپ لیں گے کسی کا سائل نہ ہونے دینگے
غنی فقیروں کو وہ کریں گے خُدا سے دولت انھیں دلا کر

پڑے گی جب عاصیوں پہ مشکل ہمارے حضرت شفیع کامل
کریں گے جنّت میں آپ داخل خدا سے اُمّت کو بخشوا کر

کسی کو دین اور کسی کو دنیا کسی کو دنیا کسی کو عقبیٰ
غرض کہ سب کو خزانہ بخشا نبی نے گھر سے بُلا بُلا کر

نبیؐ کا لے نام اور خُدا کا ہمیشہ کر ذکر مصطفےٰ کا
ہے جتنا پیوند ماسوا کا وہ سب دل اپنے سے تو جُدا کر

وہ تھے محمّد رسول امّی عرب کے شہ اور عجم کے والی
خُدا سے لائے پیمبری کی جو ساتھ اپنے سند لکھا کر

کوئی ہو عاشق کسی کا سرور ہو دل سے شیدا کوئی کسی پر

مگر تو ہے عاشقِ پیمبر فقط محمدؐ پہ جاں فدا کر

لاریب کہ کونین سے بہتر ہے پیمبر
ہے حسن میں کامل وہ رُخِ احمدِ مرسل
سب ختم ہوئی تجھ پہ ہے خوبیٔ زمانہ
کونین میں احمدؐ سا نہ پیدا ہوا کوئی
لاریب خدا سے وہ مراتب میں ہے اصغر
پیدا کیا ہے نور سے اللہ نے اپنے

سردار ہر اک شے کا ہے سرور ہے پیمبر
کہتا ہے زمانہ یہ انور ہے پیمبر
تو ختمِ رُسل شافعِ محشر ہے پیمبر
رُتبہ میں رسولوں سے وہ بڑھکر ہے پیمبر
پر جملہ پیمبر سے وہ اکبر ہے پیمبر
اِس واسطے محبوب ہے دلبر ہے پیمبر

ایمان کی دنیا میں عجب راہ بتائی
طالب کا ہر اک راہ سے دلبر ہے پیمبر

رہ دلا بندۂ سلطانِ رسولاں ہوکر
داغِ عشقِ نبوی ہیں جو مرے دل میں نہاں
اپنے نزدیک تو کافر ہے بھی وہ بدتر ہے
اُسکی ہو جائے زباں لال برنگِ شمشیر
آرزو ہے کہ پس از مرگ مری بلبلِ روح
لے خبر دین کے سردار پئے اہلِ البیت
گرچہ عاصی ہوں یہ اُمید قوی آپ سے ہے

کھو نہ دیں واسطے دنیا کے پریشاں ہوکر
گُل کھلائیں گے یہ اک وِرد گلستاں ہوکر
بُغض رکھتا ہے جو حضرت سے مسلماں ہوکر
نہ کرے مدحِ پیمبر جو سُخنداں ہوکر
تیرے روضہ پہ رہے تیری ثنا خواں ہوکر
در پہ آیا ہوں تیرے بے سروساماں ہوکر
بخشواؤ گے مجھے شافعِ عصیاں ہوکر

یہ تمنا ہی فاختم رسالت سے مجھے
درِ دولت پہ ہوں آپ کے درباں ہوکر

صفت میں اُس کی رہیں نہ کیونکر زمیں پہ آدم ملک فلک پر
کہ جس کے باعث ہوئے ہیں اظہر زمیں پہ آدم ملک فلک پر
ملاذ و ملجائے بندہ پرور شفیعِ عالم بروزِ محشر

ہیں اُس کے خوشہ چیں فضل اکثر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

ہے اُس نبی کا وہ رتبہ کامل سلام حق کا ہے اُسپہ نازل
فقط نہ جانو ہے دست بر سر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

نہیں کچھ انساں پہ فضل اُس کا ہے جس سے اشرف ملائی اعلیٰ
شرف ہے اُس کے ہوئے مفتخر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

خدا نے چاہا ہو آپ اظہر کیا محمّد کو اپنا مظہر
تو اس سے ظاہر ہوئے مقرّر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

ہمارے آقا کی یہ فضیلت ہے جس سے ظاہر خدا کی قدرت
پھر اُس کا عالم میں کون ہمسر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

جو کوئی ڈھونڈے تمام ہستی ملائے اعلےٰ سے تا بہ پستی
نبیؐ کا ثانی نہ پائے دیگر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

نہ ہوتے تم یا رسول پیدا ظہور ہوتا نہ دو جہاں کا
تمہیں سے پیدا ہوئے سراسر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

مکیں تمہیں سے مکاں تمہیں سے زمیں تمہیں ہے زماں تمہیں سے
فقط نہیں کچھ ہوئے ہیں اظہر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

سمک سے لے تا سماک حضرت ہے سب پہ یکساں تمہاری رحمت
فقط نہ پائے ہیں فیض اظہر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

دُعا کچھ ایسی ہو مجھ کو حضرت میں ہر دو عالم میں پاؤں نصرت
مدد پہ میری رہیں سراسر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

بنا دو صورت کو آ کے یک دم تڑپ رہے ہیں بہر دو عالم
تمہاری دُوری میں ہو کے مضطر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

ہے مثنیٰ اپنا نبی وہ ایسا ظہور قدرت وجود جس کا
مدام ہیں اُس کے شکر اندر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

ردیف ز

پیتے ہیں زبس خونِ جگر ہجر میں ہم روز
کھاتے ہیں غذائے غمِ سلطانِ اُمم روز

پا بوسئی خورشیدِ نبوت ہو میسّر
کرتے ہیں دعا ہاتھ اُٹھا حق سے یہ ہم روز

اللہ رے صحرائے مدینہ کی لطافت
ہوتا ہے فدا جاں سے گلستانِ ارم روز

اے باغِ نبوت مجھے دکھلا رُخِ گلگوں
کھٹکے ہے مرے دل میں بہت خارِ الم روز

شب زلف کے سودے میں گذرتی ہے ہماری
اور رُخ کے تصور میں بسر کرتے ہیں ہم روز

میدانِ ثنائے رُخ و زلفِ شہِ دیں میں
جولانی کیا کرتا ہے شبدیزِ قلم روز

اے ہجر کرم وصل سے کر اپنے مجھے شاد
رہتی ہے مری چشم غمِ ہجر سے نم روز

کیا سیر کروں باغ کی سینہ ہے گلستاں
ہے کثرتِ داغِ غمِ سالارِ اُمم روز

اِک لحظہ فراموش نہ ہوتے تھے وہ ہرگز
تھے یاد میں اُمت کی شہنشاہِ اُمم روز

اے بحرِ عطا کیجئے ہم پر نظرِ مہر
ماہی سے تڑپتے ہیں غمِ ہجر میں ہم روز

ارمان مرے دل میں وفا ہے یہی واللہ
مدح شہِ لولاک کروں زیبِ قلم روز

خالق نے کیا بنائی ہے نورِ نظر نماز
اندھیر تھا جہاں میں نہ ہوتی اگر نماز

پڑھتے ہیں خوفِ حق سے جو با چشمِ تر نماز
اُن کے لئے بجھائے گی نارِ سقر نماز

سوئیں گے قبر میں وہی آرام سے سدا
پڑھتے ہیں نیند چھوڑ کے جو تا سحر نماز

رہتا ہے جن کو فکر نمازوں کا رات دن
گویا وہ پڑھتے رہتے ہیں آٹھوں پہر نماز

وہ کون سی ادا ہے جو ہوتی ادا نہیں
بیدینوں سے ادا نہیں ہوتی مگر نماز

کانوں میں بس اذان و اقامت تو ہو چکیں
باقی رہی فقط تری اے بے خبر نماز
تھوڑی سی زندگی ہے تو غافل ہے کس قدر
آ جائے گی قضا تو قضا اب نہ کر نماز
اے بے نماز و سنگدلو سر جھکاؤ تم
دیکھو تو پھر دکھاتی ہے کیا کیا اثر نماز
مر جائے بے نماز تو تم اے نمازیو
پڑھیو نہ اُس جنازۂ ناپاک پر نماز
جن کو یہاں نماز کا ڈر ہے تو کیا عجب
اُن سے اُٹھا لو حشر کا خوف و خطر نماز
سر سبز اس نہال کو آبِ وضو سے رکھ
لائے گی پھر تو میوۂ جنت ثمر نماز
اُن کے لیے بنائے گی یہ گھر بہشت میں
دنیا میں جن کے دل میں بناتی ہے گھر نماز

حاضر تو ہر نماز میں رکھ دل کو اے فقیر
کچھ تو سمجھ کہ تو ہے کہاں اور کدھر نماز

پڑھتے ہیں شوقِ دل سے جو با چشمِ تر نماز
اُن کے لیے بناتی ہے جنت میں گھر نماز
کیونکر کریں نہ سجدے ہم اللہ کے لیے
خود حشر میں بجھائے گی نارِ سقر نماز
شامِ لحد کا اُن کو نہیں ہے ذرا بھی خوف
مومن جو پڑھتے رہتے ہیں وقتِ سحر نماز
کر دے گی مطمئن وہ مصلّی کو وقتِ مرگ
کھو دے گی روزِ حشر کا خوف و خطر نماز
بندہ ہے تو خدا کا تو غفلت نہ کر ذرا
سر پر کھڑی ہے موت قضا اب نہ کر نماز
دنیا میں بھی بڑھاتی ہے انسان کا وقار
جنت کی راہ کی بھی ہوئی راہبر نماز

گرمیِ مہرِ حشر سے آثم اگر ہے خوف
تو پڑھتے رہیے رکھتی ہے جملہ اثر نماز

خالق کو جب پسند ہے اُس مہ لقا کا ناز
پھر مَیں نہ کیوں اُٹھاؤں شہِ انبیا کا ناز
موسیٰ کو غش جو آیا تجلّیٔ طور پر
تھا وہ جمالِ عارضِ بدر الدجیٰ کا ناز
دفتر کھلے گا حشر میں عاصی کا جس گھڑی
اُس وقت دیکھنا ہے حبیبِ خدا کا ناز
خیبر کا در اُٹھا کے جو پھینکا وہ جا گرا
اللہ رے زورِ دستِ شہِ لافتیٰ کا ناز

طفلی میں سات طفل دیئے نامراد کو
حق کو پسند تھا حسن مجتبیٰ کا ناز

عصیاں کی اصل وقت شفاعت کے دیکھنا
خالق کا فضل عشق نبی فاطمہ کا ناز

وہی وہ مجھ سے باب جنوں کا سبق پڑھے
مجنوں جو دیکھے آپ کی زلف دوتا کا ناز

ردیف س

ہو لحد میری الٰہی مرقدِ سرور کے پاس
ہے زمین باغِ رضواں روضۂ اطہر کے پاس

انبیا ہوں گے نبی کے گرد یوں محشر کے روز
جیسے تارے شب کو ہوتے ہیں مہِ انور کے پاس

وصف گیسوئے محمد سے معطر ہے دماغ
اب نہ آئے بوئے عنبر اس دلِ مضطر کے پاس

یا الٰہی میں پیاسا حشر کا دن آئے جب
ہو گذر میرا ہی پہلے چشمۂ کوثر کے پاس

ہم ہیں عاشق مصطفائے پاک کے اے عزیزو
لاش دفنانا ہماری شاہِ دیں کے در کے پاس

داغ دل کا پاس ہے تو حرص اے آثم نہ کر
یہ چراغ آنے نہ پائے دیکھ اس صرصر کے پاس

ردیف ش

یا جنابِ مصطفےٰ سلطان والا گنج بخش
یا محمد بادشاہِ دین و دنیا گنج بخش

میرے صاحب میرے مالک میرے آقا گنج بخش
میرے حضرت میرے والی میرے مولیٰ گنج بخش

مانگنے کے واسطے آیا ہے در پر آپ کے
یہ فقیرِ بے نوا عاجز گدا یا گنج بخش

خیر بخشو اپنے گنجینے سے یا خیر الوریٰ
خالقِ اکبر نے ہی تم کو بنایا گنج بخش

آپ کے در کے ہیں سائل بادشاہانِ جہاں
نام ہے مشہور دنیا میں تمہارا گنج بخش

گنجِ علم و گنجِ عرفاں گنجِ سیم و گنجِ زر
بخشو اس دریوزہ گر کو میرے آقا گنج بخش

کر دیا گنجینہ دارِ معرفت حق نے تجھے
اور دیا علمِ حقیقت کا سراپا گنج بخش

کون آیا ہے سخی دنیا میں ثانی آپ کا
اور ہوا ہے کون اس رتبہ کا پیدا گنج بخش

مانگنے آتا ہے جب کوئی گدا دربار پر
آپ دیتے ہیں اُسے فی الفور سارا گنج بخش

آپ کا سائل کسی کا کس لیے محتاج ہو
کیونکہ اُس نے کرلیا حاصل ہے تمسا گنج بخش

موتیوں کا گنج برساتے ہو بادل کی طرح
مفت دیتے ہو تمہیں مانندِ دریا گنج بخش

ایک اگر مانگے کوئی دس اسکو کرتے ہو عطا
کون ایسا دوسرا دنیا میں ہوگا گنج بخش

گوشِ عالم نے سُنا پہلے نہیں ایسا کوئی
اور نہ ایسا دیدۂ عالم نے دیکھا گنج بخش

گنج بخشِ معرفت مشہور جس کا نام ہے
شکرِ حق ایسا خدا نے ہم کو بخشا گنج بخش

ہے یقیں اب سرورِ مفلس غنی ہوجائے گا
پا لیا ہے اُس نے اب یثرب میں اپنا گنج بخش

ردیف ف

پڑھ نبی پر سدا درود شریف
ہے یہ مشکل کُشا درود شریف

رکھو وردِ زباں مسلمانو
کام یہ آئے گا درود شریف

پار دریائے غم سے کرتا ہے
ہے دُرِ بے بہا درود شریف

کرتا ہے دین اور دنیا کی
حاجتیں سب روا درود شریف

طاعتوں سے تمام اے یارو
حق نے افضل کیا درود شریف

مشکلوں کی جو چاہو آسانی
پڑھو صبح و مسا درود شریف

ہونے دے گا نہیں کبھی تم کو
مبتلائے بلا درود شریف

عاصیو! آتشِ جہنم سے
لیگا تم کو بچا درود شریف

مشکلِ جاں کنی ہوئی آساں
صدق سے جب پڑھا درود شریف

بعد مردن لحد کا اے یارو | ہے یہ ظلمت کشا درودِ شریف
گمرہی سے بچا کے دیتا ہے | راہ حق کی دکھا درودِ شریف
جو کہ مومن ہے فرض ہے اس پہ | ورد رکھئے سدا درودِ شریف
بخدا دل کو کرتا ہے روشن | دوستو ماہ سا درودِ شریف
دیدِ دل جو پڑھو کہ کرتا ہے | مرأتِ دل صفا درودِ شریف

جُرم عصیاں کے بخشوانے کو
ہے کفایت وفا درودِ شریف

ہر مرض کی دوا درودِ شریف | دافعِ ہر بلا درودِ شریف
وِرد جس نے کیا درودِ شریف | اور دل سے پڑھا درودِ شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اُس کی | ہے عجب کیمیا درودِ شریف
آفتابِ سپہرِ ایماں ہے | گوہرِ پُر ضیا درودِ شریف
جس لیئے جو پڑھے وہ حاصل ہو | ہے یہ عقدہ کشا درودِ شریف

اے صبا تو ہی جلد پُہنچا دے
بر درِ مصطفٰے درودِ شریف

جبکہ فرمائے خود اُس شاہ کی خالق تعریف | لکھ سکے کیونکہ بشر آپ کے لائق تعریف
دنگ ہو جائیں اگر دیکھیں وہ حُسنِ محبوب | اپنے معشوقوں کی کرتے ہیں جو عاشق تعریف
فیضِ تاثیر سے ہو تائبِ عصیاں فی الفور | نام حضرت کی سُنے گر کوئی فاسق تعریف
جلوہ گر اُسمیں نہ ہوتا اگر اُس ماہ کا نور | حسن عذرا کی نہ کرتا کبھی وامق تعریف
گنگ ہو جاتے تھے اعجاز سے جب پیش رسولؐ | اپنے معبودوں کی کرتے تھے منافق تعریف
خاص محبوبِ خدا فخرِ رسولاں کہیئے | آپ کی شان کے زیبا ہے یہ صادق تعریف
ذرہ و مہر کا یہاں فرق ہے ایدل کیونکر | وصف یوسف سے نہ حضرت کی ہو فائق تعریف

سب نبی آپکے واصف تھے اور اِس اُمّت کی
کرتی رہتی تھی ہر اک اُمّتِ سابق تعریف

مَیں ہوں مدّاحِ نبیؐ پاؤں گا دوزخ سے نجات
میری بخشش کی ہے یہ حجّتِ واثق تعریف

خسروِ عرش نشیں آپکو کہئے لاریب
ہے یہی رُتبۂ حضرت کے موافق تعریف

لُطفِ حضرت ہے ترے حال پہ کیوں اے قاسم
نکرے تیری ہر اک شاعرِ حاذق تعریف

ردیف ق

یاالٰہی کر عطا مجھ کو نبی کا ذوق و شوق
دل ہو ذوقِ شوق سے جسکے سراپا ذوق و شوق

لذّتِ نامِ نبی سے کر عطا لذّت مجھے
جس سے ہو جائے دلِ مشتاق میں پیدا ذوق و شوق

یا رسول اللہ حبیب اللہ خدا کے واسطے
دیجئے اِس بندۂ شیدا کو اپنا ذوق و شوق

دیدۂ نا دیدہ ہیں ہر وقت مشتاقِ دید کے
اور دلِ بیدل میں ہے ہر آن تیرا ذوق و شوق

تر ہو تیرے ذکر سے ہر دم زبانِ بے زباں
عشق میں اپنے مجھے دیجیگا اتنا ذوق و شوق

بیخود و سرمست روزِ حشر تک جس سے رہوں
دل میں جامِ عشق سے بھر دیجئے ایسا ذوق و شوق

لذّتِ اُلفت ہے پائی جس نے پائی آپ سے
آپ سے پہنچا فقط ہے جس کو پہنچا ذوق و شوق

عشقِ پیغمبر ہے بیشک بڑھکے سب سے عشق سے
ذوق و شوقِ احمدی ہے سب سے اعلےٰ ذوق و شوق

ہوگئی جسپر ذرا حضرت توجّہ آپ کی
کر دیا حق نے عنایت اُس کو اچھا ذوق و شوق

شکلِ خوں ہر عضو میں اپنی محبّت ہے رواں
بن گیا ہے جسم و جاں بندہ کا سارا ذوق و شوق

مدح خوانی میں ہوا مصروف تیری یا نبی ۴
آپنے سرور کو ہے جس دن سے بخشا ذوق و شوق

حق سے ہے عشق اور ہے خیرالورا سے عشق
پھر اس کے بعد مجھ کو ہے آلِ عبا سے عشق

واللّیل جس کی شان میں نازل کرے خدا
پھر رکھے کیوں نہ ہر کوئی زلفِ دوتا سے عشق

یادِ رُخِ جناب میں یہ حال ہے میرا
والشمس ہے ولا ہے تو ہے والضحیٰ سے عشق

جتنے نبی ہیں قائلِ شانِ حضور ہیں
ہے کُل ملائکہ کو رسولِ خدا سے عشق

اللہ بھیجتا ہے نبی پر صلوٰۃ خود
یہ وجہ ہے جو مجھ کو ہے صلّ علیٰ سے عشق

محمود کو ایاز کی اُلفت سے فخر تھا
کیوں میں کروں نہ فخر کہ ہے مصطفےٰ سے عشق

کیونکر نہ شکرِ خالقِ اکبر کروں ادا
مثلِ اویس مجھ کو ہے خیرالوریٰ سے عشق

انجام ہو بخیر نہ آثم کا کس طرح
آغاز ہی سے ہے اُسے شاہِ ہدیٰ سے عشق

ردیف ک

ہیں واصفِ حسنِ نبیؐ جنّ و بشر حور و ملک
حضرت کے عاشق ہیں سبھی جنّ و بشر حور و ملک

تخلیق ذاتِ شاہِ دیں عالم میں گر ہوتی نہیں
پیدا نہیں ہوتے کبھی جنّ و بشر حور و ملک

نیرنگِ حسنِ کبریا جلوہ ہے اُسکا ہیں سدا
حیرانِ نورِ احمدی جنّ و بشر حور و ملک

مشکل ہر اک آسان ہو اُن کی کہ نامِ پاک کو
لیویں جو وقتِ بیکسی جنّ و بشر حور و ملک

حضرت کو محبوبِ خدا سلطانِ خیلِ انبیاؑ
کہتے ہیں غلمان و پری جنّ و بشر حور و ملک

اُس چہرۂ پُر نور کو دیکھیں تو دیویں ہوش کھو
ہو جائیں محوِ بیخودی جنّ و بشر حور و ملک

ہے رنگِ خلقت میں عیاں نورِ حبیبِ حق کی شان
خالی نہیں اُس سے کوئی جنّ و بشر حور و ملک

حق نے جو راز اُن سے کہے زنہار اُسکے حال سے
رکھتے نہیں کچھ آگہی جنّ و بشر حور و ملک

ہمرتبہ عرشِ الٰہ ہے شاہِ دیں کی بارگاہ
رہتے ہیں ساجد ہر گھڑی جنّ و بشر حور و ملک

وہ صاحبِ لولاک ہیں وہ باعثِ افلاک ہیں
کرتے ہیں اُن کی خادمی جنّ و بشر حور و ملک

بہرِ حصولِ مدعا اسمائے ذاتِ پاک کو
رکھتے ہیں وردِ دائمی جنّ و بشر حور و ملک

رتبہ ہے حضرت کا عجب قاسم کہ اُن کی روز و شب

کرتے ہیں مدح و پیروی جن و بشر حور و ملک

اثر دے آہ میں یارب یہاں تک
کہ تیئں پہونچوں رسولِ انس و جان تک

نہ حضرت سا ہوا ہے اور نہ ہوگا
خدا کی یہ خدائی ہے جہاں تک

براقِ برق پا پر آپ چڑھکر
گئے دم میں زمیں سے آسماں تک

کہاں یہ قرب پایا ہے کسی نے
رسائی آپ کی ہے لامکاں تک

دمِ میلادِ سلطانِ زمانہ
ہلا کاشانۂ نوشیرواں تک

شبِ اسریٰ چلے جب گھر سے سرور
بپا غلغل تھا زمیں سے آسماں تک

ملائک صف بصف حاضر تھے لاکھوں
کہوں شوقِ قدم بوس اب کہاں تک

زیارت کو کھڑے تھے حور و غلماں
پئے تسلیم خم تھے قدسیاں تک

یہ ہوگا روزِ رستاخیز کا ہول
کہیں گے نفسی نفسی مرسلاں تک

مگر ہوگی شفاعت اُس کی بے شک
جو پہونچے گا رسولِ انس و جاں تک

مرے فخرِ مسیحا نے ہزاروں
جلائے مردگانِ نیم جاں تک

دکھا دو خواب میں طالب کو دیدار
اُٹھائے صدمۂ فرقت میں کہاں تک

دشتِ پُر خار میں ہم ٹھوکریں کھائیں کب تک
آتشِ عشق کے صدمے ہم اُٹھائیں کب تک

دیکھئے دیکھئے حضرت کشتۂ الفت سے
درِ دولت پہ مجھے کھینچ منگائیں کب تک

اس تمنا میں کہ دیکھیں شہِ والا کے قدم
یا نبی اس تنِ لاغر کو گھلائیں کب تک

ہو میسر مجھے دیدارِ جمالِ انور
اشکِ خوں چشمِ تمنا سے بہائیں کب تک

کچھ تو مہجور کی سن لیجئے شفقت سے ذرا
دلِ مضطر تپِ فرقت میں جلائیں کب تک

دیکھئے اُس گلِ گلزارِ رسالت مجھکو
آپ دروازۂ اطہر پہ بُلائیں کب تک

چشمِ مشتاق میں ہے ہاتھ لگانے کے لئے
خاکِ نعلین کی اُمید لگائیں کب تک

آخر اے رحمتِ عالم قدم اقدس سے
آرزوئیں دلِ وہبی کی بر آئیں کب تک

ردیف ل

حشر کے دن پیشِ حق جس وقت جائیں گے رسول
بخشوا کر امتِ عاصی کو لائیں گے رسول

عاصیوں کو روزِ محشر بخشوائیں گے رسول
باغ جنت کی طرف ان کو بلائیں گے رسول

سب کی حالت حضرتِ حق کو دکھائیں گے رسول
آنکھ سے دیکھی ہوئی باتیں سنائیں گے رسول

نفسی نفسی سارے پیغمبر پکاریں گے مگر
غم فقط امت کا اس حالت میں کھائیں گے رسول

از رہِ لطف و عنایت جنت الفردوس میں
جب تلک امت نہ جائیگی نہ جائیں گے رسول

امتِ بیدست و پا سب ہو گی اس دن پا رکاب
سوئے جنت جب قدم اپنا بڑھائیں گے رسول

کوئی بھی جس دن نہ ہوگا اپنا حامی اور شفیع
اپنی سب بگڑی ہوئی باتیں بنائیں گے رسول

دستِ شفقت سے اسے فی الفور لائینگے نکال
آتشِ سوزاں میں جس عاصی کو پائینگے رسول

وعدے سب حضرت کرینگے دن قیامت کے وفا
جتنے ہیں اقرار سب اس دن نبھائینگے رسول

بے توقف مان لیں گے حضرتِ پروردگار
حشر کے دن بر زباں جو بات لائینگے رسول

سرور نامہ سیاہ لاریب بخشا جائے گا
اسکے بخشانے کا بیڑا جب اٹھائینگے رسول

میرا دردِ دل ہے دکھانے کے قابل
جنوں ہے مرا خاک اڑانے کے قابل

نہ طاقت ہے اب غم کے کھانے کے قابل
نہ قوت رہی لب ہلانے کے قابل

جو ہیں میرے اعمال بد تر سے بدتر
شفاعت تو ہے بخشوانے کے قابل

اگرچہ میں ہوں بحرِ عصیاں میں ڈوبا
ہے رحمت تو جنت دلانے کے قابل

لکھوں کیا میں تعریف حضرت کی وہبی

یہ مضموں نہیں ہے سُنانے کے قابل

لاچار ہوں غریب ہوں اور خوار یا رسولؐ
کیا کیا کروں خدا سے بیاں اظہار یا رسول

ایجاد کائنات تمہارے سبب سے ہے
اس واسطے جہاں کے ہو سردار یا رسولؐ

اب تو کمال تشنہ لبی نے کیا ہے تنگ
حاصل ہو جلد شربتِ دیدار یا رسولؐ

اب کون ہے تمہارے سوا میرا دستگیر
بے کس نواز ہوں میں غمخوار یا رسولؐ

محروم تیرے در سے نہ انساں کوئی پھرا
مجھ پہ کرم کی ہو نظر یکبار یا رسولؐ

رہتا ہوں مست نشۂ اُلفت کے جوش میں
رکھے خدا اسی طرح سرشار یا رسولؐ

بہرِ خدا ہو اس پہ کرم کی نظر ضرور
طالب بہت ہے عاجز و ناچار یا رسولؐ

پہنچی ہے لب پہ اب تو میری جان یا رسولؐ
فرماؤ میری زیست کا سامان یا رسولؐ

رنج و الم نے کر دیا بے جان یا رسولؐ
جلدی سے لو خبر میری اس آن یا رسولؐ

ممکن نہیں مسیحا سے میرا علاج ہو
ہے نام آپ کا میرا درمان یا رسول

ممکن ہیں کب صفات تیرے ممکنات سے
اوصاف میں ہے آپ کے قرآن یا رسولؐ

دیکھے زلیخا خواب میں گر آپ کا جمال
بھولے وہیں اُسے مہِ کنعان یا رسول

سائل ہوں در پہ آپکے کرتا ہوں التجا
فرما کے لطف کیجئے اب مان یا رسولؐ

قدموں میں اپنے مجھ کو بلا لو شہا شتاب
ہے میرے غم کا بس یہی تاوان یا رسول

ہر دم خیال دل کو یہی فکر و غم یہی
دنیا سے لیکے جاؤں میں ایمان یا رسولؐ

دنیا میں غم نہ ہو رہوں دلشاد میں ہمیش
ہنگامِ نزع مجھ پہ ہو آسان یا رسول

لُطف و کرم سے قبر میں آپ ہوں جب مکیں
فی الفور لوں میں آپ کو پہچان یا رسول

ہو کر شفیع بچائیو صدماتِ حشر سے
محشر کے دن نہ کیجیو حیران یا رسولؐ

جس دم کہ نفسی نفسی پکاریں گے سبھی
میں نام لوں گا آپ کا شادان یا رسول

ہوں لاکھ جان سے فدیہ ہیں عالیجناب کا
بُلبل ہے گُل پہ جان سے قربان رسُولؐ

ہوا ہے تخلیقِ دو جہاں سے رسولِ حق کا ظہور اوّل
فروغ بخشِ فضائے قدرت ازل میں تھا وہی نور اوّل

شہادت اپنی ربوبیت کی جو چاہی حق نے اَلَستُ کہکر
مقالِ قَالُو بلٰے سے گویا ہوئے تھے روح حضور اوّل

ہوئے ہیں آخر میں رتبے حاصل سب انبیاء کو جو غور کیجیے
ترقیاتِ شرف کا حضرت کے ذات میں تھا وفور اوّل

خیالِ حُسنِ محمدی کے ضیاء سے اَب آئینہ بنا ہے
وگرنہ بے نور تھا دل اپنا یہ مثلِ سنگِ بلور اوّل

یہ نطق حضرت کا معجزہ ہے وگرنہ ایسے کہاں تھے گویا
جہاں کے باغوں میں نغمہ پردازِ خوشنوائے طیور اوّل

خدا کرے گا جو حشر برپا تو ازپئے انتظامِ محشر
جگائے گا خفتگانِ گردِ حرم کو شورِ نشور اوّل

یہ رُتبہ عشاقِ ذات کا ہے کہ حشر کو اہلِ آسماں سے
سلامی ہوویں گے اُن کے باغِ جناں میں غلمان و حور اوّل

زہے بزرگی کہ حق نے منسوخ کر دیا بہرِ اہلِ عالم
نزولِ قرآں سے حکمِ توریت و اعتبارِ زبور اوّل

جو خوبیِ عقبیٰ کی چاہتا ہے تو درگہِ کبریا میں قاسم
شفیعِ عشقِ نبی کو لا تو برائے عفوِ قصور اوّل

ردیف میم

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم
خاکِ درِ رسولؐ کا سُرمہ بنائیں ہم

جالی پکڑ کے روضۂ اقدس کی ہاتھ سے
سب حالِ دل رسولِ خدا کو سنائیں ہم

آنکھیں ملیں وہ روضۂ اطہر سے اور کبھی
چومیں ولے نہ سر کو وہاں سے اُٹھائیں ہم

یارب وہ شوق دے کہ مدینہ کو پہُنچکر
دامن پکڑ کے جیب کے پُرزے اُڑائیں ہم

آنکھوں سے اپنی چُن کے مدینہ کی خاروخس
زخمِ جگر کے واسطے مرہم بنائیں ہم

قسمت پہ اپنی فخر کریں سَو ہزار بار
رُوئے نبیؐ کو خواب میں گر دیکھ پائیں ہم

احمدؔ کی یہ دُعا ہے تمنّا ہے یا خُدا
دن وہ بھی تو دکھا کہ مدینہ کو جائیں ہم

واللہ خاکِ پائے محمدؐ جو پائیں ہم
سُرمے کے بدلے آنکھوں میں اسکو لگائیں ہم

دوزخ کی آگ اپنے پہ کیونکر نہو حرام
گر فرقتِ جناب میں جی کو جلائیں ہم

سایہ ہمارے سر پہ جو نعلین کا رہے
خواہش ہما کی صفحۂ دل سے مٹائیں ہم

سودا ہوا ہے زلفِ پریشاں کا سر بسر
ٹکڑے بس اپنے سینہ کے کیونکر اُڑائیں ہم

اِس منھ سے گر بیاں نہو اخلاق آپکے
کس وجہ سے غلام تمہارے کہائیں ہم

اچھے ہیں یا بُرے ہیں مگر ہیں حضور کے
رحمت کے در کو چھوڑ کے کس در کو جائیں ہم

کلمہ جبیں پہ ہو خطِ تقدیر کے عوض
اس شکل سے خدا کے تئیں مُنھ دکھائیں ہم

گر یاد ہو مدینۂ اطہر میں یا نبیؐ
یہ آرزو ہے سر سے وہاں چل کے آئیں ہم

ہووے اگرچہ بے ادبی پر ادب کے ساتھ
توصیف پاک میں تو زباں کو ہلائیں ہم

مولا تمہارے ہجر میں ہیں بیقرار ہم
دکھلا دو اپنا جلوہ کہ پائیں قرار ہم

ہم عاصیوں کے غم کے سوا اور غم نہ تھا
اس غم کے لاکھ بار ہوں آقا نثار ہم

روزِ جزا دکھائیں گے کیا موُنہ حضور کو
ہیں کثرتِ گنہ سے بہت شرمسار ہم

وہ عشقِ پاک کاش مٹا دے خوشا نصیب
اُڑ جائیں شوقِ دید میں بن کر غبار ہم

خوشبو ہے جس کے ہر گُل و غنچہ مہکتا ہے
اُس گُل کی جستجو میں ہیں لیل و نہار ہم

حسرت ہے مُنہ تکیں گی ہمارا سب اُمتیں
محشر میں جب بنیں گے مئے خوشگوار ہم

پہنچا وے جذبِ عشق جو ہمکو تو بار بار
قرباں ہوں گردِ روضہ کے پروانہ وار ہم

گُل ہائے داغِ عشقِ محمدؐ کے سامنے
بیرنگ دیکھتے ہیں جہاں کی بہار ہم

وہ لطف ہے کہ آپ کے در کی گدائی کو
بدلیں نہ بادشاہی سے بھی زینہار ہم

فخرِ رُسل حبیبِ خدا جس کا ہے لقب
سردار اپنا رکھتے ہیں وہ ذی وقار ہم

جب اُمّتِ حضورؐ ہیں قاسم تو کیا ہے غم
دامن سے لپٹے ہوویں گے روزِ شمار ہم

یا نبی کس سے کریں بے آپکے فریاد ہم
کس سے مانگیں اے شہنشاہِ معلیٰ داد ہم

راتدن غم میں اُٹھاتے ہیں ہزاروں سختیاں
سنگ ہیں یا کوہ یا آہن ہیں یا فولاد ہم

خاکسار اپنے پہ کیجیے رحم بہرِ بوتراب
آتشِ غم سے نہ کرلیں آبرو برباد ہم

مجھ کو بُلوالو مدینے میں اگر اے رہنما
ہوں گے بندیخانۂ لاہور سے آزاد ہم

کوئی جب عقدہ گُشا اپنا نہیں تیرے بغیر
کس سے مانگیں وقتِ مشکل یا نبی امداد ہم

شُل قمری ہے میری گردن میں طوقِ بندگی
زیرِ سایہ ہیں تیرے اوشہِ شمشاد ہم

محنت و درد و الم اور سوزِ غم کے واسطے
آئے کیوں افسوس اندر عالمِ ایجاد ہم

تیشۂ اندیشہ کرتا ہے جگر کو چاک چاک
کوہِ غم رکھتے ہیں دل پر صورتِ فرہاد ہم

اپنے حامی ہیں جنابِ احمدیؐ حالی ہیں
پھر رہیں غم خانۂ دنیا میں کیوں ناشاد ہم

باندھ بیٹھیں خانۂ دنیا میں دل کس واسطے
کس لیئے ہوں ایسے ویرانے میں اب آباد ہم

ہو گئے مشہور ہم دنیا میں مدّاحِ نبی
کیوں نہ لیں اس بات پر سرور مبارکباد ہم

بحقِ رسولِ خدا غوثِ اعظم
مجھے جامِ اُلفت پلا غوثِ اعظم

جو ہیں تیرے مشتاق یا غوثِ اعظم
اُنھیں اپنے در تک بُلا غوثِ اعظم

تیرے ہاتھ میں ہے رضائے الٰہی
تیرے حکم میں ہے قضا غوثِ اعظم

جسے کہتے ہیں حکمِ خالق وہ تیری
رضا ہے رضا ہے رضا غوثِ اعظم

ہوا آپ سے ملتجی دینِ احمد
مَیں مردہ ہوں مُجھ کو جلا غوثِ اعظم

وہ داخل ہوا مجلسِ مصطفےٰ میں
قدم تیرا جس نے لیا غوثِ اعظم

وہ ناز و ادا شوکت و شان اپنی
دکھا دو مجھے برملا غوثِ اعظم

مددگار و حاجت روا ہیں جو کہتے
بجا ہے بجا ہے بجا غوثِ اعظم

بپئے حرمتِ اہلبیتِ محمدؐ
بر آئے میرا مدّعا غوثِ اعظم

بچا لو مصیبت سے اور جاں کنی سے
طفیلِ شہِ انبیا غوثِ اعظم

مَیں بارِ گناہ سے بہت جھک گیا ہوں
میری بخشوا دو خطا غوثِ اعظم

میری قبر میں بھی خبر لیجئے گا
تیرا ہے مجھے آسرا غوثِ اعظم

بجز آپ کے در کے جاؤں کہاں میں
میرے ہو تمہیں پیشوا غوثِ اعظم

پھنسی کشتیِ عمر گردابِ غم میں
میرے آپ ہیں ناخدا غوثِ اعظم

ہو مقبول وہی کی جو ہے تمنّا
طفیلِ شہِ کربلا غوثِ اعظم

لولاک لما شایانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کُنتُ نبی فرمانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

اوّل سب سے تھا اک نور وہ روشن کب سے
نور تھا وہ تابانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

وہ باعثِ جن انسان ملک ہے وہ مرکز نیر کا فلک ہے
ہے مطلعِ خورِ رخشانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کیا آدم نوح خلیل اللہ کیا یوسف عیسیٰ روح اللہ
ہیں تابع سب فرمانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ہیں وہ زینت فرش زمیں کے موجب تمکین عرش بریں کے
سب جسموں میں جان محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کیا فرش زمیں کیا عرش بریں کیا گلشن ناز نعیم
یہ سب ہیں سامان محمد صلے اللہ علیہ وسلم

گرچہ ہیں عاصی پُر ز معاصی نے حسنِ عمل کچھ بہر خلاصی
رکھتا ہوں تکیہ جان محمد صلے اللہ علیہ وسلم

امراض گناہ در حرص و ہوا کیا فسق فجور ای بیجا
ان سب کا ہے درمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کیا مال متاع دنیائے کمینہ کیا دولت اسباب خزینہ
میں جان کروں قربان محمد صلے اللہ علیہ وسلم

بوبکر و عمر عثمان غنی اور شیر خدا خواصانِ نبی
حسنین ہیں گل و ریحانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

مَیں شیفتہ گل گلزار جہاں نے شائق دید سرو قداں
ہوں بلبل گلِ بستانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

تم شاہِ ختم المرسلیں اور بندگانِ زار ہم
تم سرورِ روئے زمیں تیری سگِ دربار ہم

تم چارۂ بیچارگاں اور عاجز و نادار ہم
تم چشمۂ آبِ رواں اور تشنۂ دیدار ہم

تم سرو بستانِ یقیں ہم قمری اندوہگیں
ای باغبانِ باغِ دیں تم غیرتِ گل خار ہم

تم بادشاہِ انبیا ہم ہیں فقیرِ بینوا
تم ہو سخی ہم ہیں گدا تم ہو غنی نادار ہم

تیرا سخاوت کام ہے احسان مروت عام ہے
طاہا و یاسیں نام ہے پڑھتے ہیں جو ہر بار ہم

ہے خود خدائے دو جہاں قرآن میں تیرا مدح خواں
رکھیں نہ کیوں پھر بر زباں اس نعت کی تکرار ہم

پیارے ہو تم اللہ کے ہادی ہو تم گمراہ کے
پھر کیوں نہ حضرت چاہ کی رکھیں گے تجھسے پیار ہم

ہم تو سب ہیں اپنے اقربا سب آشنا نا آشنا
وقتِ مدد ہے سیدا ہیں بے کس و بے یار ہم

غم میں تیرے شام و سحر گریاں ہیں مثلِ ابر تر
کرتے ہیں رو رو پُر گہر یہ چشم گوہر بار ہم

ہیں نفس و شیطاں راہزن دشمن ہوں میری جنود بدن
پر چار یار اور پنجتن رکھتے ہیں اپنے یار ہم

کیجے کرم بہرِ خدا لیجے خبر یا مصطفےٰ
دیجے ہمیں حب شفا ہیں آجکل بیمار ہم

کہنا تھا جو ہم کو کہہ چکے دکھ درد سارے سہہ چکے
ہیں بات سے بھی رہ چکے اب کیا کریں بیکار ہم
دم بھر میں جاں کردیں فدا جھک کر کریں سجدہ ادا
دیکھیں اگر پردہ اٹھا وہ ابروئے خمدار ہم

سرورؐ ملے گی سروری دنیا و دیں میں برتری
گر کیے نبیؐ کی چاکری کیونکر رہیں بیکار ہم

پائیں گے جس دم بدر بارِ محمدؐ بار ہم
جاں فدا اپنی کرینگے اُن پہ سو سو بار ہم
حشر تک سوتے رہیں ہرگز نہوں بیدار ہم
خواب میں حاصل کریں گر دولتِ دیدار ہم
یادِ دنداں میں گہرافشاں ناکرتے ہیں روز
دیدۂ گریاں سے مثلِ ابر گوہر بار ہم
عین حکمت تھی کہ آئے عالمِ ایجاد میں
چارہ سازِ دردِ اہلِ درد وہ بیمار ہم
ایک دم بھر میں اُٹھا دینگے شفیعِ دو جہاں
باندھ بیٹھے چھتے ہیں گردن پہ اپنی بار ہم
لکھتے ہیں آئینۂ سینہ پہ تصویرِ نبیؐ
کھینچتے ہیں دل پہ نقشِ سیدِ ابرار ہم
دل ابھی دیتے ہیں گر مانگیں وہ محبوبِ خدا
جاں نثاری کے لیئے ہر وقت ہیں تیار ہم
کیوں نہ دیں گے ہمکو بے مانگے مرادیں مصطفےٰ
ہیں وہ سلطانِ زماں اور بندے خدمتگار ہم
کس لیئے غمخانۂ دنیا میں ہوں اندوہگیں
رکھتے ہیں جب احمدِ مختار کو غمخوار ہم
دل میں ہے فکرِ نبیؐ ذکرِ محمدؐ بر زباں
چھوڑ کر سب کام کرتے ہیں فقط یہ کار ہم

جسم میں جب تک ہے جاں لکھیں گے نعتِ سروری
رکھیں گے سرورؐ اسی کی دمبدم تکرار ہم

تا کے از ہجرِ رسول اللہ واویلا کنم
تا کے اندر اشتیاقِ مصطفےٰ غوغا کنم
سوزِ دل از اضطرابِ غم چرا افشا کنم
خویش را در دیدۂ مردم چرا رسوا کنم
ہمچو برق از سینۂ سوزاں شوم آتش فشاں
ہمچو ابر از دیدۂ گریاں رواں دریا کنم
جاں دہم در قیمتِ یک تارِ گیسوئے نبیؐ
من ببازارِ محبت اینچنیں سودا کنم
روحِ من بر پایۂ عرشِ بریں یابد عروج
از زباں چوں وردِ سبحان الذی اسریٰ کنم

نیشکر سازم گہ از ذوقِ حدیثش خامہ را — گاہ در وصفِ لبش در کامِ جاں حلوا کنم
مدح خوانِ احمدی ہستم چرا اندر جہاں — چوں نظامی مدحتِ اسکندر و دارا کنم
طے کنم راہِ مدینہ گر بسر باشد روا — دیدہ فرشِ راہ سازم و ز سرِ خود پا کنم
یوسفِ من رو نماید گر ازیں چاہِ فراق — از لبِ حیرت بلند آوازِ یا بشریٰ کنم
خلق خواہد ہر چہ خواہد از خداوندِ جہاں — من فقط عشقِ رسول اللہ استدعا کنم
شمۂ خُلقِ محمدؐ کے شود از من بیاں — گرچہ صد دفتر بوصفِ احمدی انشا کنم

سروری حاصل کنم سرور میانِ سروراں
گر فدا بر سرورِ عالم دلِ شیدا کنم

گے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم — گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم
بر کنارِ زمزمہ از دل کشم صد زمزمہ — از دو چشمِ خوں فشاں آں خانہ را دریا کنم
یا رسول اللہ بسوئے خویش ما را رہ نما — تا ز فرقِ سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم
آرزوئی جنت الماویٰ برون کردم ز دل — جنتم ایں بس کہ بر خاکِ درت ماوا کنم
صد ہزاراں فی دریں سودا مرا امروز شد — نیست جز سرم بعد ازیں کام و زرا فردا کنم
خواہم از سودائے تو پابوسِ گاہت شوم — یا بپایت سر نہم یا سر دریں سودا کنم

مُردم از شوقِ تو معذورم مگر یک لحظۂ
جامیا سر نامۂ شوقِ دگر انشا کنم

پہلے ہیں وا اور بعد ہیں سرور صلے اللہ علیہ وسلم
حق سے ہیں کمتر سب سے بڑھکر صلے اللہ علیہ وسلم
شاہِ مکرم خسروِ اعظم نورِ مجسم فخرِ دو عالم
حامی و ہمدم شافعِ محشر صلے اللہ علیہ وسلم

عزِ جہاں ہے فخرِ زماں ہے صاحبِ شاں ہے تاجِ شہاں ہے
کُل کی جان ہے میرا پیمبر صلے اللہ علیہ وسلّم

چرخ سے بالا عرش سے اعلےٰ کعبۂ دنیا قبلۂ عقبیٰ
مالک فردا دین کا رہبر صلی اللہ علیہ وسلّم

ماہِ شریعت مہرِ طریقت نورِ حقیقت آیۂ رحمت
حامیٔ اُمت ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلّم

سب سے سوا ہو فضل و عطا ہو ماہ و جٔے ہو نورِ خُدا ہو
دل کی جلد ہو سب کے ہو افسر صلے اللہ علیہ وسلّم

گیسوءِ اطہر سنبلِ خوشتر مُوئے معنبر غیرتِ عنبر
مشک سے بڑھکر عود سے بہتر صلے اللہ علیہ وسلّم

بیتِ ہلالی نظمِ جمالی نعت کمالی نقص سے خالی
مدحتِ عالی سب کی زباں پر صلے اللہ علیہ وسلّم

لُولُوِ لالا گوہرِ والا ماہِ تجلےٰ مہرِ مجلےٰ
آپ کا رُتبہ سب سے بڑھ کر صلے اللہ علیہ وسلّم

دل سے تو آثم شاہ کا ہے خادم تجکو ہے لازم کسبِ مکارم
اس کو تو دائم دل سے بڑھا کر صلے اللہ علیہ وسلّم

کس راہ سے مدینہ کی جانب کو جائیں ہم
ایستادہ ہوکے روضۂ حضرت کے روبرو
سجدے خدا کے شکر کے یاں تک کریں ادا
ہے آرزو کہ دفن ہوں اس سر زمیں میں میں

روضہ کو چومیں خاک وہاں کی لگائیں ہم
سب حالِ زار اپنا نبی کو سنائیں ہم
تا حشر اس زمیں سے نہ سر کو اٹھائیں ہم
ہوکر کے خاک خاک کو اپنی اُڑائیں ہم

عشقِ نبی سے آنکھ میں آنسو بھرے رہیں
ٹپکے بہانہ اشک کے گوہر بنائیں ہم

پہنچیں کہیں مدینہ میں ہم سے بھی دلفگار
سب دل کی حسرتیں وہیں جا کر مٹائیں ہم

اتنی ہے آرزو کہ پہنچکر مدینہ میں
آنکھوں کو اپنی روضۂ سرور دکھائیں ہم

یارب وہ دن نصیب کسی روز ہو ہمیں
روضہ پہ ماریں خاک وہاں کی لگائیں ہم

جوگی بنیں فقیر بنیں غم میں آپ کے
پوشاک جوگیانہ بدن پہ سجائیں ہم

کوئے نبی میں چل کے کریں اب گداگری
طالب یہاں سے چل کے نہ ہرگز پھر آئیں ہم

براق پر چڑھ کے شاہ والا چلے ہیں ملنے خدا سے اس دم
ہیں آپ نوشہ ملک براتی جلوس راکب سے شاد و خرم

بہشت کا ہے جو بر میں حلہ تو سر پہ عمامہ نور کا ہے
لگائے زاغ البصر کا سرمہ اُن آنکھوں میں سرورِ دو عالم

رکاب روح الامیں ہیں تھامے پکارتے طرقو ہیں آگے
اور پیچھے اُن کے صفِ ملایک رواں دواں با جلوس پیہم

بناؤ کر کے سنگار کر کے یہ حوریں آپس میں کہہ رہی تھیں
خدا کے محبوب آرہے ہیں چلو ذرا دیکھ لیں اُنھیں ہم

کہیں ہیں موسیٰؑ کہیں ہیں عیسیٰؑ کھڑے ادب سے بصد تمنا
کہیں ہیں یعقوبؑ اور یوسفؑ کھڑے کہیں نوح اور آدم

صدا یہ ہر سو سے آرہی ہے خدا سے ملنا تمھیں مبارک
کھڑے ہم بھی دیدار کے پیاسے تمہارے اے خسروِ دو عالم

قدم قدم پر وہ شاہِ دیں کے یہی تھا کلمہ زباں پہ جاری
نہیں مجھے اور کچھ تردد فقط مجھے امتوں کا ہے غم

خدا سے آمرزش ہووے اُن کی نہیں کوئی پرسش ہووے انکی
قبول ہووے میری شفاعت تو چاہتے اَور کُچھ نہیں ہم

پُہنچ گئے لامکاں میں وہ جب بجز خدا غیر تھا وہاں کب
وہ جا کے ایسے ملے خدا سے کہ جیسے ملتا ہے خط توام

ہوئی جو خلوت سرا میں جلوت حقیقت اُس کی بیاں کروں کیا
خدا اُسے جانے یا محمد ہوئے جو راز و نیاز باہم

رکھے شفاعت کا تاج سر پر ہوئے جو وہ لامکاں سے باہر
تو مژدۂ مغفرت سے مسرور بہت تھے اُمّت کے شاد و خُرّم

خطائیں گو تم نے کی ہیں بھاری نجات ہو جائیگی تمہاری
پڑھا کرو دل سے اُس پہ شہرتؔ ہمیشہ صلّوا علیہ و سلّم

ردیف ن

کرتا ہوں ہر گھڑی یہ دعا اضطراب میں
پُہنچا الٰہی جلدی نبی کی جناب میں

ایماں کے ساتھ عمر کٹے میری اے خدا
دم نکلے میرا یاد رسالت مآب میں

ضد کی جو کافروں نے اشارے سے شق کیا
خط فاصلے کا ایک بڑا ماہتاب میں

کیا تاب ہے کہ بندے سے کچھ ہو سکے صفت
وصفِ نبی لکھا ہے خدا کی کتاب میں

منکر نکیر کا ہو الٰہی نہ کچھ خطر
ہو جاؤں بند میں نہ سوال و جواب میں

پَیرو رسولؐ کا ہوں میں پابند شرع ہوں
کی ہے ہمیشہ کوشش بیحد ثواب میں

محبوب ربّ عزّ و جل تم ہو یا نبیؐ
افضل نہ کیوں ہو سب سے خدا کی خطاب میں

دشمن جو ہیں صحابہ کے دشمن نبی کے ہیں
ہیں غم میں وہ یہاں بھی وہاں بھی عذاب میں

بیڑا ہو پار صدقۂ احمد سے اے خدا
کشتی ہماری اب تو ہے گرداب آب میں

دشمن جو تھا نبی کا ابوجہل اس لیئے
رکھا مدام اس کو خدا نے عذاب میں

آئیں کہیں جو جاتے تھے سردارِ انبیا
ہوتا تھا پیدا چتر کا عالم سحاب میں

پیامِ حق کے پیغمبر محمد ہیں محمد ہیں
محمد ظلِّ سبحانی محمد سرِّ یزدانی
نہاں آنکھوں میں نور اسکا عیاں دل میں ظہور اسکا
معلّیٰ تاج ہے جن کا جہاں محتاج ہے جن کا
عدم اور بود کے والی ہر اک موجود کے والی
مروت کے وہ معدن ہیں عنایت کے وہ مخزن ہیں
زمیں پر راج تھا جن کا فلک معراج تھا جن کا
وہ دنیا کے لیئے ہادی ولایت کے لیئے والی
رسولِ ابطحی مکی قریشی سیّد مدنی
ہوئے دیو پری جتنے نبی ہیں آدمی جتنے
زمیں اُن کی فلک اُن کا سے عرش تک اُن کا
وہ سرور سرورِ عالم وہ سید سیّدِ اعظم
نکو خلق و نکو خصلت نکو صورت نکو سیرت
ہوا جن سے جہاں روشن مکاں اور لامکاں روشن

خدا کی راہ کے رہبر محمد ہیں محمد ہیں
خدا کے نور کے مظہر محمد ہیں محمد ہیں
منقش لوحِ سینہ پر محمد ہیں محمد ہیں
شفیعِ اعظمِ محشر محمد ہیں محمد ہیں
کتابِ حق کے سردفتر محمد ہیں محمد ہیں
بہ بحرِ مکرمت گوہر محمد ہیں محمد ہیں
نبوت کے مہِ انور محمد ہیں محمد ہیں
فقیر و سیّد و سرور محمد ہیں محمد ہیں
جہاں میں سب سے عالی تر محمد ہیں محمد ہیں
ہر اک مخلوق سے بہتر محمد ہیں محمد ہیں
جدھر دیکھو وہ ہیں گھر گھر محمد ہیں محمد ہیں
وہ شاہنشاہِ بحر و بر محمد ہیں محمد ہیں
سخن قند و زباں شکر محمد ہیں محمد ہیں
منوّر نیّرِ اکبر محمد ہیں محمد ہیں

بوقتِ گرمیِ محشر تجھے کیا غم ہے اے سرور
کہ اُس دن ساقیِ کوثر محمد ہیں محمد ہیں

ہر اک مشکل میں تم کو یا نبی ہم یاد کرتے ہیں
خدا کے واسطے سن لیجئے فریاد کرتے ہیں
سنا ہے جب سے تم کو عاصیوں کے شافعِ محشر
ہوئے آزاد غم سے ہر گھڑی دل شاد کرتے ہیں

تجھے ہم دل سے بھولے ہیں نہ بھولینگے شہا ہرگز
دلِ ویرانہ تیرے نام سے آباد کرتے ہیں

جو ذکرِ قامتِ سرو کوئی گلشن میں کرتا ہے
ندامت سے سر اپنا جیب میں شمشاد کرتے ہیں

نہ آیا ہاتھ جب سے مرغِ عشقِ احمدِ مرسل
تاسف ہم نہ کیا کیا صورتِ صیاد کرتے ہیں

عجب عمدہ غزل لکھی ہے طالبِ نعتِ حضرت ہیں
کہ اک اک شعر پہ سو سو سخنور صاد کرتے ہیں

انبیا دھوم مچاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
قدسیاں مژدہ سناتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

دیکھکر شہ کی سواری کو ملایک باہم
یوں اشاروں سے بتاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

آمد آمد کی خبر سن کے حسینانِ فلک
شرم سے منھ کو چھپاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

کہیں حوروں کی پری اور کہیں غلماں کے ہجوم
راہ میں پلکیں بچھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

سر وہے نار تو رضواں بخدا آج کی شب
کیسا جنت کو سجاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

ہے جو زوداروں کی کثرت تو فلک پہ جبریل
بھیڑ رستے سے ہٹاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

آج مشتاقوں کا حضرت کے ہے مدّاح یہ حال
گل سے پھولے نہ سماتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

فلک پہ دھوم ہے اس دم رسول اللہ آتے ہیں
ملک ہر اک قدم پر پڑھتے بسم اللہ آتے ہیں

ضیائے نور یارو وادیٔ ایمن میں جن کی تھی
وہی اب حامیٔ موسیٰ کلیم اللہ آتے ہیں

ملایک کہتے ہیں باہم شفاعت کی دعا مانگو
پیمبر رہبرِ دین حبیب اللہ آتے ہیں

فرشتے ساتھ ہیں شہ کے جلو میں داہنے بائیں
سنا ہے حضرتِ جبریل بھی ہمراہ آتے ہیں

سنگھار اپنا کریں آراستہ حورانِ جنت بھی
ملک خوش ہو کے کہتے ہیں ہمارے شاہ آتے ہیں

یہ محبوبِ خدا ختم الرسل پایا لقب جس نے
حبیب اپنے سے ملنے آج وہ عالیجاہ آتے ہیں

درود اٹھکر پڑھو اب محفلِ مولود میں یارو
جہاں میں آج وہ زیبِ بیت اللہ آتے ہیں

خوشی سے مانگ لے بخشش کی اپنی اب دعا بادل

یہاں پر زینتِ فردوس رشکِ ماہ آتے ہیں

تیرا جو شیفتہ گیسو و رخسار نہیں / ایسا دنیا میں کوئی کافر و دیندار نہیں

احمد پاک کی آنکھوں کا جو بیمار نہیں / عین بیمار ہے وہ جس کو یہ آزار نہیں

وہ تو سالک ہے نہ مجذوب ہے دیوانہ ہے / نشۂ عشقِ محمد میں جو سرشار نہیں

وصفِ جنت کبھی بھولے سے نہ کر او واعظ / ابھی یثرب کی فضا سے تو خبردار نہیں

شعر خالی نہیں وصفِ قدِ موزوں سے کوئی / میرے دیوان میں مصرع کوئی بیکار نہیں

عاصیو! کون سی بخشش کی بھلا تھی صورت / بخشوانے جو تمہیں احمدِ مختار نہیں

یادِ ابروئے مبارک میں گلا کاٹ اے لطف / یہ تو آسان ہے مشکل نہیں دشوار نہیں

جہاں ہو ذکرِ خیر اُن کا رسول اللہ آتے ہیں / پڑھو تم سب درودِ اے یار رسول اللہ آتے ہیں

شبِ معراج چرچا تھا رسول اللہ آتے ہیں / پکارین تھی ملاءِ اعلیٰ رسول اللہ آتے ہیں

ہوئے دربستہ دوزخ سب کشادہ در ہوئے جنت / خوشی تھی ہر طرف بیدار رسول اللہ آتے ہیں

ہوا تھا حکم رضواں کو سجاؤ تم بہشتوں کو / عجب نقشہ بنے ہر جا رسول اللہ آتے ہیں

تمامی حور او غلماں مؤدب سن لبستہ ہو / جھکا گردن کریں مجرا رسول اللہ آتے ہیں

براق اک لیکے جنت سے چلے جبریل تب اُس دم / ہجومِ حور و غلماں کا رسول اللہ آتے ہیں

رسول او انبیا سب مسجدِ اقصیٰ میں جمع ہو کر / کریں سب اقتدا اُن کا رسول اللہ آتے ہیں

سواری جب چلی اقصیٰ سے اُس مطلوبِ اقدس کی / جلو میں سب کے لب پر تھا رسول اللہ آتے ہیں

بہشتوں آسمانوں عرش و کرسی لامکاں سب میں / صدا تھی شور تھا غل تھا رسول اللہ آتے ہیں

مچی جب دھوم آمد آگئی ملکوت میں اُس دم / مسیحا کا وردِ لب یہ تھا رسول اللہ آتے ہیں

تردد میں تھا رضواں دل میں ہر دم سوچ کرتا تھا / اگر دل میں کشمکش اب کیا رسول اللہ آتے ہیں

دکھایا حق نے اُن کو عرش و کرسی لامکاں سارا / کہا وہ قرب او ادنیٰ رسول اللہ آتے ہیں

جو پائی اس نے گُل میں نگہتِ خوئے محمد کی
کہے تھی بلبلِ شیدا رسول اللہ آتے ہیں

شبِ میلاد با شانِ رسول اللہ آتے ہیں
صدا ہے پل بہ پل ہر آں رسول اللہ آتے ہیں

ہوئی جب آمد آمد عالمِ امکاں میں حضرت کی
خوشی میں تھے ملک انساں رسول اللہ آتے ہیں

فلک کی یہ صدا تھی مومنو تمکو مبارک ہو
کہ تم میں اب وہ جانِ جاں رسول اللہ آتے ہیں

ہوا نومید شیطاں اپنی مکر و حیلہ سازی سے
شیاطیں سب کے سب حیراں رسول اللہ آتے ہیں

کہیں تھے بت کفاروں سے کرو توبہ کرو توبہ
قبولو دل سے تم ایماں رسول اللہ آتے ہیں

اندھیرا کفر کا اب دُور ہو جائے گا عالم سے
ہوا خورشیدِ دیں تاباں رسول اللہ آتے ہیں

بجھی ہے آگ فارس کی اور ٹوٹا قصر کسریٰ کا
ہوئے اسلام کے ساماں رسول اللہ آتے ہیں

بشارت جن کے آنے کی سنائی سارے نبیوں نے
یہی ہیں باعثِ امکاں رسول اللہ آتے ہیں

ہوئی تھی توبہ آدم کی پذیرا جن کی حرمت سے
یہ رحمت حق کے ہیں برہاں رسول اللہ آتے ہیں

شفاعت کرکے محشر میں چھوڑائیں گے جو امت کو
شفیع المذنبیں ذی شاں رسول اللہ آتے ہیں

تمنا رشکِ گُل رخسار میں مضطر نہ ہو بلبل
کہ خود فرمائیں گے درماں رسول اللہ آتے ہیں

دلِ من چو بروئے تو گشت فدا موہے چین نہیں آرام نہیں
ہمہ تن شدہ محوِ حُسنِ لقا مجھے یاد کسی کا بھی نام نہیں
لگی آگ برہ کی جلا تن من تپِ عشق تو چوں شدہ شعلہ فگن
نہ حواس بجا نہ خیالِ وطن کسی کام سے اب مجھے کام نہیں
نین میں بھرے ہیں نیر موے کوؤ آوت ناہیں دھیر مرے
سُدھ لو مری آن کے پیر مرے کوئی اور میرا پیغام نہیں

یثرب نگری تم جائے بسے سب لوگ میرا مکھ دیکھ ہنسے
ناگن ہی برہ کی رات ڈسے تری زلفِ سیہ کا وہ دام نہیں
در عشقِ تو بےخود و بےخبرم ہمہ تن بخیالِ تو محو شدم
سرِ من چو شود برہِ تو قدم وہ زمانہ نہیں ایام نہیں
نہیں آس ہو ہے ملنے کی ترے تری جوہ میں جوگی بن کے پھرے
ہوں پاپ کی گٹھڑی سر پہ دھرے کوئی مجھسا بھی جگ بد نام نہیں
بفراقِ تو شہرتِ خستہ جگر شدہ زار و نحیف بحالِ بتر
بخیالِ تو اے شاہِ جن و بشر کسی اور سے کچھ مجھے کام نہیں

بپا ہے شور گردوں پر رسول اللہ آتے ہیں
فرشتے کہتے ہیں یکسر رسول اللہ آتے ہیں
جو دیکھا حضرتِ موسیٰ نے احمد کو تو وہ بولے
حبیبِ خالقِ اکبر رسول اللہ آتے ہیں
جِلاتے ہیں جو مُردوں کو یہ عیسیٰ نے کہا ہنسکر
خراماں چرخِ چارم پر رسول اللہ آتے ہیں
قریبِ خلد جب پہنچے تو رضواں نے کہا اُسدم
کروں کیا نذر میں احقر رسول اللہ آتے ہیں
سُنا جس دم یہ آدم نے تو حوا سے کہا ہنس کر
نبیوں کے جو ہیں افسر رسول اللہ آتے ہیں
ہوا شہرہ جو آمد کا تو حورانِ بہشتی نے
کہا آپس میں خوش ہو کر رسول اللہ آتے ہیں

فلک کی سیر سے روئے زمیں پر آمد آمد ہے
درود اسدم پڑھو ہمسر رسول اللہ آتے ہیں

جو کرے سلام بصد ادب شہِ تشنہ لب کی جناب میں
تو بروزِ حشر عجب نہیں کہ رواں ہو شہ کی رکاب میں
جو شمیم زلفِ حسیں ہے جو عرق میں شہ کے ہے بُو خوش
نہ یہ بُو ہے عنبر و مشک میں نہ یہ بُو ہے عطر و گلاب میں

جو ہیں تیر برسے حسین پر وہیں ذوالفقار علم ہوئی
یہ کسی نے غیب سے دی ندا کہ وہ برق چمکی سحاب میں
وہ خیام شہ کے جلا دیئے وہ قناتیں پھونک دیں آگ سے
سرِ حورِ خلد کی چوٹیاں ہوئیں صرف جن کی طناب میں
عجب اہلِ شام تھے بے حیا جنہیں پاس شرم ذرا نہ تھا
سر اک سبطِ رسول کو گئے لے کے بزمِ شراب میں
ہوا عقد قاسم و فاطمہ نہ بنا بنی ہوئے ہم سخن
کہ بنا تو بندِ حیا میں تھا وہ بنی تھی قیدِ حجاب میں
وہ بنا مُوا وہ بنی لُٹی نہ روا رہی کہ چھپائے سر
کبھی زانوؤں میں چھپاتی تھی کبھی موئے سر کے نقاب میں
تنِ شہ پہ زخم لگے سوا تھے ہزار و نہصد و نصف صد
ہے علاوہ ضربتِ ساربان یہ نہیں شمارِ حساب میں
جو کیا سوال امام نے کہ نمازِ ظہر کا وقت ہے
مجھے سجدہ کرنے دو فرض ہے تو کہا حسین نے جواب میں
نہ ملے گی فرصتِ دم زدن نہ پڑھ اے حسین نماز تو
کہ نہیں قبول ہے بندگی تیری آج حق کی جناب میں
کہا تب حبیب نے اے حصین یہ حسینؑ سبطِ رسول ہے
شرفِ کمالِ حسین کا ہے بیاں حدیث و کتاب میں
نہ قبول اُس کی نماز ہو جو خدا کا محرمِ راز ہو
درِ حق پہ تجھ سا گراز ہو کہ جو ہو خدا کے عتاب میں
تو پلید ہے تو خبیث ہے تو کذوب ہے تو لعین ہے

تو لئیم ہے تو رجیم ہے تو نجس ہے زمرہ کلاب میں
تجھے ماروں تیغ سے کیا لعین تو نجس ہے دشمنِ شرع دیں
تو مُرید دیو مرید ہے کہ ہو غول جیسے سراب میں
جو نہال تازہ ہو باغ میں اُسے کاٹتے نہیں باغباں
یہ غضب ہے اکبرِ نوجواں ہوئے قتل عین شباب میں
شب قتل چونک کے خواب سے یہ پکاری زینبِ دل حزیں
مجھے اے حسینؑ برہنہ سر نظر آئیں فاطمہ خواب میں
کبھی سر کے بالوں سے فاطمہ یہ زمین جھاڑ کے کہتی تھی
نہ رہے خلش خس و خار کا مرے گُل کے بسترِ خواب میں
کبھی پانی لا کے چھڑکتی تھی یہ سخن تھا لب پہ کہ سوئے گا
گُل بوتراب کا دلربا اِسی بن کی گرم تُراب میں
جو سنو کلام فصیح کا تو درود بھیجو رسولؐ پر
یہ صلہ جو دو گے سلام کا تو شریک ہو گے ثواب میں

ردیف و

سرِ اقدس پہ رکھکر شاہِ دیں تاجِ شفاعت کو
خدا سے بخشوائیں گے گنہگاران اُمّت کو
کروں گا لیکے کیٔں بعد فنا کیا باغِ جنّت کو
زمیں یثرب کی تھوڑی سی ملے یارب سکونت کو
کیا اسواسطے پیدا خدا نے ذاتِ حضرت کو
کرے اظہار تا کون و مکاں میں اپنی قدرت کو
دیا رونے نہ طفلی میں کبھی ماہِ رسالت کو
فلک سے چاند بہلاتا تھا اُس خورشیدِ عظمت کو
نہ کرتا گر خدا مبعوث سلطانِ رسالت کو
نہ پاتا کوئی اس دنیا میں اسرارِ حقیقت کو
نمازِ شب میں جب پائے نازک پھول جاتے تھے
فرشتے دیکھکر روتے تھے اُس گلزارِ رحمت کو

گنہگاروں کا بیڑا پار ہو جاوے گا پل بھر میں
قیامت میں جو آیا جوش اُس دریائے رحمت کو

یقیں جانو سمجھتا ہوں میں بہتر بادشاہی سے
غلامانِ نبیؐ کی کفش برداری کی خدمت کو

گدائی مل گئی رضواں جو ہمکو کوئے حضرت کی
کریں گے دُور سے تسلیم تیرے باغِ جنت کو

ہمارے بختِ خفتہ کو جگا دو یا شہِ عالم
دکھا کر عالمِ رویا میں اپنی پاک صورت کو

ہوا شق آسماں پر ماہِ انور صورتِ جوزا
اُٹھایا آپنے جب تیغِ انگشتِ شہادت کو

شبِ معراج عرشِ پاک پر بلوا کے خالق نے
دوبالا کر دیا شاہِ رسل کی شان و شوکت کو

سُنا کر کوئے پاکِ مصطفےٰ کا وصف محشر میں
خُدا سے مانگ لوں گا میں صلے میں باغِ جنت کو

کیا نورِ خُدا سے نورِ احمد اس لیئے پیدا
کہ تا ظاہر کرے وہ عالمِ وحدت سے کثرت کو

جسے حبِ دلی ہے عارضِ صافیِ حضرت سے
جگہ دے کس طرح وہ شیشۂ دل میں کدورت کو

بہت مشتاق ہے یہ قبرِ انور کی زیارت کا
بُلا لو اے نبیؐ اب ہند سے یثرب میں نعمت کو

کیا کرتا ہوں کستر یادِ شہ کے روئے رخشاں کو
شرف کیونکر نہ ہو خورشید پر اس داغِ پنہاں کو

رہے صبح و مسا نعتِ نبی کا مشغلہ یا رب
نہ دے تو دخل میرے دل میں ہرگز نفسِ شیطاں کو

تمہارا نقشِ پا اے شاہِ خوباں وہ منور ہے
کہ دیتا ہے خجالت بدر اور خورشیدِ تاباں کو

مجھے ہے کنجِ تنہائی پسند اے آسماں ہر دم
کروں گا کیا میں لیکر دہر میں اس قصرِ ایواں کو

زہے قسمت سمجھتا ہوں کہ ہے معبود میں اپنا
کیا ہے خلق جس نے حور و غلماں جن و انساں کو

گہر ہے اک آنسو دہانت میں گتھے انار و سے
بھلا تشبیہ دوں کس سے حبیبِ حق کے دنداں کو

بھلاتا ہوں نہ خط و خالِ سرور کو کبھی دل سے
رکھا کرتا ہوں ہر دم یاد میں مضمونِ قرآں کو

ہدایت کی دیا ایماں رہِ راست بتلائی
قیامت تک نہ ہم بھولیں گے شہ کے لطفِ احساں کو

کہاں یہ منھ کہ جو روئے محمد کے مقابل ہو
کفِ پا سے نہ نسبت ہو اُس مہرِ درخشاں کو

بہارِ روز افزوں کہتی ہے بڑھ بڑھ کے یہ مجھسے
کوئی نسبت نہیں کوئے نبی سے باغِ رضواں کو

دعائے آثمِ دل خستہ ہے ہر دم یہی یا رب
طفیلِ پنجتن مقبول کر تو میرے دیواں کو

محبوبِ خدا اپنا رخِ پاک دکھا دو — سینے میں مرے آتشِ ہجراں ہے بجھا دو
مرتا ہے مریضِ المِ ہجر مسیحا — تم بہرِ خدا آکے اسے جلد شفا دو
رہتا ہوں شب و روز گناہوں میں پریشاں — ممکن ہے اگر تم مری بگڑی کو بنا دو
ملتی نہیں رہنے کو کوئی جا شہِ عالم — آوارۂ غربت ہوں مدینے میں بسا دو
مشتاقِ زیارت ہوں میں یثرب میں بُلا کے — شافع ہو مرے اور خطاؤں سے چھڑا دو
مَیں خادمِ درگاہ ہوں اور احقرِ اُمت — تم اپنے غلاموں میں مرا نام لکھا دو
ہادی ہو مرے خضر کے مانند ہو رہبر — گم گشتہ مَیں ہوں خلد کی تم راہ بتا دو
دریائے گنہ میں یہ پڑا کھاتا ہے غوطے — بیڑے کو مرے آکے ذرا پار لگا دو

ہمسر جو دل و جاں سے فدا ہو تو ہے لازم
تم نامِ محمدؐ پہ زر و مال لٹا دو

سوئے مدینہ چل دلا باندھ کمر جو ہو سو ہو — نامِ نبیؐ زباں پہ لا کر تو سفر جو ہو سو ہو
میرے جنابِ مصطفیٰؐ جلد مدینے لو بلا — اپنا جمال دو دکھا ایک نظر جو ہو سو ہو
یار و عزیز و آشنا چاہو جو اپنا تم بھلا — ورد کرو درود کا شام و سحر جو ہو سو ہو
جب سے نبی یہ ہے سنا تمکو جہاں کا پیشوا — حشر کا اب نہیں رہا ہمکو خطر جو ہو سو ہو
رکھ نہ کسی کا آسرا کر نہ کسی سے التجا — اپنا نبیؐ سے ماجرا عرض تو کر جو ہو سو ہو

ابتو شمیم بے نوا بخت تو اپنا آزما
آپکی آستانہ پہ رکھدے تو سر جو ہو سو ہو

آج کی شب شبِ معراج ہے سرور جاگو — شاہِ لولاک اُٹھو رحمتِ داور جاگو
تمکو دینا ہے خدا بخششِ دارین کا تاج — جاگو جاگو شہِ کونین پیمبر جاگو

طائرِ عرش ہے آمد کی تیرے نغمہ سرا
وصل کا تیرے خداوندِ جہاں ہے مشتاق

بادہ والا نسبتے رشکِ گلِ تر جاگو
ہادئے دیں رہِ اسلام کے رہبر جاگو

پس ادب سے کھڑے کہتے تھے یہ جبرئیل امیں
قاسمِ نار و جناں ساقیِ کوثر جاگو

مبارک مومنوں معراج کی عشرت مبارک ہو
کیا زیبِ بدن حضرت نے جس دم حلۂ جنت
ملائک شانِ احمد پر شبِ معراج کہتے تھے
جو پہنچے عرش پر حضرت صدا یہ غیب سے آئی
دنیٰ تک جبکہ پہنچے آپ تو خالق نے فرمایا
گئے جب سیر کو جنت میں شہ رضواں کہتا تھا

رسولِ پاک خالق کی شبِ وصلت مبارک ہو
کہا جبرئیل نے شاہا تمہیں خلعت مبارک ہو
حبیب اللہ تم کو آج یہ شوکت مبارک ہو
کہ اے عرشِ معظم تجھ کو یہ عزت مبارک ہو
مبارک ہو محمد تم کو یہ خلوت مبارک ہو
تمہیں اے حورو دیدار کی دولت مبارک ہو

لٹا دو اے بشر گلہائے مضموں اس مسرت میں
تمہیں بھی یہ شبِ معراج کی عزت مبارک ہو

کرینگے زیبِ سر جس دم نبی تاجِ شفاعت کو
سجاؤں جا کے مرجاؤں کبھی میں سیرِ جنت کو
کیا پیدا خدا نے اس لئے نورِ نبوت کو
کیا روشن خدا نے جس گھڑی نورِ رسالت کو
اگر پیدا نہ کرتا حق تعالے نورِ حضرت کو
گنہگاروں کی کشتی پار ہوگی ایک ساعت میں
ہمارے بختِ خوابیدہ کو اب بیدار فرمادو
ہوا شق القمر آکر ان میں اعجاز والا سے
شبِ معراج بلوا کر کے گھر سے عرشِ اعظم پر

بروزِ حشر حاصل ہوگی فرحت کیسی امت کو
پس از مردن جو طیبہ میں جگہ مل جائے تربت کو
کہ عالم میں کرے اظہار عز و شان و شوکت کو
ہمیشہ مہر و مہ دیکھا کئے مہرِ نبوت کو
کبھی ظاہر نہ کرتا اپنے اسرارِ حقیقت کو
شفاعت جوش پر لائے گی جو دریائے رحمت کو
دکھا کر خواب میں تم اے شہ دیں اپنی صورت کو
ہلایا جس گھڑی حضرت نے انگشتِ شہادت کو
تماشا اپنی قدرت کا دکھایا حق نے حضرت کو

احد میں اور احمد میں تفاوت حرف ہی کا ہے ۔ نہ سمجھے رمز گر اس کی وہ کیا جانے حقیقت کو

تڑپ نا طالبِ دلگیر ہے حضرت کی فرقت میں
خدا دکھلائے گا کس دن اسے طیبہ کی صورت کو

یا محمد حالِ زارِ دردمنداں دیکھ لو ۔ پہنچا کس حالت پہ ہے یہ جسمِ بیجاں دیکھ لو
پانی برساتی ہیں کیا یہ چشمِ گریاں دیکھ لو ۔ کس قدر آتش فشاں ہے آہ سوزاں دیکھ لو
دم کھٹکتا ہے فقط سینہ میں اور لب پہ ہے جان ۔ انتہا اس بیمار کی حالت میری جان دیکھ لو
منہ سے کیا بولوں زباں سے کیا کہوں دردِ دروں ۔ دیدہ اعجاز سے حالِ غریباں دیکھ لو
میرے زخمِ دل کی گہرائی پہ مت کیجے خیال ۔ کس قدر رہیں تیز اپنے تیرِ مژگاں دیکھ لو
آنکھیں روتی ہیں میری زخمِ جگر میں خندہ زن ۔ یہاں غم و شادی کا ہے موجود ساماں دیکھ لو
پوچھتے کیا ہو دلِ شیدا کی حالت یا نبی ۔ آہ سوزاں چشمِ گریاں سینہ بریاں دیکھ لو
ہے تیرا غم پردۂ دل میں تیرے پردہ نشیں ۔ تیری الفت ہے فقط سینہ میں پنہاں دیکھ لو

شوق کے اس کو لگا دیجے گا پر یا مصطفےٰ
در پہ پھر پہونچا ہوا سرور ثنا خواں دیکھ لو

شبِ معراج ہے اے فخرِ پیمبر جاگو ۔ ایک ساعت کے لیئے اے میرے سرور جاگو
مل کے آنکھوں کو کفِ پا سے یہ بولے جبریل ۔ بسترِ خواب سے اللہ کے دلبر جاگو
حق نے بھیجا ہے مجھے آپ کے لینے کیلئے ۔ رونقِ بزمِ دنیٰ عرش کے افسر جاگو
مرکبِ خلد سواری کے لیئے حاضر ہے ۔ راحتِ چشم و دل خالقِ اکبر جاگو
بہرِ تعظیمِ نبی اور ملائک ہیں کھڑے ۔ حق کے محبوب اٹھو شافعِ محشر جاگو
لطفِ دیدار کا مشتاق ہے خالق اسدم ۔ خسروِ حسنِ ازل غیرتِ خاور جاگو
وجد میں جوش میں ہیں عالمِ بالا پہ سبھی ۔ منتظر خود ہے خدا اے مہِ انور جاگو
شدتِ تشنگیٔ دید سے مضطر ہیں تمام ۔ چشمۂ فیضِ نعم ساقیٔ کوثر جاگو

آج ہو جائے گا حضرت کے الم کا ساماں
عاجز و مضطر و مجبور کے رہبر جاگو

راہ میں آنکھیں بچھاتے ہیں تمامی عشاق
اے شہِ ناز و ادا صاحبِ ممبر جاگو

عرش پر دھوم ہے افلاک پہ بیتابی ہے
حوریں سر پر ہیں لیئے وصل کا ساغر جاگو

شوقِ دیدار میں وحشی ہے کھڑا ڈیوڑھے پر
اے شہنشاہِ جہاں مالکِ کشور جاگو

ردیف ہ

تنم فرسودہ جاں پارہ زہجراں یا رسول اللہ
دلم پر درد آوارہ زعصیاں یا رسول اللہ

شب و روز از شکیبائی زحد گشتم تمنائی
بخلوت سوئے من آئی خراماں یا رسول اللہ

چو سوئے من گذر آری منِ مسکیں زنا داری
فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ

زکردہ خویش حیرانم سیاہ شد روز عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیماں یا رسول اللہ

زپا افتادم از پیری بحرمت دستِ من گیری
ہمیں یک حرف بپذیری زناداں یا رسول اللہ

زجامِ حبِّ تو مستم بزنجیرِ تو دل بستم
نمیگویم کہ من ہستم سخنداں یا رسول اللہ

بصدیقت خریدارم عمرؓ را دوست میدارم
فدا سازم دل و جاں را بعثماںؓ یا رسول اللہ

امامانؓ شدم چاکر بایقاں یا رسول اللہ
نہادم پیش گاہے سر بپائے ساقیٔ کوثر

چو اندر نزع در مانم رود از تن بروں جانم
نگاہ داری تو ایمانم زشیطاں یا رسول اللہ

چو اندر حشر برخیزم بدامانِ تو آویزم
زدیدہ خونِ دل ریزم فراواں یا رسول اللہ

چو بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں
مکن محروم جامی را دراں آں یا رسول اللہ

سیدا روئے چو انوارِ تو سبحان اللہ
صبذا جلوۂ دیدارِ تو سبحان اللہ

چشم حق بینِ ترا سرمۂ مازاغ بس است
سجدہ گہ ابروئے خمدارِ تو سبحان اللہ

بخدا چشمهٔ حیوان است لب جان بخشت
رشکِ عیسیٰ است ز گفتار تو سبحان الله

مقبلان جمله طلبگارِ خدا اند و لیک
خود خدا است طلبگارِ تو سبحان الله

مبتلائے تو گر انسان شود نیست عجب
ملائک اعلیٰ است گرفتارِ تو سبحان الله

قدسیان شیفته دیدارِ تو هم کروبی
جبرئیل است هوادارِ تو سبحان الله

سر بسر ثبت بقرآن ز خداوندِ کریم
حُسنِ اخلاق خوش اطوارِ تو سبحان الله

جن و انسان و ملک تابع فرمانِ تواند
واه چه عالی شده دربارِ تو سبحان الله

بیشک از ظل هما از دل و جان بیزار است
خاک نشیں سایهٔ دیوارِ تو سبحان الله

بهتر و برتر و اعلیٰ است ز شاهان جهان
سائلِ کوچه و بازارِ تو سبحان الله

بیگمان از غم و رنجِ جهان آزاد است
بستهٔ زلف گره دارِ تو سبحان الله

حامی دینِ تو بوبکر و عمر هم عثمان
بو الحسن حیدرِ کرارِ تو سبحان الله

شد دولت بر گلِ رخسارِ نبی چوں بلبل
واه چه شد طالعِ بیدارِ تو سبحان الله

تبه کارم تبه کارم اغثنا یا رسول الله
سیه کارم سیه کارم اغثنا یا رسول الله

شب و روز از رهِ غفلت ز بس جرم و خطا ورزی
زیاں کارم زیاں کارم اغثنا یا رسول الله

ز بس فسق و فجور دیها که کردم من بخود بر خود
ستمگارم ستمگارم اغثنا یا رسول الله

ز عصیاں بس گراں بارم ز راهِ مرحمت فرما
سبکسارم سبکسارم اغثنا یا رسول الله

بدستِ نفس اماره بصد خواری و رسوائی
گرفتارم گرفتارم اغثنا یا رسول الله

من آواره و سرگشته بهر سو تا بکے تازم
براه آرم براه آرم اغثنا یا رسول الله

معین و دستگیرِ خود بجز ذاتِ شریفِ تو
نمیدارم نمیدارم اغثنا یا رسول الله

غریب و عاجزم بیکس بدرگاهِ معلیٰ تو
پناه آرم پناه آرم اغثنا یا رسول الله

بوقتِ بازپرسِ حشر من بکیش شفاعت تو
طلبگارم طلبگارم اغثنا یا رسول الله

بصدق و با ارادت حب اہل بیت و یارانت
بدل دارم بدل دارم اغثنا یا رسول اللہ

بدنیا و بعقبیٰ در بتول و شاہ شہیدانو
شفیع آرم شفیع آرم اغثنا یا رسول اللہ

بشوق گل رخت چوں بلبل شیدا بصد زاری
فغاں آرم فغاں آرم اغثنا یا رسول اللہ

غم فراق سے حیراں ہوں یا رسول اللہ
جرس کی طرح میں نالاں ہوں یا رسول اللہ

کیا جو وردِ زباں مشکلیں ہوئیں آساں
تمہارے نام پہ قرباں ہوں یا رسول اللہ

تمہارا لطف ہو یاور تو پار ہو بیڑا
غریق قلزم عصیاں ہوں یا رسول اللہ

برنگِ گل میں جدائی روئے رنگیں سے
ہمیشہ چاک گریباں ہوں یا رسول اللہ

گناہ سے ہے سیہ میرا نامۂ اعمال
اسی سبب سے پشیماں ہوں یا رسول اللہ

تمہارے عشق کی جب سے لو لگی ہے مجھے
مثال شمع کے سوزاں ہوں یا رسول اللہ

مدام کثرتِ داغِ فراقِ قامت سے
برنگِ سرو چراغاں ہوں یا رسول اللہ

رہوں شرابِ محبت سے آپکی مدہوش
ہمیشہ رکھتا یہ ارماں ہوں یا رسول اللہ

وبال سر پہ جو بیحد ہے میرے عصیاں کا
بسان زلفِ پریشاں ہوں یا رسول اللہ

تمہاری آل مطہر کا اور صحابوں کا
میں جان و دل سے ثنا خواں ہوں یا رسول اللہ

کرم سے پار مجھے پلصراط سے کرنا
دعائے بے سروساماں ہوں یا رسول اللہ

ارادہ ہے کہ جب یثرب کو جاؤں یا رسول اللہ
وہاں سے باز پس ہرگز نہ آؤں یا رسول اللہ

دلِ پُر درد کی حالت دکھاؤں یا رسول اللہ
حقیقت جان بیجاں کی سناؤں یا رسول اللہ

تیری خاکِ قدم جس وقت پاؤں یا رسول اللہ
بجائے سرمہ آنکھوں میں لگاؤں یا رسول اللہ

دلِ صد چاک سے پردہ اٹھاؤں یا رسول اللہ
ہر اک داغ جگر تم کو دکھاؤں یا رسول اللہ

قدم چوموں سرِ تسلیم خاکِ عجز پر رکھوں
نکالوں جوشِ دل آنسو بہاؤں یا رسول اللہ

سیاہی اپنے دل کی اشک کے پانی سے دھولوں
جو میں بگڑی ہوئی باتیں بتاؤں یا رسول اللہ

دلِ اندوہگیں کو غم کے زنداں سے رہائی دوں
اسے دامِ تعلق سے چھڑاؤں یا رسول اللہ

لگا کر تکیہ در سے صورتِ دیوار رہ جاؤں
ترے دربار پر جب بار پاؤں یا رسول اللہ

ہمیشہ راستے میں آپ کے نقشِ قدم بن کر
میں اپنی خاک کا خاکہ اڑاؤں یا رسول اللہ

تمہارے ہجر میں کب تک پیوں خونِ جگر حضرت
یہ غم کب تک بھلا دنیا میں کھاؤں یا رسول اللہ

بغیر از ذاتِ سامی جب پڑے مجھ کو کوئی مشکل
پکاروں کس کو اور کس کو بلاؤں یا رسول اللہ

میں کہلاتا ہوں دنیا میں غلامِ سرورِ عالم
یہ در چھوڑوں تو پھر کس در پہ جاؤں یا رسول اللہ

جدا رہنا نہیں مجھ کو گوارا یا رسول اللہ
دکھا دو جلوہ تم اپنا خدارا یا رسول اللہ

نہایت شوق ہے مجھ کو جمالِ روئے انور کا
نہیں ہے بڑھ کے تم سے کوئی پیارا یا رسول اللہ

نکالو پنجۂ اندوہ و غم سے سخت حیراں ہوں
ابھی ہو روئے انور کا نظارہ یا رسول اللہ

پہنچ جاؤں مدینے کو تمنا ہے یہی میری
کہیں دریائے غم سے ہو کنارہ یا رسول اللہ

نہ ہو تاخیر کچھ مجھ کو مدینے کے پہنچنے میں
اگر ہو آپ کا کچھ بھی اشارہ یا رسول اللہ

تمنا ہے یہی تم سے مری ہر وقت ہر ساعت
پلا دو جامِ وحدت کا خدارا یا رسول اللہ

کوئی ہے زہد پر کوئی عبادت پر ہوا نازاں
تمہارا مجھ کو کافی ہے سہارا یا رسول اللہ

تمہیں ہو شافعِ محشر تمہیں ہو مخلصِ داور
تمہیں حق نے بنایا اپنا پیارا یا رسول اللہ

مدینہ کو بلاؤ یا شہنشاہِ جہاں مجھ کو
نہیں ہے اس جگہ میرا گذارا یا رسول اللہ

نکالو بوالحسن کو جلد دریائے ارماں سے
کہ اس کو آسرا ہے بس تمہارا یا رسول اللہ

ثنا قدرت کی تیری کس سے ہو اظہار یا اللہ
زباں سے ہے بشر کے یہ بیاں دشوار یا اللہ

نظر آتا ہے کل اشیائے عالم میں ترا جلوہ
ہے تیرے نور سے کونین پر انوار یا اللہ

تو ہے وہ قادرِ مطلق کہ تو نے اپنی قدرت سے
کیا آتش کو ابراہیم پر گلزار یا اللہ

تعز من تشاء کی کس میں طاقت ہے سوا تیرے
جہاں کی خیر و شر کا ہے تو ہی مختار یا اللہ

فقط اک لفظ کُن سے انتظام ہر دو عالم کا
تو خالق ہے نہیں شک اسمیں کچھ زنہار یا اللہ

محیطِ دہر ہے تحقیق تیرا علم ہر شے پر
تو ہے سب عالموں کا محرمِ اسرار یا اللہ

کلیدِ دوزخ و جنت ہے تیرے دستِ قدرت میں
ہے تیری ذات بے شک راحم و قہار یا اللہ

اثر افشاں ہو گر رحمت تیری بابِ طوفاں پر
زمینِ خشک ہو ہر قلزمِ ذخار یا اللہ

تیرے قبضہ میں ہے مشکلکشائی جملہ عالم کی
تو ہے ہر بیکس و مظلوم کا غمخوار یا اللہ

نگاہِ مہر تیری کارفرمائی عنایت ہے
خمارِ لطف سے چشمِ کرم سرشار یا اللہ

خزاں دیدہ چمن تیرے کرم سے سبز ہو جائے
اثر دکھلائے رنگِ گل کا ہر یک خار یا اللہ

تصدق تیری قدرت کے کہ تو نے کیسی خوبی سے
کیا مخلوق حسنِ سیدِ ابرار یا اللہ

عذابِ حشر سے ایمن ہیں بندے اس بھروسے پر
کہ تیرا نام ہے ستار اور غفار یا اللہ

نظر کر رحم کی اس پر محمد کے تصدق میں
دکھا قاسم کو اپنا جلوۂ دیدار یا اللہ

شفیع ہو روزِ محشر کو ہمارے یا رسول اللہ
کہلاتے ہیں غلاموں میں تمہارے یا رسول اللہ

نہیں ہے والی و وارث ہمارا اپنی شامت سے
تمہیں محشر کو ہی دو گے سہارے یا رسول اللہ

نہایت تنگ ہوں جینے سے اور دشوار ہے جینا
بُلا لو اپنی خدمت میں پیارے یا رسول اللہ

یہی ہے آرزو میری نسیمِ صبح سے ہر دم
میری حالت کو حضرت پر گذارے یا رسول اللہ

اوڑا کر لے چلے مجھ کو مدینہ میں کہیں جلدی
پڑا ہوں مرقدِ عالی کنارے یا رسول اللہ

عجب وہ رات بابرکت تھی تھیں قرباں نجوم اُس پہ
کہ تم معراج کو جس شب سدھارے یا رسول اللہ

تیرا مدّاح بدر ہووے بھلا انسان کی طاقت
خدا جب خود ثنا تیری پکارے یا رسول اللہ

ذرا بہرِ خدا برقعہ اُٹھا دو یا رسول اللہ
وہ اپنا روئے نورانی دکھا دو یا رسول اللہ

ہمیں قید و غم و رنجِ دو عالم سے
چھوڑا دو یا رسول اللہ چھوڑا دو یا رسول اللہ

یہ بیڑا اُمّتِ عاصی کا بہرِ رب کنارے پر
لگا دو یا رسول اللہ لگا دو یا رسول اللہ

دکھا کر روئے انور ہمکو حیراں مثل آئینہ
بنا دو یا رسول اللہ بنا دو یا رسول اللہ

مئے الفت سے جامِ بیخودی ہم دردمندوں کو
پلا دو یا رسول اللہ پلا دو یا رسول اللہ

وہ زلفِ عنبر افشاں کھول کر عالم کو نکہت سے
بسا دو یا رسول اللہ بسا دو یا رسول اللہ

کسی شب خواب میں اپنی زباں سے مجکو دو باتیں
سنا دو یا رسول اللہ سنا دو یا رسول اللہ

بہت مشتاق ہوں ابتو ذرا چہرہ سے برقعہ کو
اُٹھا دو یا رسول اللہ اُٹھا دو یا رسول اللہ

یہ احمد آپ کا مداح ہے رب سے بھی اسے جنت
دلا دو یا رسول اللہ دلا دو یا رسول اللہ

سُنا ہے بیکسوں کے مہرباں ہو یا رسول اللہ
پر میری بیکسی میں تم کہاں ہو یا رسول اللہ

ہمیں ماوا و ملجا و وسیلہ کا ہیکو دیگر
کہ تم تو خود پناہِ دو جہاں ہو یا رسول اللہ

نشاں دوں کس نشانی سے بتا دوں کس پتے سے میں
خدائے بے نشاں کے تم نشاں ہو یا رسول اللہ

میری طاقت ہے کیا امکاں کروں کچھ وصف حضرت کا
صفت سے وصف میں تم لا بیاں ہو یا رسول اللہ

نہ بیٹھی جسم پر مکھی نہ قدِ پاک کا سایہ
کہو تو نور ہو تم یا کہ جاں ہو یا رسول اللہ

تجھی سے زندگی اس عالمِ ہستی نے پائی ہے
غرض تم جانِ جسمِ جہاں ہو یا رسول اللہ

میری حاجت خدا سے کہہ کے دلوا دو دو عالم میں
کہ تم تو والیٔ کون و مکاں ہو یا رسول اللہ

شفاعت عاصیوں کی سونپ دی اللہ نے تمکو
شفیع المذنبیں تم بے گماں ہو یا رسول اللہ

اگرچہ عالمِ باطن میں تم ہمپر عیاں ہی ہو
بھلا ظاہر میں کیوں ہم سے نہاں ہو یا رسول اللہ

نہ سمجھو دور مجھ کو اپنے اقدامِ معلے سے
وہاں موجود ہوں میں تو جہاں ہو یا رسول اللہ

دعائے عاصیٔ ناکارہ ہے ہر وقت ہر اک دن

تمہارے وصف میں ناطق زباں ہو یا رسول اللہ

دوئی کا پردہ آنکھوں سے اٹھانا یا رسول اللہ
تجلئ خدا مجھ کو دکھانا یا رسول اللہ

تمہارے جلوۂ دیدار کی خواہش زیادہ ہے
کسی صورت اب منہ کو چھپانا یا رسول اللہ

قیامت ہو بپا جس دم نگاہ مہر ہو پیہم
لوائے حمد کے نیچے بٹھانا یا رسول اللہ

تمہیں ہو ساقئ کوثر تمہیں ہو شافع محشر
پلانا جام ہمکو بخشوانا یا رسول اللہ

بچانا آتش دوزخ سے حضرت اپنے عاصی کو
میری بخشش کی خاطر لب ہلانا یا رسول اللہ

اگرچہ ہوں یہاں پر میں مگر دل ہے مدینہ میں
مجھے تم ہند سے جلدی بلانا یا رسول اللہ

کسی صورت خدا سے بخشوانا اپنے طالب کو
خدا کی ہے نہ رحمت کا ٹھکانا یا رسول اللہ

ردیف ء

منتظر ہوں میرے پیارے احمد مختار آ
بخش تسکیں خاطر غمگیں کو دے دیدار آ

کون سنتا ہے کروں آگاہ کس کو تیرے بن
سن میرے دل کی حقیقت آ میرے غمخوار آ

میں زلیخا کے زمانہ میں بھی ہوتی اگر
کہتی اس کو دیکھ میرے یار کا رخسار آ

مجھ کو کچھ خواہش نہیں ہے تیری رویت کے سوا
منہ دکھا للہ کروں گی نقد جاں ایثار آ

وہ تیرا رتبہ ہے تم تو لامکاں پر پہنچکر
کہتا تھا حق اس سے بھی نزدیک میرے یار آ

رہبری کر مجھ کو دکھلا روضۂ پاک رسول ؐ
جاگ میرے بخت میرے بھی کبھی درکار آ

خنجر دوری سے اک اک جا پہ سو سو زخم ہے
بخش مرہم دیکھ میرا سینۂ افگار آ

جان و دل قرباں کروں آنکھوں میں بٹھلاؤں تجھے
کر مشرف گھر میرا تشریف لا اک بار آ

کھول کر سینہ دکھاؤں یا نبی اللہ تجھے
جل گئی غم سے تیرے اے محرم اسرار آ

ہے یہی میری ریاضت عاشقانہ بے ریا
رات دن ورد زباں ہے سید ابرار آ

اے میرے یوسف زلیخا کی طرح تیرے لیے
میں کھڑی ہوں نقد جاں لیکر سر بازار آ

میں تو ہر دم یاد کرتی ہوں تمنا ہے یہی
آپ بھی فرما دیں اے محبوب دوں کا پیار آ

ردیف ی

سید پاک مہ لقا میری طرف بھی دیکھئے
اچھے حبیب کبریا میری طرف بھی دیکھئے

میں وہ گناہ گار ہوں سب کی نظر میں خار ہوں
بہر شہید کربلا میری طرف بھی دیکھئے

کچھ نہ کیا نہ کر سکا عمر کو مفت کھو چلا
عرض ہے آپ سے شاہا میری طرف بھی دیکھئے

رہتا ہوں خوار اور ذلیل مرض گناہ کا علیل
آپ کے ہاتھ ہے شفا میری طرف بھی دیکھئے

ہوویں گے جو کہ متقی ان کے تو ضامن ہیں سبھی
آپ کا مجھ کو آسرا میری طرف بھی دیکھئے

کوئی ہے صاحب عمل زہد کا ہے کسی کو بل
مجھ کو وسیلہ آپ کا میری طرف بھی دیکھئے

قبر کی کالی رات ہے واں نہ کسی کا ساتھ ہے
ایسے مقام پر شہا میری طرف بھی دیکھئے

عاصی کی ہے یہ التجا حشر میں لیجے بچا
مجھ کو نہ ہو وہاں سزا میری طرف بھی دیکھئے

محمد نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی
یہ قدرت خدا نے دکھائی نہ ہوتی

احد کی فقط ذات واحد ہی رہتی
اگر میم احمد میں آئی نہ ہوتی

نہ ہوتی زمیں آسماں بھی نہ ہوتے
مہ و خور میں یہ روشنائی نہ ہوتی

نہ جنت نہ حور و نہ غلماں کا مژدہ
جہنم کی ایذا رسانی نہ ہوتی

محمد ہوئے باعث ایجاد عالم
جہاں کی یہ جلوہ نمائی نہ ہوتی

گر آدم میں نور محمد نہ ہوتا
فرشتوں کی وہ جبہ سائی نہ ہوتی

ظہور محمد نہ ہوتا اگر ان میں
شرافت یہ انساں نے پائی نہ ہوتی

نہ ہوتے اگر ناخدا آپ اسکے ۔ تو طوفاں سے نوحؑ کی رہائی نہ ہوتی
خلیلؑ اُن کی جنت کا دم گر نہ بھرتے ۔ تو آگ اُن کی گلشن بنائی نہ ہوتی
نہ پاتا کوئی راہِ حق کو نہ پاتا ۔ محمدؐ کی گر رہنمائی نہ ہوتی
محمدؐ نہ ہوتے شفیع گر عزیزو ۔ تو محشر میں ہرگز رہائی نہ ہوتی
محمدؐ کی تصدیق گر ہم نہ کرتے ۔ بہشتوں کی بُو باس پائی نہ ہوتی
صداقت کا نام و نشاں بھی نہ ہوتا ۔ جو صدیقؓ نے جھڑ لگائی نہ ہوتی
عدالت عمرؓ گر نہ ہوتی جہاں میں ۔ تو باطل سے حق کی جدائی نہ ہوتی
جو عثمانؓ غنی جمع قرآں نہ کرتے ۔ تو یہ رونق اس دیں نے پائی نہ ہوتی
مدد پر علیؓ شیرِ حق گر نہ ہوتے ۔ تو مشکل میں عقدہ کشائی نہ ہوتی
نہ تھا کوئی حیلہ نجات عاصیوں کا ۔ شہادت جو شبیرؓ پائی نہ ہوتی

نہ ہوتے گل و گلستاں اور بلبل
محمدؐ سے گر ابتدائی نہ ہوتی

اپنا جلوہ ذرا دکھا دیجئے ۔ رخ سے پردہ ذرا اٹھا دیجئے
غم کے دریا میں غرق ہوں شاہا ۔ پار بیڑا میرا لگا دیجئے
رات دن ہجر میں تڑپتا ہوں ۔ شربتِ وصل اب پلا دیجئے
آرزو ہے یہی حبیبِ خدا ۔ اپنی صورت ذرا دکھا دیجئے
تم ہو محبوب لاڈلے حق کے ۔ مجھ کو اللہ سے ملا دیجئے
اے مدینہ کے چاند دو باتیں ۔ اپنے مونھ سے ذرا سنا دیجئے
تنِ مردہ میں جان آجائے ۔ لبِ معجز نما ہلا دیجئے

منزلِ عشق ہے یہی حضرت
ماسوا حق کے سب بھلا دیجئے

محمدؐ کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
تو دارین میں روشنائی نہ ہوتی

محمدؐ کا کلمہ نہ پڑھتے مسلماں
تو ہرگز کسی کی رہائی نہ ہوتی

شریعت پہ ہی ہوتی نہ صدیقِ اکبرؓ
حقیقت میں حاجت روائی نہ ہوتی

اگرچہ عدالت نہ ہوتی عمرؓ کو
نبیؐ کی جہاں میں دہائی نہ ہوتی

اگر جمع قرآن عثمانؓ نہ کرتے
تو دنیا میں دیں کی رسائی نہ ہوتی

علیؓ کو جو مشکل کشا حق نہ کرتے
دو عالم کی عقدہ کشائی نہ ہوتی

حسینؓ و حسنؓ گر شہادت نہ پاتے
شہیدوں کی رتبہ بڑھائی نہ ہوتی

یا رسول اللہ روشن ہے وہ طلعت آپکی
مہر و ماہ غش کر گئے ہیں دیکھ صورت آپکی

دیکھکر حیران ہے حاتم سخاوت آپکی
ذات ہے یا شاہِ دیں بحرِ عنایت آپکی

دل میں ہے اے فخرِ اسکندر محبت آپکی
آئینے میں ہے میرے تصویرِ الفت آپکی

تم ہو مختارِ دو عالم حاکمِ ارض و سما
دین اور دنیا میں ہے شاہا حکومت آپکی

عفو عصیاں کرکے بھیجے خلد میں اسکو خدا
جس پہ ہو جاوے رسولِ حق عنایت آپکی

جس طرح غنچہ میں بو پوشیدہ ہے یا شاہِ دیں
یوں میرے دل میں ہے پنہاں بوءِ الفت آپکی

کیوں نہ سنگِ آسماں پہ جبہ سا ہوں مہر و ماہ
شان ہے عالی شہِ ملکِ نبوت آپکی

کانپتے ہیں آج تک سارے شجاعانِ زماں
اے شہِ کشورستاں وہ ہے شجاعت آپکی

تم ہو قطبِ آسمانِ عز و تمکیں یا رسول
بس کلام اللہ سے ثابت ہے کرامت آپکی

مومنو دل میں رکھو عشقِ سراج الانبیاء
روشنئی قبرِ تیرہ ہے محبت آپکی

ہو نہالِ آرزوءِ دل ہمارا بارور
گر عنایت ہو گلِ باغِ نبوت آپکی

ہے خوشا طالع وہ بیشک ہے بڑا بیدار بخت
خواب میں جسکو میسر ہووے رویت آپکی

اب غمِ دوری سہا جاتا نہیں یا مصطفےٰ
بے طرح رلوا رہی ہے مجھ کو فرقت آپکی

ہے گنہگاروں کے حصے میں شفاعت آپکی		جو کہ ہیں ابرار وہ تو خلد میں جاویں گے سب
	احمد آباد اب وفا کے ملکِ دل کا ہوگا نام ہے سکونت گیر یا احمد محبت آپ کی	

تیرے ہجر میں اے محبوبِ خدا میرا چین گیا میری نیند گئی
ٹک رشکِ قمر رخ اپنا دکھا میرا چین گیا میری نیند گئی

بے کل ہوں بہت آرام نہیں تیری یاد سوا کچھ کام نہیں
تیری دید کا کچھ انجام نہیں میرا چین گیا میری نیند گئی

تیری صورت سورۂ شمس وضحیٰ تیری زلف ہے کیا واللیل سجا
اے جانِ جہاں اک جلوہ دکھا میرا چین گیا میری نیند گئی

کیا شمس وضحیٰ کیا بدر الدجا ہیں ذرہ تیرے اے نورِ خدا
اے مظہرِ سر و صفاتِ خدا میرا چین گیا میری نیند گئی

لولاک لما ہے شان تیری تیرے نور سے جن انسان پری
امکان ہے کیا ہو وصف تیری میرا چین گیا میری نیند گئی

اے فخرِ عرب وے میرِ عجم اے بحرِ سخا وے ابرِ کرم
حال اپنا کروں کیونکر میں رقم میرا چین گیا میری نیند گئی

اے باعثِ خلقتِ جن و بشر وے نور دہِ خورشید و قمر
ہے فکر یہ مجھ کو شام و سحر میرا چین گیا میری نیند گئی

اعمال ہیں اپنے زشت و زبوں حیران و پریشاں سر ہے نگوں
جز آپ کے حضرت کس سے کہوں میرا چین گیا میری نیند گئی

ہیں موئے سفید اعمالِ سیاہ کیا عرض کروں ہے حال تباہ
ہے سر پہ میرے بس بارِ گناہ میرا چین گیا میری نیند گئی

عمر اپنی گئی ہے ساٹھ گذر نے حسن عمل جس پر ہو نظر
لرزے ہے بدن کانپے ہے جگر میرا چین گیا میری نیند گئی
دنیا سے چلوں جب سوئے عدم ایمان ہو ساتھی اور ہمدم
ہے دل میں یہ حسرت اور یہ غم میرا چین گیا میری نیند گئی
اے بارِ خدا یثرب پہنچا وہ روضۂ اقدس مجھکو دکھا
مدفن بھی میرا اُس جا ہی بنا میرا چین گیا میری نیند گئی
مفتون ہے بُلبلِ گُل یہ سدا ہیں طالبِ دیدِ حبیبِ خدا
گر دیکھ لوں کر دوں جان فدا میرا چین گیا میری نیند گئی

آج بزمِ مصطفیٰ ہے سب کو آنا چاہیئے
آج ہے ذکرِ پیمبر آج ہے نعتِ رسول
سید الثقلین پر پڑھ کر درود اے دوستو
شافعِ روزِ جزا کی شان ہے خلقِ عظیم
منکرِ دیں جو کہ سوتے ہیں شیطاں کے مرید
الفتِ خیر الورا ہے ہر زماں اے دوستو
جبکہ ٹھہری عینِ ایماں حبِّ محبوبِ خدا
ہیں کدہر وہ منکرانِ اُلفتِ خیر البشر
شاید آجاویں طریقِ راستی پر بے ادب
داخلِ میلاد ہیں اِس وقت سب جن و بشر
چاہتے ہو گرچہ جنت تو پڑھو اُنپر درود
اے قلم تجھ کو ذرا اب سر جھکانا چاہیئے

عاشقانِ مصطفیٰ تشریف لانا چاہیئے
دوستو سُن کر ذرا ایمان لانا چاہیئے
مرتد شیطان کو زنجیریں پہنانا چاہیئے
جاہلوں کو یہ نصیحت سب سنانا چاہیئے
ٹھوکروں اسلام سے اُن کو جگانا چاہیئے
صادقِ ایمان کو دل سے تو ماننا چاہیئے
اپنے ایماں کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہیئے
بے تمیزوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیئے
درسِ عشقِ مصطفائی کو پڑھانا چاہیئے
دوستوں کو سر کے بل لازم ہے آنا چاہیئے
محفلِ میلاد میں چُپ بیٹھنا کیا چاہیئے
اُس شہِ عالی نسب کے در پہ جانا چاہیئے

قول یہ میرا نہیں قولِ شہِ ابرار ہے
مخبرِ صادق کے زبانے کو ماننا چاہیئے

محمدؐ کی یہ محفل ہے اب آئے جس کا جی چاہے
مقدر اپنا اپنا آزمائے جس کا جی چاہے
شمع محفل میں جل جل کر یہ پروانہ کہتی ہے
کہ مجھ کو عشقِ احمدؐ میں جلائے جس کا جی چاہے
فقط مولود کی محفل نہ جانو تم مسلمانو
یہ ذکرِ فضلِ احمدؐ ہے اب آئے جس کا جی چاہے
رسول اللہ آتے ہیں جہاں ہو ذکرِ خیر اُن کا
تو اِس صورت سے اپنے گھر بلائے جس کا جی چاہے
زیارت کرنی ہو منظور گر تم کو یہاں آویں
مزا شربت کا محفل میں اُٹھائے جس کا جی چاہے

فرشتے قصرِ جنت میں پکاریں گے بصد منت
غلامانِ محمدؐ سے اب آئے جس کا جی چاہے

نعتِ حضرت روزِ محشر ہم سناتے جائینگے
اور صلۂ خلاقِ انس و جاں سے پاتے جائینگے
روزِ محشر مورچھل نورِ احد کا جبرئیل
تاج فرقِ شاہِ والا پر ہلاتے جائینگے
حشر میں جب اُمتِ احمدؐ کو ہوگی تشنگی
جامِ کوثر ساقیٔ کوثر پلاتے جائینگے
فاطمہؓ شبیرؓ و شبرؓ اور علیٔ مرتضیٰ
گرمیٔ دوزخ سے اُمت کو بچاتے جائینگے
حشر کے دن وہ گنہگاروں کے جرم و معصیت
سایۂ دامانِ رحمت میں چھپاتے جائینگے
واہ رے عز و شرف محشر میں جبرئیلِ امیں
خود بُلا کر اُمتِ احمدؐ کو لاتے جائینگے
حشر کے دن وہ گنہگارانِ اُمت کے گناہ
خالقِ اکبر سے رو رو بخشواتے جائینگے

بیدلِ خستہ مدینے جانے کی نوبت تو ہو
ضربِ الا اللہ کا ڈنکا لگاتے جائینگے

نعتِ احمدؐ جو پڑھوں میں میرا رتبہ کیا ہے
وصف خالق ہی جو فرماوے تو بندہ کیا ہے
آ گئے خورشیدِ جہاں تاب کے ذرّہ کیا ہے
حسنِ یوسف کو ترے سامنے جلوہ کیا ہے
تھا احد جان لیا میم سے احمدؐ جس نے
غافلو غور سے سمجھو تو یہ نکتہ کیا ہے

لب جھپٹ جاتے ہیں کہتا ہے محمدؐ جو کوئی
اور اس نام سے بڑھکر کہو میٹھا کیا ہے

شب معراج میں خالق نے یہ حضرت سے کہا
آمیرے سامنے محبوب سے پردہ کیا ہے

طور پر حضرتِ موسیٰؑ جو گرے غش کھا کر
جلوۂ یار پکارا ابھی دیکھا کیا ہے

میں تو اس جذبۂ الفت کا اثر جب جانوں
خود نبی مجھ سے کہیں تیری تمنا کیا ہے

اے اجل ٹھہر مدینے میں پہنچ جانے دے
بات بنتی ہے میری تیرا بگڑتا کیا ہے

جھانک کر جالیوں کو پہنچوں گا ہنگامِ سلام
اے دلو دیدہ کہو اور تمنا کیا ہے

جس نے اکبار مدینہ کی زیارت کر لی
پھر اسے روضۂ رضواں کی تمنا کیا ہے

بندۂ حق ہوں غلامِ شہِ لولاک ہوں میں
پوچھو تو مجھ کو نکرین نے سمجھا کیا ہے

چمنِ نعت میں کچھ نغمہ سرائی کر لو
ہم سفیر دو دمِ فانی کا بھروسہ کیا ہے

شافعِ روزِ جزا کی ہوں میں امت میں ریاض
گو گنہگار ہوں لیکن مجھے پرواہ کیا ہے

ہمکو واعظ نہ سنا ذکر بہشت اور دوزخ
ہم غلامانِ نبی ہیں ہمیں کہنا کیا ہے

یہی کہتا ہے دلِ خستۂ مسکیں ہر دم
اُٹھ چل اب سوئے عرب ہند میں بیٹھا کیا ہے

ہند سے لے چل تو یارب مصطفےٰ کے واسطے
دل تڑپتا ہے حبیبِ کبریا کے واسطے

یا الٰہی اپنی رحمت سے تو پہنچا دے وہاں
رات دن آنکھیں ترستیں مصطفےٰ کے واسطے

غیر سے کیا کام مجھ کو ہوں تیرے در کا فقیر
ہاتھ بخشش کا بڑھا دے مجھ گدا کے واسطے

یا الٰہی بخش دے ہم عاصیوں کے سب گناہ
کب تلک رویا کریں خوفِ جزا کے واسطے

قبر میں جب دفن دیوانہ تیرے دلبر کا ہو
کھڑکیاں کھل جائیں جنت کی ہوا کے واسطے

ہم منو پڑھتے نہیں کیوں آلِ حضرت پر درود
تم متقر رہو مگر صلِّ علےٰ کے واسطے

آتشِ دوزخ سے دینا اے خدا مجکو نجات
اُس شہِ کونین اور زین العبا کے واسطے

التجا با دل کی یا اللہ کر لے اب قبول

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں جس دعا کے واسطے

مومنو اب محفلِ مولد میں آنا چاہیئے
دفترِ نبوی میں نام اپنا لکھانا چاہیئے

آئیں گے اس بزم میں محبوبِ رب العالمین
عطر ملنا چاہیئے خوشبو لگانا چاہیئے

نور کی قندیلیں روشن تھیں شب معراج میں
آج تمکو شمع کافوری جلانا چاہیئے

یہ وہ مولد ہے کہ جس سے رونقِ اسلام ہے
روشنی سے کفر کی ظلمت گھٹانا چاہیئے

ایک دن جانا پڑے گا حشر کے میدان میں
سر پہ رحمت کا وہاں پر شامیانا چاہیئے

اُس کی آمد ہے یہاں جو ہے حبیبِ کبریا
فرش کی جا اپنی آنکھوں کو بچھانا چاہیئے

زینتِ کونین ہیں وہ رحمت اللعالمین
ایسے آقا کی نہ کیوں خدمت میں جانا چاہیئے

حشر کو جس کی شفاعت کے ہوئے اُمیدوار
جان و مال اس نام پہ اپنا لٹانا چاہیئے

بزم یہ مشکل کشا اور قاضی الحاجات ہے
ہر مصیبت میں تمہیں مولد پڑھانا چاہیئے

رنج بھیجا کر تو پڑھ کر آلِ حضرت پر درود
کچھ تو تحفہ لیکے آگے شہ کے جانا چاہیئے

پڑھو مولود احمدؐ کا کہ محفل شاد ہو جاوے
حضورِ خاص میں شاید ہماری یاد ہو جاوے

یہ وہ مولود اکرم ہے کہ جس کے فیض امجد سے
نہ ہو اولاد گھر جس کے اُسے اولاد ہو جاوے

پڑھے جو خانۂ ویراں میں مولودِ مقدس کو
بلا سب دور ہو کر وہ مکاں آباد ہو جاوے

وظیفہ گر کرے مولودِ احمد کا ہمیشہ جو
اگر ہو قید مشکل میں تو وہ آزاد ہو جاوے

یہ وہ حالِ مکرم ہے کہ جس کے ورد کرنے سے
رقم نیکی عمل نامہ میں بے تعداد ہو جاوے

کرے جو ذکر مولودِ مقدس کا بجشنِ دل
ہو اُس کی مغفرت اور بخششِ ایجاد ہو جاوے

مدینہ تک چلا جاؤں میں اپنے سر کے بل یا رب
کرم سے فضل سے حضرت کا گر ارشاد ہو جاوے

فلک پر جس گھڑی حضرت محمد مصطفےٰ آئے
ملک تعظیم کو پڑھتے ہوئے صلِ علیٰ آئے

بہم حور و ملک کہتے اُمت کی شفاعت کو
گناہ اُمت کے بخشانے کو محبوبِ خدا آئے

بچھایا جا بجا فرشِ منور حور و غلماں نے
زمیں سے عرش پر جس دم محمد مصطفیٰ آئے

کہا روح الامیں نے دیکھئے کس شان و شوکت سے
شبِ معراج کو کیں دھوم سے صلِ علیٰ آئے

کفِ پا چوم کر بولے ملائک عرش کے پیارے
محمد صاحبِ لولاک تاج حل اتا آئے

گہر انجم کے بارے چرخ نے خوش ہو کے حضرت پہ
گئے جب عرش پر محبوبِ ربِ کبریا آئے

جھکے تعظیم کو لوح و قلم عرشِ بریں انور
کہ جب عرشِ معلیٰ پر امامِ دوسرا آئے

نبیِ مکرم عجب خوب رُو ہے
خدا کو بھی دید ان کی آرزو ہے

جو یوسف کا شہرہ ہوا کو بکو ہے
تیرے حسن کی دھوم ہر چار سُو ہے

ہوئی سب خدائی تیرے واسطے ہی
حقیقت تو یہ ہے کہ بس تو ہی تو ہے

جو مانگا خدا سے دیا سب خدا نے
حضورِ خدا کیا تیری آرزو ہے

صبا روز لاتی ہے کوچہ سے تیرے
ہر اک باغ و گلزار میں تیری بُو ہے

چمن میں جدھر دیکھئے بلبلوں کو
سرِ شاخِ گل بس تری گفتگو ہے

حسیں کوئی عالم میں تجھسا نہیں ہے
خدا کی خدائی میں کیا ماہ رو ہے

بُلا پاس اپنے بجز تیرے یا نبی
خدا نے کیا کس سے یوں دو بدو ہے

نہیں اشک تھمتا ہے فرقت میں تیری
میری آنکھ غم سے ہوئی آبجو ہے

مدینہ میں بُلوا لو شاہِ متیں کو
سدا دل کو اُس کے تیری جستجو ہے

اے شرقِ مہر قدم ماہِ سپہر برتری
سلطانِ ملکِ جسم و جاں زیبِ سریر سروری

ایواں تیرا عرشِ بریں درباں تیرا روح الامیں
تابع تیرا چرخ و زمیں اور ہیں ملائک لشکری

لولاک تاجِ خوش نما ہیں تیرے چہرے پر کھلا
الفقر فخری کی ردا تھی تیری ہی خاطر دھری

تھی جتنی خوبی حُسن کی سب تجھ پہ حق نے ختم کی
زیبا رُخی خوش قامتی شیریں لبی سیمیں بری

ہمسر ہوں تیرے مرسلیں کس طرح سے اے شاہِ دیں
وہ تارے تو ماہِ مبیں وہ مہ تو مہرِ خاوری

تیرا جمالِ جانفزا آئینۂ شانِ خدا
ہے کس کو طاقت تجھ سوا دیکھے تیری جلوہ گری

سب صاحبِ تیغ و نگیں در پر تیرے سر بر زمیں
جاتا ہے ہر یک کا یہیں عُجب و غرور و خودسری

گلشن تیرا باغِ جناں رضواں سے ہے تیرا باغباں
جنّت میں وہ نعمت کے خواں ہے تیری بندہ پروری

لیکر شاہا تیرے قدم کہتے تھے عرشی دمبدم
تا عمر ہے اے محترم دل میں یہ حسرت تھی بھری

تیری ثنا اے شاہِ دیں ہو سکتی ہے ہم سے کہیں
کرتا ہے عالم آفریں خود تیری ہی مدحت گری

تو خلقتِ آدمؑ سے بھی پہلے سے ہے شاہا نبیؐ
اور ختم بھی تجھ پہ ہے کی اللہ نے پیغمبری

اے رحمتِ للعالمین اے عذر خواہِ مذنبین

اے صدرِ بزمِ مرسلین اے بدرِ چرخِ برتری
رونق زسرتا پا خطا اس آستاں پر ہے پڑا
از بہرِ شاہِ کربلا ہو جائے ذرّہ پروری

ہو درود آپ پہ معراج کے جانیوالے
آن کی آن ہیں پھر لوٹ کے آنیوالے

رنج سے فکر سے آفت سے بلا سے غم سے
آپ ہیں اُمتِ عاصی کے بچانیوالے

آپ کی ذات مقدّس سے ہوئے فخرِ عیسےٰؑ
ہیں غلام آپ کے مُردوں کے جلانیوالے

جو طلب ہیں نے کیا مجھکو عنایت سے دیا
تیرے قربان میرے ناز اُٹھانیوالے

نقشہ رُوئے محمّد نہ کھنچا پر نہ کھنچا
متحیّر ہوئے تصویر بنانے والے

اِس گنہگار کی ہے شرم وحیا آپ کے ہاتھ
میرے آقا میری بگڑی کے بنانے والے

عشق مولا کا ہدایت کو عنایت کیجے
خلق کو راہ ہدایت کی بتانیوالے

رخ بتا عرش پہ نعلین سے جانیوالے
شبِ معراج میں اللہ کو پانے والے

اتنا ترساؤ نہ بس ہجر میں للہ مجھے
یا نبیؐ اُمتِ عاصی کے چھُڑانیوالے

زندہ کر اُس دلِ بیتاب کو بُلوالو شتاب
آپ تو قُم سے ہیں مُردوں کو جلانیوالے

ان کا دیدار دکھا مجھ کو الٰہی جلدی
جو ہیں اُمّت کو محبّت سے بُلانیوالے

حشر میں پاویں گے ہر ایک ہی اعلےٰ رتبہ
اُمّتی حضرتِ احمدؐ کے کہانے والے

داخلِ خلدِ بریں حشر میں ہونگے لاریب
نعت احمدؐ کی جو ہیں پڑھنے پڑھانیوالے

حشر میں کیوں نہ رہیں زیرِ لوائے احمدؐ
سر کے بل محفلِ میلاد میں آنیوالے

آرزو وہ کبھی زنہار جہاں کی نہ کریں
آبِ زمزم سے جو ہیں روح نہانے والے

یا نبیؐ حافظِ کمتر کو بروزِ محشر

آپ لاریب ہو جنت کے دکھانے والے

پیشوا پیشِ خدا آنسو بہاتے جائیں گے
اور گنہگارانِ اُمت بخشواتے جائیں گے

جرم عصیانِ اُمّتِ عاصی کے روزِ رستخیز
دامنِ الطاف و رحمت میں چھپاتے جائیں گے

وہ حرارت اور گرمی سوزشِ خورشید کی
پانی پانی آبِ رحمت سے بناتے جائینگے

بیقراری آہ وزاری جبکہ ہوگی حشر میں
عقدۂ مشکل عاصیوں کے حل کراتے جائینگے

روزِ محشر بخشوا کر کے خدائے پاک سے
عاصیوں کو داخلِ جنت کراتے جائیں گے

جان باقی جسم میں ہے اس جہاں میں جب تلک
مومنوں کو وصفِ احمد ہم سناتے جائینگے

کافروں کو منکروں کو پڑھ کے مولد روز روز
تا قیامت خوب ہی اُن کو جلاتے جائینگے

کیوں نہو دل ہے تصدق اس شہِ لولاک پر
لشکرِ غم کی چڑھائی سے بچاتے جائینگے

روزِ محشر اس نبی کو پائینگے جب ہم قبول
اپنا سر پائے مبارک پر جھکاتے جائینگے

کہتے تھے دیکھ کے حضرت کے زمانے والے
ہیں نبی جلوۂ خالق کے دکھانیوالے

بخشوائیں گے وُہی روزِ جزا خالق سے
ہیں وُہی آتشِ دوزخ سے بچانیوالے

ہر بشر پر ہے محمدؐ کی اطاعت لازم
حق تو یہ ہے وہ خدا سے ہیں ملانیوالے

جو ازل سے تھے شقی لائے نہ ایماں ہرگز
حیف کچھ راہ پر آئے نہ ستانیوالے

ہیں محمدؐ کے جو پیرو ہیں وُہی حق پہ فدا
راہِ دیں میں ہیں وُہی گھر کے لٹانیوالے

بخت سوتا ہے تو کچھ غم نہیں اے چشمِ کرم
ہیں نبیؐ طالعِ خفتہ کے جگانیوالے

بھیجوں کس طرح نہ حضرت پہ درود اور سلام
ہیں نبی دونوں غم و رنج مٹانیوالے

کہتے تھے جملہ ملک جلد پڑھو صلِّ علیٰ
عرش پر آتے ہیں معراج کو آنے والے

مال و زر اپنا رہِ حق میں لٹا دیتے تھے
بڑھ گئے حاتم سے تھے احمدؐ کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نامِ حضرت
مٹ گئے آپ ہی جو جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابو جہل ہو عاشق ہو اویس
جانِ اغیار رہیں دشمن ہوں گھرانے والے

ہم ہیں گریاں غمِ احمدؐ میں ہمیں خوف ہے کیا
نارِ دوزخ کو ہیں اشکوں سے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہاں کو رحمت
تھے نبیؐ بگڑے ہوئے کام بنانے والے

قدمِ پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ مگر
گرنے دیتے تھے نہ آنکھوں کو بچھانیوالے

پائے اقدس سے ہٹائے گا نہ سر حشر کے روز
لاکھ آثمؔ کو ہٹائیں گے ہٹانے والے

خواب میں جلوۂ دیدار دکھانے والے
داغ حسرت کا میرے دل سے مٹانیوالے

اُن کا چہرہ ہو نہ کیوں مہر کی صورت روشن
کعبے سے سوئے مدینہ ہیں جو جانیوالے

آنکھیں وہ کھلائیگا کیا مہرِ قیامت ہمکو
زیر پا شاہ کے ہم آنکھیں ہیں بچھانیوالے

چار یاروں پہ نہ کیوں لطف نبیؐ کا ہوتا
گمراہوں کے تھے وہی راہ بتانیوالے

ہم گنہگار نہ کیوں آپکو ڈھونڈیں ہر دم
آپ ہیں نارِ جہنم سے بچانے والے

ذات پر آپ کی کیونکر نہ بھروسا ہو ہمیں
آپ اللہ سے بیشک ہیں ملانے والے

شربتِ دید سے فرمائیے مجھکو سیراب
تشنہ کاموں کی ہو تم پیاس بجھانیوالے

وصف گیسوئے محمدؐ کا کرے کیا آثمؔ
ہیں یہ فردوس کو خوشبو سے بسانے والے

تجلّیٰ تیری ذات کا سُو بسو ہے
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

جمالِ خدا گر نہیں تم نے دیکھا
محمدؐ کو دیکھو وہی ہُو بہو ہے

گُلستاں میں جا کر سبھی گُل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بُو ہے

چمن میں جو دیکھا ہے چرچا تمہارا
لبِ برگِ گُل پہ تیری گفتگو ہے

نہیں مجھ کو حاجت ہے دَیر و حرم کی
فقط تیرے دیدار کی آرزو ہے

نکل جاوے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

یہ مسکین حسن تیرا در کیونکہ چھوڑے
غلامی تیری اس کے طوق گلو ہے

جب صف زلفِ سرورِ میری دہن سے نکلے
ہر گز نہ پھر جہاں میں نافہ ہرن سے نکلے

بھاگوں سوئے مدینہ پرزے کروں کفن کے
کام اپنا بعدِ مردن دیوانہ پن سے نکلے

نامِ حبیبِ خالق اُس دم بھی ہو زباں پہ
جس وقت روح یارب میری بدن سے نکلے

طیبہ سے آج روتا آتا ہوں یوں وطن کو
جیسے خزاں میں بلبل نالاں چمن سے نکلے

وحشت کا جوش یارب باقی ہو بعدِ مردن
دستِ جنوں تا باہر جیب و کفن سے نکلے

لیجائے کب مدینے دکھلائے کب وہ روضہ
مقصد کب اپنا یارب چرخِ کہن سے نکلے

حوریں بچھائیں آنکھیں ہمراہ ہوں ملائک
شیدا نبی کا جس دم اپنے وطن سے نکلے

جائے کہیں مدینے آرام ہو میسر +
آثم بھی یا الٰہی رنج و محن سے نکلے +

خدا کی شان بندہ ہو کے محبوبِ خدا ٹھہرے
ہوا یہ مرتبہ حاصل تو فخرِ انبیا ٹھہرے

شریعت کا کیا پابند نیکی کی ہدایت کی
ہوئے خضرِ رہِ مقصود سب کے رہنما ٹھہرے

ازل سے تا ابد جتنے ہوئے جن و بشر پیدا
شفیعِ عاصیاں سب کے ہر اک کے پیشوا ٹھہرے

بصارت ہوتی ہے حاصل فقط فیضِ زیارت سے
میری آنکھوں کا سُرمہ کیوں نہ شہ کی خاکِ پا ٹھہرے

تمہاری ہی ضیا سے رُخ کے ماہ و مہر روشن ہیں
تمہیں شمس الضحیٰ ٹھہرے تمہیں بدر الدجیٰ ٹھہرے

خدا کا شکر اُس اُمت میں جو پیدا کیا حق نے
پیمبر آقا میرے مالک محمد مصطفیٰ ٹھہرے

الٰہی خواب ہی میں شربتِ دیدار مل جائے
بہت اچھا ہو جو میرے مرض کی یہ دوا ٹھہرے

مہ و خورشید کیونکر تاب لائیں جلوۂ رخ کی
خجل ہوئے محبوبِ خدا کے کوئی کیا ٹھہرے

وہیں ٹھہرا سحابِ رحمتِ حق سایہ کرنے کو
جہاں آرام کرنے کو حبیبِ کبریا ٹھہرے

اگر مل جائے پینے کے لیئے پانی مدینے کا
ہماری زندگی ہو جائے وہ آبِ بقا ٹھہرے

ہمیشہ مدح خواں رہتا ہوں میں آثمؔ محمدؐ کا
تعجب کیا ہے جو مقبولِ خلق میری ثنا ٹھہرے

تیری زلف گر شبِ قدر ہے تیرا چہرہ بدرِ منیر ہے
تیرے صدقے کیوں نہ ہو مہ جبیں تو حبیبِ ربِّ قدیر ہے
تیری شکل سورۂ نور ہے تیرا حُسن جلوۂ طور ہے
تیری دید عینِ سرور ہے تیرا شبیہ ہے نہ نظیر ہے
تیرے محوِ جلوہ کو دلربا ہے بہارِ باغِ ارم سدا
غمِ دو جہاں سے ہے دور وہ تیری زلف کا جو اسیر ہے
تو بہارِ باغِ کریم ہے تو ریاضِ خلقِ عظیم ہے
تیرا جود بحرِ فہیم ہے تیرا دست ابرِ مطیر ہے
تیری بارگاہ ہے نُہ آسماں تیرا قصرِ خاص ہے لامکاں
تیرا جبرائیلؑ ہے پاسباں تو وہ شاہِ عرش سریر ہے
تیرے شہر کی ہے جو خوش ہوا وہ نسیمِ مصر کہاں بھلا
تیری خاکِ رہ ہے جو جانفزا نہ وہ مُشک ہے نہ عبیر ہے
تیری مہر و لطف ہے جانفزا تیرا قہر غصہ ہے جانگزا
کہ کماں میں تیری ہے سر درا وہ جو مَارَمَیتَ کا تیر ہے
تیرے شوق میں طپشِ دروں وہ جو دمبدم ہے تڑپ کیا کہوں
ابھی جلوہ میں ہے یہ دیر کیوں میرا وقت اب تو اخیر ہے
کبھی یاد کرکے ہوں نالہ کش چلی آتی ہے کبھی غش پہ غش
تجھے کچھ خبر بھی ہے ماہ وش تیری ہجر کیسی عسیر ہے

میرا حال یہ جو زبوں ہوا میرا یہ جو شورِ جنوں ہوا
تجھے سب خبر ہے کہ کیوں ہوا تو ہر ایک شئے سے خبیر ہے
ہے یہ عرض رونقِ کمتریں کہوں اور کس سے میں شاہِ دیں
میرے ہو شفیع و معیں تمہیں میرا اور کون نصیر ہے

بوقتِ نزع میرے موںھ سے نامِ مصطفیٰ نکلے
بدن سے روح بھی کہتی ہوئی صلِّ علیٰ نکلے
یقیں ہے بتکدہ میں نعتِ احمدؐ گر پڑھوں جا کر
تو بُت کلمہ پڑھیں ناقوس سے نامِ خدا نکلے
ضیا بخشی اس قدر ہے خاکِ کوئے احمدِ عالی نے
لگا لو چشمِ سوزن میں تو وہ اس کی دوا نکلے
جمالِ پاکِ حضرت دیکھ کر آدمؑ یہ کہہ اُٹھے
جنہیں خاکی سمجھتے تھے وہ نورِ کبریا نکلے
تمنّا حضرتِ موسیٰؑ کو تھی اُمّت کے ہونے کی
ہوا ثابت یہاں سے آپ فخرِ انبیا نکلے
نظر یوسفؑ پہ کر کے دیکھا جب حضرت کو گردوں نے
تو وہ بدر الدجیٰ ٹھہرے اور یہ شمس الضحیٰ نکلے

تمنّا ہے امیں میری یہی تا زندگی حق سے
کہ وقتِ مرگ میرے موںھ سے کلمہ آپ کا نکلے

بُتوں کے در در پھرا کیے ہم کبھی نہ گھر میں خدا کے بیٹھے
پڑھیں نمازیں رکھا نہ روزہ نہ صحنِ مسجد میں جا کے بیٹھے
مزہ وہ خلوت میں کب تھا حاصل جو لطف جلوت میں اس نے پایا
احد سے احمد کی شکل بن کر وہ رخ سے پردہ اُٹھا کے بیٹھے
تصوّرِ روئے مصطفیٰ میں رہا یہ تا صبح عالم اپنا
دیا نہ بجھنے چراغ کو بھی جو شام سے ہم جلا کے بیٹھے
میں صاف کرتا ہوں خانۂ دل کہ کاش اوس ماہ کی ہو منزل

تجلّی اپنی مجھے دکھایئے وہ میرے دل ہی میں آکے بیٹھے

کیا دمِ نزع یا محمدؐ میری سبھی مشکلوں کو آساں

سرہانے میرے حضور والا جو آپ تشریف لاکے بیٹھے

بر آئی اُمید اُمتّوں کی ہوئی قیامت کو زیب و زینت

وہ منبرِ عرش آسماں پر بظلِ رحمت جو آکے بیٹھے

یہ اُمتّوں کی تھی پاس داری کہ ہوکے مشغول ذکرِ حق میں

اُٹھے نہ تا صبح شام سے وہ جہاں مصلّا بچھا کے بیٹھے

ہمارے سوزِ دروں کی اصلا خبر نہیں تم کو یا محمدؐ

کہ آتشِ سوزِ غم سے اپنا دل و جگر ہم جلا کے بیٹھے

مدینے پہونچا دیا خدا نے بتوں کے جور و جفا سے چھوٹے

خدا خدا کرکے ہم تو شہرت اب آکے گھر میں خدا کے بیٹھے

خاتمِ مرسلؐ کو جان و دل سے ماننا چاہیئے
شافعِ محشر سے دل اپنا لگانا چاہیئے
گر نہ آتے آپ اس دنیا میں آتا کون پھر
سب سے پہلے نور حضرت کا ہوا تھا جلوہ گر
عالمِ ہستی میں جیسے آپ ہیں خیر الورا
مخلصی ایدل اگر چاہے تو اپنی حشر میں
عالمِ اسباب میں کر دیجئے حضرت غنی
واسطے حسنینؓ کے کر دیجئے مقصد روا
واسطے صدیقؓ عمرؓ۔ عثمانؓ و حیدرؓ یا خدا

زندگی کا پھل یہی ہے اسکو پانا چاہیئے
جنّتِ اعلےٰ میں اس رستہ سے جانا چاہیئے
حق یہی ہے حق کے فرمانے کو ماننا چاہیئے
ختم نبیوں کا بھی آں حضرتؐ کو ماننا چاہیئے
صدرِ اعلےٰ حشر میں بھی ان کو ماننا چاہیئے
اُن کے فرمانے کو جان و دل سے ماننا چاہیئے
یوں نہ در در بینوا مجھ کو پھرانا چاہیئے
بے ٹھکانا ہوں ٹھکانے مجھکو لانا چاہیئے
ساتھ ایماں کے مجھے یہاں سے لیجانا چاہیئے

گرچہ بدکردار ہوں ہے التجا محشر کے دن
جب کریں تقسیم کوثر حضرتِ اِک جام سے
بخشوا لیں گے اگرچہ اُمّتِ عاصی کو آپ
اُمّتی کہہ کر مجھے واں بخشوانا چاہیئے
تشنگی مجھ تشنہ لب کی بھی بجھانا چاہیئے
تجھ کو بھی اے دل بھلا کچھ تو بتانا چاہیئے

چھا رہی ہے بیکلی بُلبل کے دل پر حضور
اس کے بہلانے کو گُل سا رُخ دکھانا چاہیئے

لب پر مدحِ شاہِ ہدا ہے عشقِ محمدؐ دل میں بھرا ہے
اس پر شاہد صبح و مسا ہے شکر خدا ہے شکر خدا ہے
ختم رسلؐ کی شان جدا ہے رتبہ اُن کا سب سے سوا ہے
تاجِ شفاعت سر پہ رکھا ہے تابع اُن کا شاہ و گدا ہے
خلق کے سرور سب کے افسر حامیٔ اُمّت دین کے رہبر
شافعِ محشر قاسمِ کوثر نام پر اُن کے صلِّ علےٰ ہے
گُل سے ہے بہتر بوئے محمدؐ مشک سے بڑھکر موئے محمدؐ
واہ رے شانِ روئے محمدؐ دونوں جہاں میں پھیلی ضیا ہے
حق نے بنایا فخرِ دو عالم کب ہو مقابل نیّرِ اعظم
سب سے معظّم کُل سے مکرّم دونوں جہاں کا شاہِ ہدا ہے
حشر کا مجھ کو خوف و خطر ہے آپ کو لینا میری خبر ہے
آپ کے تابع جن و بشر ہے شمس و قمر اور ارض و سما ہے
میں ہوں آثم نفس ہے دشمن رکھنا الٰہی شر سے ایمن
ہاتھ میں دینا شاہ کا دامن مجھ کو فکرِ روزِ جزا ہے

ہوں خدایا ملتجی اس التجا کے واسطے
باز رکھ شر سے مجھے خیر الورٰی کے واسطے

اے مہ دیں جلد دکھلا دے خدا کے واسطے
آنکھیں کھولیں ہوں ترے روشن لقا کے واسطے

رحمت حق ہیں برائے جملہ عالم مصطفیٰ
ہیں شفیع المذنبیں اہل خطا کے واسطے

چشم دل روشن مری کر اے خدائے ذوالجلال
نیّر برج شرف شمس الضحیٰ کے واسطے

کثرت گریہ نے کھویا ہے میری آنکھوں کا نور
اے مہ وحدت دکھا جلوہ خدا کے واسطے

شربت دیدار حضرت کا ہی دل کو اشتیاق
یہ طپاں ماہی ہے اس آب بقا کے واسطے

شور جوش اشک کا پہنچا ہمارے تا بعرش
اس قدر ہم روئے اس بحر عطا کیواسطے

ہیں کف پائے نبی سے مہ کو کیوں تشبیہ دوں
نسبت ذرہ نہیں شمس الضحیٰ کے واسطے

روز کھاتا ہوں غم عشق شفیع دو جہاں
بس شکم میرا بنا ہے اس غذا کے واسطے

کس طرح چھوڑوں نبی کے گیسوئے شبگوں کا عشق
ہے دفعیہ گور تیرہ کی بلا کے واسطے

ابر مژگاں ہی ہماری اشکباری کے لیئے
دل ہے اپنا درد عشق مصطفےٰ کیواسطے

جس طرح پروانہ جلتا ہے فراق شمع میں
ایسا میں جلتا ہوں اس نور خدا کے واسطے

ایخدا یہ عرض ہے میں جب تلک زندہ رہوں
وصف لکھتا ہی رہوں خیر الوریٰ کے واسطے

جز شفیع عاصیاں کوئی مسیحائے زماں
ہے نہیں بیمارئی جرم و خطا کے واسطے

یا نبی عاجز وفا پر رحم کی کرنا نظر +
آل اطہار و صحاب باصفا کے واسطے

پہن کر حلۂ پر نور جب خیر الوریٰ نکلے
تو جبریل امیں کہتے ہوئے صلِّ علیٰ نکلے

ہوا یہ شور جنت میں رسول اللہ آتے ہیں
تو استقبال کو مل کر تمامی انبیا نکلے

لگایا سرمۂ مازاغ جب حضرت نے آنکھوں میں
کہوں کیا حسن کی خوبی کہ با ناز و ادا نکلے

تجلی جلوۂ پر نور کی ایسی تھی زلفوں میں
کہ گویا ابر میں جس طرح سے شمس الضحیٰ نکلے

یہاں تک محو احمد ہوں الٰہی یہ تمنا ہے
زباں سے میری جب نکلے تو حضرت مصطفےٰ نکلے

جدائی شاق ہے مجھکو تمہاری یا رسول اللہ
مدینے میں بلا لیجے تو دل کا مدعا نکلے

یہی ہے آرزو یارب زباں سے آخری دم تک	تیرا ہی نام نکلے اور محمد مصطفیٰ نکلے

پڑھوں جب بزم میں میں شوقِ نعتِ مصطفیٰ جا کر
میرے شعروں پہ ہر سو سے صدائے مرحبا نکلے

انبیاء محشر میں جس دم تھرتھراتے جائیں گے	وہ قدِ بے سایہ کا جلوہ دکھاتے جائینگے
شانِ محبوبی ہے با صد جلوہ ہائے نو بنو	احمدِ بے میم کا نکتہ بتاتے جائینگے
دیکھکر جس کی تجلّے غش تھے موسیٰ طور پر	اس رخِ روشن سے برقعہ کو ہٹاتے جائینگے
جب حجابِ لن ترانی بیچ سے اٹھ جائے گا	سکۂ مہرِ نبوت کو جماتے جائیں گے
زلف و عارض خال و خط دکھلا کے محبوبِ خدا	نشترِ الفت رگِ جاں میں چبھاتے جائینگے
چشمِ نرگس روئے گلگوں زلفِ مشکیں سے حضور	سارے عالم کے دماغوں کو بساتے جائینگے
اس قدر کافی ہے امت کی رہائی کے لیئے	مسکراتے جائینگے دنداں دکھاتے جائینگے
صبر و تسلیم و رضا میں ہوں میں ثابت قدم	یہ تو کہئے پھر کہاں تک آزماتے جائیں گے
بخششِ امت میں با ہو نازِ محبوبی کے ساتھ	یہ تو روٹھے جائیں گے اور وہ مناتے جائیں گے
عاشق و معشوق مل بیٹھیں گے جب با صد طرب	قصۂ ماضی کو باہم دوہراتے جائینگے

عاصیوں کے دل سے اٹھ جائے گا دوزخ کا خیال
وہبیا جب وہ گلِ بخشش سنگھاتے جائیں گے

آپ کو خالق آپ پکارے سن میرے کالی کملی والے
سن میرے سید نور کے پارے سن میرے کالی کملی والے
ذات ہے شیدا ذات پہ اپنی دل ہے فدا کچھ بات پہ اپنی
ہمراز تیرے تم بھید ہمارے سن میرے کالی کملی والے
تجھسے بنائے ارض و سما ہے تجھ سے قرارِ عرشِ علا ہے
تجھ سے روشن عرش کے تارے سن میرے کالی کملی والے

یہ حور و ملک خورشید و قمر یہ جن و بشر افلاک و زمیں
ہیں نورِ ازل سے آپ کے سارے سُن میری کالی کملی والے

حُسن تمہارا ہوش ربا ہے تجھ میں سراپا ناز و ادا ہے
سُن میرے دلبر سُن میری پیارے سُن میرے کالی کملی والے

دونوں جہاں میں کون و مکاں ہیں خلد و جناں میں شہر بیاں ہیں
وردِ زباں ہیں نام تمہارے سُن میرے کالی کملی والے

ہیں بیٹھے جو یہ سب تھام کے دل ہیں خاک پہ جو لاکھوں بسمل
بھائے ہیں دل کو تیرے اشارے سُن میری کالی کملی والے

تیرے عشق میں کتنے آبلہ پا ہیں تیرے ہجر میں کتنے خاک بسر ہیں
ہیں یاد میں کتنے آس پیارے سُن میری کالی کملی والے

تیری آل پہ ہے مرتا وہی تیرے نام پہ ہے بیٹھا وہی
نعلین پہ ہے جان کو وارے سُن میرے کالی کملی والے

حسرت ہے یا الٰہی جب جان تن سے نکلے
نکلے تو یا محمدؐ کہکر دہن سے نکلے

زلفِ نبیؐ کی جس جا تعریف ہو نہ کیونکر
عطرِ ختا کی خوشبو اُس انجمن سے نکلے

جب قبر میں فرشتے لائیں شبیہِ حضرت
لاشہ مرا تڑپ کر باہر کفن سے نکلے

گر ہو نہ یاوری پہ وہ ناخدائے اُمت
کشتی نہ پھر سلامت بحرِ محن سے نکلے

گر مشتِ خاک میری لیجائے اے صبا تو
اک شور مرحبا کا یثرب کے بن سے نکلے

رگ رگ میں عشقِ احمدؐ گر ہے تو کیا عجب ہے
آواز یا محمدؐ ہر موئے تن سے نکلے

تا آسماں زمیں سے اک نور کا سماں ہو
جب مدحتِ پیمبرؐ طرزِ سخن سے نکلے

جو عشقِ مصطفیٰ میں مرجائے گا نہ کیونکر
شورِ صلوٰۃ اُس کی قبرِ کہن سے نکلے

عالم ہو سب معطر پہونچے جو بوئے حضرت / خوشبوئے مشک ایسی ملکِ ختن سے نکلے
آکر صبائے یثرب پھولوں کو رنگ بخشے / ہو کر شگفتہ خاطر بلبل چمن سے نکلے
تا حشر یوں ہی ٹپکے صورت سے رنگِ وحشت / حضرت کا جوشِ الفت دیوانہ پن سے نکلے
نامِ نبی لیا جب نورانی ہو گیا دل / شعلے تجلیوں کے میری دہن سے نکلے
نکلے گی مرقدوں سے یوں امتِ محمدؐ / بادِ صبا مہک کر جیسے چمن سے نکلے
کفنانا اے عزیزو مجھ کو درود پڑھ کر / تا بوئے عطرِ رحمت ہر دم کفن سے نکلے

وہ دن بھی ہو الٰہی جو صورتِ شہیدی
حضرت کی جستجو میں قاسم وطن سے نکلے

رسولِ برحق خدا کے پیارے ہیں اُن کے صدقے ہیں اُن کے وارے
حبیبِ خالق نبی ہمارے ہیں اُن کے صدقے ہیں اُن کے وارے
ظہور اُن کا اگر نہ ہوتا عدم سے موجود کچھ نہ ہوتا
طفیل اُن کی ہیں سب یہ سارے ہیں اُن کے صدقے ہیں اُن کے وارے
نہ ہوتے موجود چرخِ اخضر نہ ہوتے پیدا ملک فلک پر
نہ چاند سورج نہ ہوتے تارے ہیں اُن کے صدقے ہیں اُن کے وارے
زمیں پہ ہوتے نہ جن و انساں نہ جنتِ اعلیٰ میں حور و غلماں
نہ دوزخ اور اُس کے یہ شرارے ہیں اُن کے صدقے ہیں اُن کے وارے
ہوا جو رونق فزائے عالم وہ باعثِ ایجاد فخرِ آدمؑ
مٹائے کفر اور شرک سارے ہیں اُن کے صدقے ہیں اُن کے وارے
خدا کی رحمت وہ ہم پہ آیا نجاتِ عقبیٰ کا ڈھب بتایا
وگرنہ ہم پھرتے مارے مارے ہیں اُن کے صدقے ہیں اُن کے وارے

خطاب اُن کا حبیبِ رحماں اُتارا اُن پر خدا نے قرآں
گواہی دیں جن کی سنگ پارے میں اُن کے صدقے میں اُن کے وارے

اُنھیں خدا نے تھا خود بُلایا مکاں سے تا لامکاں دکھایا
ہیں اُن پہ اوحیٰ کے رمز سارے میں اُن کے صدقے میں اُن کے وارے

نجات اُمّت کی حق سے چاہ کر خدا سے اُس وقت مژدہ پاکر
جہانِ فانی سے تب سدھارے میں اُن کے صدقے میں اُن کے وارے

جو ہول قیامت کو دیکھ پاویں تو نفسی نفسی سبھی سُناویں
فقط جو ایک اُمّتی پکارے میں اُن کے صدقے میں اُن کے وارے

میں اُن کے اوصاف کیا سُناؤں جو کوئی پوچھے قرآں بتاؤں
ہیں جس میں اوصاف اُن کے سارے میں اُن کے صدقے میں اُن کے وارے

وہ میرا مولےٰ وہ میرا صاحب وہ میرا آقا خدا کا نائب
ہمارے اُن پر ہیں کُل سہارے میں اُن کے صدقے میں اُن کے وارے

بجا ہے بختوں پہ گر ہوں نازاں کہ جان و دل سے ہوں اپنے ہر آں
میں اُن کے صدقے میں اُن کے وارے میں اُن کے صدقے میں اُن کے وارے

ہوں لاکھوں ہر دم درود اُن پر اور آل و اصحاب سب پہ یکسر
ہیں جن کے حسنین دل کے پیارے میں اُن کے صدقے میں اُن کے وارے

عبث ہے بلبل تو گُل پہ مائل فدا ہو حضرت پہ تو بصد دل
پکاریں جنّت میں آرے آرے میں اُن کے صدقے میں اُن کے وارے

کدھر ہے اے دل کہاں ہے اے دل چل اب مدینے چل اب مدینے
سُن التوا یہ دل سمجھ تو اے دل چل اب مدینے چل اب مدینے

Yusuf Ahmad

تو کیسا بیٹھا ہے ہو کے غافل یہاں کے شغلوں میں بس ہی شاغل
اجل ہے آنے کو آج یا کل چل اب مدینے چل اب مدینے

یہ جسم کب تک یہ جان کب تک یہ تن کی تاب و توان کب تک
اجل سے ہوگی امان کب تک چل اب مدینے چل اب مدینے

کہاں لڑکپن کہاں جوانی کہاں وہ چہرہ ہے ارغوانی
بنی ہے کیا شکل اب نمانی چل اب مدینے چل اب مدینے

کہاں کی بیٹی کہاں کا بیٹا کہاں کا ہے مال تو سمیٹا
عبث ہے اُن پر اکڑ تو بیٹھا چل اب مدینے چل اب مدینے

نہیں یہ تیرے نہ تو ہے ان کا یہ مال لے لینگے ہے یہ جن کا
فقط تو مہماں ہے پانچ دن کا چل اب مدینے چل اب مدینے

کہاں ہیں ماں باپ اپنے مشفق غریق ہوں وے برحمتِ حق
رہے گا تو بھی یہاں نہ مطلق چل اب مدینے چل اب مدینے

دلا تو کر لے بس اب تیاری یہ امر گرچہ بہت ہے بھاری
کرے گا آساں جناب باری چل اب مدینے چل اب مدینے

یہ میرا کہنا تو مان لے اب نہ لا تو حجت اب اُسمیں جب تب
پھر ایسا موقع تجھے ملے کب چل اب مدینے چل اب مدینے

عبث ہے رہنا تیرا یہاں کا بس اب تو کر سیر چل وہاں کا
کہ ہے یہ مقصود انس و جاں کا چل اب مدینے چل اب مدینے

نہیں غرض ہے کسی سے واللہ بلاؤں اُن کو میں اپنے ہمراہ
فقط یہ مطلب ہے اپنا دلخواہ چل اب مدینے چل اب مدینے

تعلقات یہاں کے چھوڑ اب اور رشتہ الفت کا سب سے توڑ اب

مونھ اپنا مُلکِ عرب کو موڑ اب چل اَب مدینے چل اَب مدینے

نجاتِ عقبیٰ کا کرلے ساماں ثوابِ بے حد سے بھرلے داماں
کہ ہو نہ محشر میں تو پریشاں چل اب مدینے چل اَب مدینے

گناہ تیرے ہیں بس کہ وافی نہیں ہے ممکن کہ ہو تلافی
مدینے جانا ہے تجھ کو کافی چل اَب مدینے چل اَب مدینے

اگر دکھاوے خدا مدینہ ہو دُور دل سے غمِ دیرینہ
خوشی سے بھر جائے میرا سینہ چل اَب مدینے چل اَب مدینے

جو روضۂ انور خدا دکھاوے تو نور آنکھوں میں تازہ آوے
تن اپنا جامے میں کب سماوے چل اَب مدینے چل اَب مدینے

بس اَب تو اُڑ چل یہاں سے بُلبل مدینے چل دیکھ سُنبل و گُل
کہ ہوں شفیع تیرے شافعِ کُل چل اَب مدینے چل اب مدینے

مجھے علمِ دیں جو پڑھا گئے وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
مجھے راہِ حق جو دیکھا گئے وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

جو جہاں سے حضرتِ مصطفٰے ہوئے عازمِ چمنِ بقا
تو یہ رو رو کہتی تھیں عایشہؓ وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

میرے ہمنشیں میرے دلربا میرے جان و دل میرے مہ لقا
میرے ہائے شوہر باوفا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

ہوئی فاطمہؓ کو جو یہ خبر ہوا کیسا اُن کو غمِ پدر
لگیں کہنے پیٹ کے اپنا سر وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

میری موت کیوں نہیں آگئی مجھے لیتی کیوں نہ قضا گئی

یہ زمیں نہ کیوں مجھے کھا گئی وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
مجھے کہتے تھے جو پدر کی جان میرے ہائے قبلۂ بابا جان
حسنؓ و حسینؓ کے رتبہ دان وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
حسنؓ و حسینؓ بچشم نم یہ پکارتے تھے بدرد و غم
جنہیں نانا کہتے تھے ہائے ہم وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
مجھے پیارے سے جو بلاتے تھے مجھے پیٹھ پہ جو چڑھاتے تھے
مجھے گود میں جو سلاتے تھے وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
وہ جناب بوبکرؓ و عمرؓ ہوئے نالہ زن یہ بچشم تر
میرے دل ستاں میرے راہبر وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
عثمانؓ کا بھی یہی حال تھا یہی لب پہ اُن کے مقال تھا
مجھے عشق جن سے کمال تھا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
بصد آہ حضرت مرتضیٰؓ لگے کہنے آہ یہ کیا ہوا
میرے تھے جو قبلۂ دو سرا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
میں بلالؓ کا کہوں حال کیا یہی نالہ اُس کی زبان پہ تھا
میری سُنتے تھے جو اذاں سدا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
نہ رہوں گا اب میں مدینے میں میری خاک ایسی ہے جینے میں
تھے جو دل نشیں میرے سینہ میں وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
وہ جو اُستنِ حنّانہ تھا سدا تکیۂ شہِ دوسرا
یہی نالہ کرکے وہ پھٹ گیا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
جو اُویس نے یہ سُنی خبر ہوئے سوز غم سے وہ نوحہ گر
یہی کہتے رہے بچشم تر وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

وہ شفیعِ امتِ عاصیاں وہ رفیعِ خسروِ جاوداں
جنہیں کہتے ہیں شہِ مرسلاں وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

سبھی طائرانِ چمن چمن ہوئے نالوں میں یہی نعرہ زن
میرے رشکِ یاسمین وسمن وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

وہ خمیدہ گیسوئے پرشکن دمِ عیسیٰ جن کا تھا ہر سخن
وہ تھے جن سے رونقِ انجمن وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

کہوں کیا میں شہرت دلِ حزیں نہیں تاب فرقتِ شاہِ دیں
ابھی بیٹھے تھے جو مرے قریں وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

رخِ تاباں سے اے غوثِ زماں پردہ اٹھا لیجے
نہ ہو خواہش کبھی پھر سلطنت کی اے شہِ جیلاں
نکالی بارہ سالہ آپ نے ڈوبی ہوئی کشتی
تمنا ہے دلِ شیدا کو مدت سے زیارت کی

مریضِ دردِ ہجراں کو برائے حق دوا دیجئے
گر اپنے آستانے کا مجھے درباں بنا لیجئے
میرا بیڑا ابھی پار اب غم کے دریا سے کرا دیجئے
بلا کر اب اسے بغداد کا روضہ دکھا دیجئے

یہ احمد بھی تمہارا ہے دل و جاں سے مناقب خواں
برائے حق کہ جنت سے مکاں اسکو دلا دیجئے

وصف کوئی کیا کرے تحریر میرے پیر کی
سالہا شب کو نہ سوئے اور عبادت میں رہے
نورِ عرفاں کا ہو روشن دل میں تیری سگاں
اک نظر سے کردی تجھکو مس سے زرِ خالص ابھی
کبر و ترسا لائے ایماں سن کے ان کے وعظ کو
جن و انساں زیرِ فرماں آپکے تھے سب بسر

ہے فزوں تحریر سے توقیر میرے پیر کی
تھی عبادت اسقدر شب گیر میرے پیر کی
دیکھ لے گر شکل پر تنویر میرے پیر کی
بے شبہ ہے نظر صاف اکسیر میرے پیر کی
ایسی پر تاثیر تھی تقریر میرے پیر کی
تھی حکومت ایسی عالمگیر میرے پیر کی

چھوڑ دیں بت پرستی برہمن کلمہ پڑھیں
سلسلہ میں آپ کے مردانِ حق ہیں پا بہ بند
سارے دیووں نے جھکا دیں گر زمیں زیرِ قدم
آپ کے دل میں جو گذرا حق نے فوراً کر دیا
خانماں حاسد کرے برباد دم میں مثلِ برق

دیکھ لیں گر نظر بھر تصویر میرے پیر کی
ہے کشاں سوئے خدا زنجیر میرے پیر کی
ایسی ہمت ایسی تھی توقیر میرے پیر کی
ہو گئی تقدیرِ حق تدبیر میرے پیر کی
گر ہو غیرت سے علم شمشیر میرے پیر کی

گلشن و گلزار بلبل گر تجھے مطلوب ہے
صدقِ دل سے ہو تو دامن گیر میرے پیر کی

سلام اوّل

یا نبی سلام علیک
اے جنابِ حق کے پیارے
آمنہ بی بی کے جائے
آپ خورشیدِ لقا ہیں
معدنِ اسرار سینا
بدرِ اوجِ طورِ سینا
عرشِ اعلیٰ کے جویّا
آپ پہ حق مبتلا ہے
اب نہیں اچھا قرینا
گر مدینا آ دکھائیں
آپ جو شربت پلائیں
جس گھڑی تربت کو جائیں

یا رسول سلام علیک
چرخِ رحمت کے ستارے
دستِ ہاجر کے سُلائے
آپ شاہِ دوسرا ہیں
مخزنِ علم مدینا
مہرِ تابانِ مدینا
شہرِ یثرب کے بسیّا
آپ کا کیا مرتبا ہے
فکر ہے جو رسینا
دوڑ کر روضہ پہ جائیں
عمر بھر واں سے نہ آئیں
خاک کا سرمہ بنائیں

یا حبیب سلام علیک
نوحؑ و آدمؑ کے دولارے
گود حوّاؑ کے کھلائے
آپ نورِ کبریا ہیں
عرش دروازے کا زینا
بلبلِ باغِ امینا
ساقیٔ کوثر کے بہیّا
شان ہیں بدر الدجیٰ ہے
دہر میں مشکل ہے جینا
اشکِ خوں سر پہ بہائیں
شمعِ دل اپنا جلائیں
بستر اُدھر پہ لگائیں

صلوٰۃ اللہ علیک
اپنی اُمت کے سہارے
نورِ قدرت کے بنائے
آپ محبوبِ خدا ہیں
عطر ہے بہتر پسینا
بحرِ رحمت کے سفینا
ناؤ دو جگ کے کھویّا
مدح میں کہتا خدا ہے
تو خبر شاہِ مدینا
ہاتھ اُٹھا کر یہ سنائیں
شعلوں سے نکلیں صدائیں
جوشِ دل اپنا دکھائیں

سر کو قدموں پہ جھکائیں	دل کو دیوانہ بنائیں	جان کو روضہ پہ چڑھائیں	لب کو کیوں جنبش میں لائیں
دل کو میرے آزمائیں	نورِ عارض میں جلائیں	خاک میں در کی ملائیں	خاک سے آوازیں آئیں
لیکے مکھڑے کی بلائیں	چھپتے تھے کیا بتائیں	آنکھ میں کیونکر بٹھائیں	کہتی تھی دے کر دعائیں
کون گودی میں کھلائیں	کون سینہ پر لوٹائیں	کس طرح دل میں لائیں	وصف میں کیا لب پہ لائیں
آپکا وہی فدا ہے	آپ کے در کا گدا ہے	آپ سے یہ التجا ہے	عرض یہ صبح و مسا ہے
	یا نبیؐ سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسولؐ سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	

سلام دوم

یا نبیؐ سلام علیک	یا رسولؐ سلام علیک	یا حبیبؐ سلام علیک	صَلوٰۃُ اللہِ علیک
نام نامی حرزِ جاں ہے	چارۂ دردِ نہاں ہے	دمبدم وردِ زباں ہے	صَلوٰۃُ اللہ عَلَیک
دو جہاں کے آپ سرور	آپ کا مدّاح داور	کون ہے ایسا پیمبر	صَلوٰۃُ اللہِ عَلَیک
کس کو یہ رتبہ ملا ہے	نام کس کا مصطفٰے ہے	کس کا عاشق کبریا ہے	صَلوٰۃ اللہ عَلَیک
کس کے قبضے میں ہے کوثر	ہے خدا کا پیار کس پر	کون ہے محبوبِ داور	صَلوٰۃُ اللہ عَلَیک
کس کو خالق نے بلایا	کس نے یہ رتبہ ہے پایا	کس پہ ہے قرآن آیا	صَلوٰۃ اللہ عَلَیک
شافعِ محشر تمھیں ہو	دین کے رہبر تمھیں ہو	خاص پیغمبر تمھیں ہو	صَلوٰۃُ اللہ عَلَیک
رہنما و پیشوا ہو	سر بسر نورِ خدا ہو	تم تو شاہِ دوسرا ہو	صَلوٰۃُ اللہ علیک
گرچہ عصیاں کی ہو کثرت	غم نہیں روزِ قیامت	واں تو ہو گی آپ حضرت	صَلوٰۃُ اللہ عَلَیک
واسطہ آلِ عبا کا	صدقہ حضرت فاطمہؓ کا	غم نہ ہو روزِ جزا کا	صَلوٰۃُ اللہ علیک
میرے مولیٰ میرے آقا	آپ ہی کا ہے بھروسا	حشر میں رہ جائے پردا	صَلوٰۃُ اللہ عَلَیک
آپ ہی شمس الضحیٰ ہیں	آپ ہی بدر الدجیٰ ہیں	آپ محبوبِ خدا ہیں	صَلوٰۃُ اللہ عَلَیک

چاند سورج اور ستارے	آپ پر صدقے اتارے	جان و دل دونوں کو وارے	صلوٰۃ اللہ علیک
رات دن ہے آہ وزاری	ہے زیادہ بے قراری	جاؤں میں حضرت کو وارے	صلوٰۃ اللہ علیک
اب نہیں اٹھتے یہ صدمے	دل ہوا ہے ٹکڑے ٹکڑے	آپ کی صورت کے صدقے	صلوٰۃ اللہ علیک
آپ کی فرقت نے مارا	بس یہی ہے اس کا چارا	اب زیارت ہو خدارا	صلوٰۃ اللہ علیک
آپ پر قربان جاؤں	ایک دم جو دیکھ پاؤں	حالِ دل سب کہہ سناؤں	صلوٰۃ اللہ علیک
خواب میں اک روز آتے	صورتِ انور دکھاتے	ہجر کے غم سے چھڑاتے	صلوٰۃ اللہ علیک
روضۂ احمد پہ جا کر	یہ پیامِ شوقِ مضطر	اے صبا کہنا مقرر	صلوٰۃ اللہ علیک
	یانبی سلام علیک یاحبیب سلام علیک	یارسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	

سلام سوم

سرورِ اولادِ آدمؑ	صلوٰۃ اللہ علیک	دلبرِ خوبانِ عالم	صلوٰۃ اللہ علیک
باعثِ تخلیقِ خلقت	موجبِ تنزیلِ رحمت	شافعِ عصیانِ اُمت	صلوٰۃ اللہ علیک
افسرِ کُل انبیا ہو	جلوۂ نورِ خدا ہو	مالکِ ہر دوسرا ہو	صلوٰۃ اللہ علیک
رازدارِ کنتُ کنزاً	گوہرِ بحرِ یتیماً	سرورِ کنتُ نبیاً	صلوٰۃ اللہ علیک
ناظرِ دیدارِ وحدت	کاشفِ رمز و اشارت	واقفِ اسرارِ خلوت	صلوٰۃ اللہ علیک
سرورِ ذوالاحتشم ہو	سیدِ عالی ہمم ہو	خسروِ ملکِ عجم ہو	صلوٰۃ اللہ علیک
پیشوائے جن و آدم	مقتدائے ہر دو عالم	صاحبِ اخلاقِ اعظم	صلوٰۃ اللہ علیک
صاحبِ تاجِ شفاعت	دافعِ رنج و مصیبت	قاسمِ نعماتِ جنت	صلوٰۃ اللہ علیک
کعبۂ مقصودِ کُل ہو	قبلۂ خیلِ رُسل ہو	باغِ کون کے تم ہی گل ہو	صلوٰۃ اللہ علیک
زیبِ بُستانِ طریقت	ناصبِ بیخِ شریعت	ثمرۂ نخلِ حقیقت	صلوٰۃ اللہ علیک

تم ہو مرغوبِ دو عالم	تم ہو مطلوبِ دو عالم	تم ہو محبوبِ دو عالم	صلوٰۃ اللہ علیک
مخزنِ حلم و مروت	منبعِ خلق و محبت	معدنِ جود و سخاوت	صلوٰۃ اللہ علیک
آفتابِ لایزالی	ماہتابِ ذی کمالی	ہو تمہیں اُمت کے والی	صلوٰۃُ اللہِ علیک
ہادیِ راہِ ہدایت	رہبرِ کوئے سعادت	شمع افروزِ عبادت	صلوٰۃُ اللہ علیک
حامیِ درماندگاں ہو	دستگیرِ بے کساں ہو	باعثِ امن و اماں ہو	صلوٰۃُ اللہ علیک
نیرِّ چرخِ رسالت	اخترِ برجِ نبوت	ماحیِ کفر و ضلالت	صلوٰۃُ اللہِ علیک
نورِ بہارِ باغِ ایماں	گلعذارِ رنگِ ایقاں	لالۂ گلزارِ عرفاں	صلوٰۃُ اللہ علیک
تم شفیع المذنبیں ہو	زینتِ عرشِ بریں ہو	بے گماں سلطانِ دیں ہو	صلوٰۃُ اللہ علیک
روکشِ بدرالدجیٰ ہو	غیرتِ شمس الضحیٰ ہو	حسن میں سب سے سوا ہو	صلوٰۃُ اللہِ علیک
جو کوئی تم پر فدا ہے	خاصِ مقبولِ خدا ہے	اہلِ دیں کا پیشوا ہے	صلوٰۃُ اللہِ علیک
بلبلِ باغِ ہویت	نو گلِ گلزارِ قدرت	طوطیِ بستانِ وحدت	صلوٰۃُ اللہِ علیک
ہو تمہیں نبیوں کے سرور	ہو تمہیں سلطانِ محشر	ہو تمہیں ساقیِ کوثر	صلوٰۃ اللہ علیک
	قاسمِ خستہ ہے مضطر	اب بلالو اپنے در پر	
	یا حبیبِ ربِّ اکبر	صلوٰۃُ اللہ علیک	

سلام چہارم

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃُ اللہ علیک
آپ ہیں دنیا کے سرور	آپ ہیں مہرِ منور	آپ ہیں خالق کے دلبر	آپ کے پیر و پیمبر
تجھ پہ اکرامِ خدا ہے	کون تجھ سا دوسرا ہے	تجھ پہ اک عالم فدا ہے	تو شہِ ہر دوسرا ہے
کس کو ہے قرآن آیا	کس کو خالق نے بلایا	آپ نے وہ اوج پایا	جو سمجھ میں بھی نہ آیا
اول و آخر تمہیں ہو	ظاہر و باطن تمہیں ہو	دین کے ماہر تمہیں ہو	خصم پہ قاہر تمہیں ہو

التجا یہیں ہوں یہ لایا اب مدینے میں بلاؤ ہمسرِ محنہ وں ہے جہاں	درد و غم نے ہے ستایا رحم للّٰہ مجھ پہ کھاؤ کیجیے اب اِس پہ احساں	تنگ جینے سے ہوں آیا اپنے مفتوں کو جلاؤ ہند میں رہنا ہے گریاں	حالِ دل تمکو سنایا اے مسیحا جلد آؤ اِس کی کردو مشکل آساں
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	

تضمین اوّل شعر سعدی علیہ الرحمۃ

گئی جب زمیں سے بر آسماں کہ براق مرکبِ خوش عناں	وہ جنابِ سیدِ مرسلاں اور سوار اُسپہ شہِ زماں	کروں اس گھڑی کا میں کیا بیاں تھے جلو میں سب ملکوتیاں	تھے جلوہ میں جب شہِ شہاں تھا یہ جبرئیل کے ہر زباں
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجےٰ بجمالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ	
گئے آپ عرش پہ وہاں گزند رہے جبرائیل یہ عرض کر	جہاں جا کسی کا نہ ہو گذر نہیں چلیں جو آگے جلیں گے پر	ہوا نور نور سے جلوہ گر جو ہیں دیکھا پشتِ براق پر	وہ ملا نظر کہ نہ تھا نظر تو یہ بولا رفرف واں آن کر
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع وخصالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ	
اُٹھا شور عرش پہ آگیا کہ جمال احمدِ مجتبےٰ	جیسے مژدۂ جانفزا آگیا ہمیں مل گیا ہمیں مل گیا	صفیں باندھ باندھ سب انبیا ملے سب ادب سے جدا جدا	لگے شکر کرنے خدا خدا یہ خوش ہو کے بولے کہ مرحبا
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع وخصالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ	
کیا جس نے آپ کو تھا طلب کیا عرض آپ نے میری رب	ملے اُس سے جاتے ہی لب بہ لب مجھے بخشا تو نے عجب عجب	دیا حق نے کون و مکاں سب چلے آپ پا کے وداع جب	یہ معراج کا تھا فقط سبب یہ ندا ہوئی کہ شہِ عرب

	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلّو علیہ و آلہ	
چلے سوئے خلد جو مصطفےٰ ہوئی اب ہے جلوہ گری بجا	تو یہ جبرئیل نے کی صدا درِ خلد کو کیجئے جلد وا	کہ جناب خواجہ دو سرا وہیں سن کے رضوان آپ	سبھی انبیاؤں کے پیشوا لگا عرض کرنے کہ سیدا
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلّو علیہ و آلہ	
میری خواب میں نظر آگیا میری شوق دل میں سما گیا	رخ نور آنکھوں میں چھا گیا نہ لقب بتا وہ بتا گیا	سنہ لطف ایسی دکھا گیا کہ وہ کون تھا کہاں گیا	مجھے اک بلا میں پھنسا گیا کوئی آکے ایسا سنا گیا
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلّو علیہ و آلہ	
یہ خدا ہے تجھ سے دعا مری عجب ایک جلوہ ہو اس گھڑی	کہ بروز حشر کے وہ نبی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ	ہوں جلو میں جسکی نبی سبھی وہاں روح سعدی بھی ہو کھڑی	میرا ہو شفیع میرا ہو شفیع یہ عطار کہتا ہو جس گھڑی
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلّو علیہ و آلہ	

تضمین دوم

شب وصل خالق بحر و بر لگا کہنے سدرہ کا ہمسفر	گیا چھپ کے وہ مہ سیمبر کہ وہ بعد سدرہ گیا کدھر	پھر اشمس ڈھونڈھ فضا اور مجھے منتہیٰ کی نہیں خبر	گئی ڈھک بصر گئی تھک نظر ہے اگر خبر تو اسی قدر
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلّو علیہ و آلہ	
وہ حبیب رب غفور ہے	وہ شفیع روز نشور ہے	وہ طلوع نور ظہور ہے	کہ ظہور اس سے وہ نور ہے

فلک اُس کے نور کا طور ہے	اُسے لامکاں سے عبور ہے	وہ حقیقتہً بڑی دور ہے	یہ ترانۂ لبِ حور ہے
	بلغ العلیٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ	
شبِ ارتقاعِ شہِ سُبل ہوئی نار نور سے اُسکے گُل	دمِ ارتقائے مہِ سُبل ہوا صحنِ خلد میں فرشِ گُل	گئے اُٹھ حجابِ دوئی کے کُل ہوئیں حوریں بخودِ جامِ مُل	گئے در بہشتِ بریں کے کھُل اُٹھا عرش و فرش میں بھی تو غُل
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجےٰ بجمالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ	
دمِ آمد آمدِ مصطفےٰ یہ زحل نے دور سے دی ندا	مرۂ حور نے فرشِ رہ کیا کہ ہوں بندۂ حبشی ترا	کہا مشتری نے میں ہوں کیا قلمی وزیر نے کی ثنا	ترا مشتری ہوا خود خدا ہوئی زہرہ جھوم کے نغمہ زا
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجےٰ بجمالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ	
پئے مطلب جو ہوا طلب کوئی چنگ زن رہِ طرب	سوئے کُنجِ خلوتِ خاصِ رب کوئی پائے بوس بصد عجب	ہوئی آسمانوں میں دھوم تب گئے سب شکوہ میں اُسکے دب	کوئی سجدہ ریز رہِ ادب یہ پکارنے لگے سب کے سب
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ	
دُرِ تاجِ تارکِ اصطفا ہوا اُس کی ذات کا متکّا	گُلِ سرخ گلشنِ اجتبا کہے کوئی پردہ کی بات کیا	ہوا شمع خلوتِ کبریا ہوئی ہو بہو وہ خلا ملا	تو عروجِ مسندِ استوا کہ مقامِ ہو سے اُٹھی صدا
	بلغ العلیٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ	
وہ فلک مسیر کدھر گیا نہ ملک گیا نہ بشر گیا	وہ فلک کے پار اُتر گیا نہ خبر گئی نہ اثر گیا	وہ کمال شیشے میں کر گیا فلکِ نہم سے اُدھر گیا	رہا ثابت اور وہ گذر گیا فلک اس ترانے سے پھر گیا

	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجےٰ بجمالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ	
کہوں کیا بلندیٔ عزّوشاں ہوا ہالۂ دائرہ کماں	کہ حضورِ حق گیا میہماں کیا نورِ ذات میں جو نہاں	تو دیا مکاں اُسے لامکاں شدہ رازہائے نہاں عیاں	وہ جبیں ہوئی جو آسماں زہے ای حسن کہ بیاں
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ صلوا علیہٖ وآلہٖ	

تضمین سوم

ہے بہار آئی چمن چمن کہ یہ سب نمودِ گل و سمن	کھلے لالہ نرگس و نسترن ہے ظہورِ نورِ شہ زمن	کیا بلبلوں نے وہ پھر لحن بلغ العلےٰ بکمالہٖ	ہوئی قمری سرو پہ نعرہ زن کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
گئی بدلی باغ کی پھر ہوا لگی آنے رعد سے پھر صدا	ہوئی زیبِ بخشِ چمن صبا کہ یہ سب ہے باعثِ مصطفٰے	اُٹھی ہر طرف سے وہ پھر گھٹا بلغ العلےٰ بکمالہٖ	لگی برق کوندنے جابجا کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
دیا صحن باغ میں پھر بچھا کھچا شامیانہ پھر ابر کا	وُہی فرش سبزہ کا جابجا لگی کہنے بلبلِ خوش نوا	گُلوں غنچوں کی وہ بنا بنا بلغ العلیٰ بکمالہٖ	وہ لیئے گاؤ تکیے وہی لگا کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہٖ وآلہٖ	
کہیں طوطیاں ہیں شکر فشاں کہیں کہتے پھرتے ہیں باغباں	کہیں سرو قمری ہے شادماں یہ مدیحِ سیدِ انس و جاں	کہیں غنچہ کھولے ہے عطرداں بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کہیں بلبلیں ہیں طرب کناں کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
بخیالِ روئے شہِ زمن	کھلے ہر طرف ہیں چمن چمن	ہے نزولِ رحمتِ ذوالمنن	کہ درود پڑھتے ہیں مرد و زن

ہے عجب حمیدہ بہیہ انجمن	کہ زباں پہ سب کے یہ ہے سخن	بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	
وہ صلوٰۃ بھیج احد صمد کریں لاکھ اہلِ حسد حسد	جو ہو بعید نہ ہو جس کو حد ہوا شہرہ اُن کا بلد بلد	بحضورِ سیّدِ مستند بلغ العلیٰ بکمالہٖ	جو نبی ازل سے ہے تا ابد کشف الدجیٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	
ہوئے اُسکی شرح میں جو مخل ہوں نثار اُس پہ جان و دل	رہے یونہی بس مفصل مل کہیں جسکو صاحبِ دل بدل	ہوئے کیسے کیسے نہ منفعل بلغ العلیٰ بکمالہٖ	رہی دو جہاں میں خجل خجل کشف الدجیٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	
وہ ہے اُسکی نکہتِ پیرہن ہوئے باغ باغ گل و سمن	سنو صاحبانِ نجن سخن یہی شعر اب ہے دہن دہن	کہ صبا جو لائے بانجمن بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کھلے غنچے اُس سے چمن چمن کشف الدجیٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	
کروں اُسکی زلف کا وصف کیا تھیں جو گل پہ بلبلیں مبتلا	کہ یہی کہنا مشکِ ختا خطا لگا کہنے اُن کو سنا سنا	ہے نسیم اُسکی وہ جانفزا بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کہ مسیح ہو کے فدا فدا کشف الدجیٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	
وہ جبیں ہے رشکِ مہ مبیں وہ نگاہ نرگسِ سرمگیں	ہوئی جب یہ شرحِ مبیں بیاں کریں حسبِ اہلِ یقیں یقیں	وہ ہلال ابروئے شاہِ دیں بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کہ ہے ماہ عید مشاہدیں کشف الدجیٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	
ہے فروغ چہرہ سے جلوہ گر یہ کمال حسن کا دیکھ کر	کہ کبھی نہیں یہ بشر بشر رکھی کیوں نہ مد نظر نظر	کہوں برق طور جو سوچ کر بلغ العلیٰ بکمالہٖ	تو ہے نور نور شرر شرر کشف الدجیٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	
گیا جب نبی ہے سوئے فلک	تو وہ نور اُس کا جھلک جھلک	تھا نشاط بخش یہاں تلک	گیا جامِ عرش چھلک چھلک

لگے کہنے صل علےٰ ملک	ہوا شہرہ پھر یہ فلک فلک	بلغ العلےٰ بکمالہٖ	کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
ذرا دیکھو تو یہ عروج ہاں جو نہاں تھا سب وہ ہوا عیاں	گیا اک نظر میں کہاں کہاں یہی زمزمہ تھا زباں زباں	نہ مکاں ہے چھوٹا نہ لامکاں بلغ العلیٰ بکمالہٖ	رہا کچھ نہ رازِ نہاں نہاں کشف الدجیٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
شہِ نامور یہ خوش سیر گری قدسوں پر ہوئی بہرہ ور	وہ ہے لب شکر وہ ہی پیمبر کہا ہمدگر یہی دیکھکر	جو بیک نظر گیا چرخ پر بلغ العلیٰ بکمالہٖ	ملک و بشر فلک و قمر کشف الدجیٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
ہوا سدرہ پر جو وہ جلوہ گر اُسے چھوڑ کر شہِ بحر و بر	کہا جبرائیل نے نامور گئے جب گذر تو یہ تھی خبر	یونہیں پیشتر کیئے جا سفر بلغ العلےٰ بکمالہٖ	میں جلوں اگر تو جلیں گے پر کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
ہے یہ عرض رونق کمتریں ہوں فدائے اسعدی خوش یقیں	بحضور سیدِ مرسلیں کہی کیسی نعت بدل نشیں	میری عفو ہووے خطا کہیں بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کہ ہیں آپ شافعِ مذنبیں کشف الدجیٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	

مخمس شاہ ظفر علیہ الرحمۃ در حمد باری تعالیٰ عزّ اسمہ بر قصیدۂ سنائی

پئے دنیا تو نے کھپ کھپ کے عبث جان کھپائی مگر اب جی میں ہے یہ چھوڑ کے سب ہرزہ درائی	نہ دیا منزلِ عقبیٰ کا مجھے رستہ دکھائی ملکا ذکرِ تو گویم کہ تو پاکی و خدائی
نروم من بجز آں رہ کہ تواں رہ نمائی	
نہ پھروں عہد سے جب تک کہ میرے دم میں ہے دم طلبِ وصل تیری ہو نہ میرے دل سے کبھی کم	رکھوں پیمانِ محبت کو تیرے میں لو نہی محکم ہمہ درگاہِ تو جویم ہمہ در کارِ تو پویم

ہمہ توحید تو گویم کہ بتوحید سزائی

نہ چپ و راست سے گر ہو وے تیری نصرت و یاری   نہ تیرا عرش سے تا فرش اگر فیض ہو جاری
تو کہے کیونکہ خدایا یہ خدائی تجھے ساری   تو خداوند یمینی تو خداوند یساری

تو خداوند زمینی تو خداوند سمائی

نظر آتی ہے جہاں میں جو سفیدی و سیاہی   قلم صنع یہ دیتی ہے تیری دن رات گواہی
تیری یکتائی مبرا ہے ہر اک شئے سے الٰہی   تو زن و جفت نہ جوئی نہ خورو خفت نخواہی

احدا بی زن و جفتی ملکا کام روائی

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عبادت   نہ عنایت تجھے درکار کسو کی نہ حمایت
نہ شراکت ہی کسی سے نہ کسی ہی سے قرابت   نہ نیازت بولادت نہ بفرزند تو حاجت

تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی

جسے تو چاہے امیری دے جسے چاہے فقیری   جسے تو چاہے بزرگی دے جسے چاہے حقیری
کرم و عفو سے کیونکر نہ کرے عذر پذیری   تو کریمی تو رحیمی تو سمیعی تو بصیری

تو معزی تو مذلی ملک العرش بجائی

گنہ و جرم پہ بھی کرتا ہے تو رزق رسانی   تیرے الطاف سے محروم نہ میخوار نہ زانی
کہ وہ ستار ہے تو واقف اسرار نہانی   ہمہ را عیب تو پوشی ہمہ را عیب تو دانی

ہمہ را رزق رسائی کہ تو موجود عطائی

خرد و وہم سے گو دل نے کوئی بات تراشی   کہ ہوا اول و آخر کی حقیقت کا تلاشی
میرے نزدیک سوا اس کے ہی سب سمع خراشی   نہ بُدی خلق تو بودی نبود خلق تو باشی

نہ تو خیزی نہ نشینی نہ تو کاہی نہ فزاشی

رہے مصروف ثنا میں تیرے ہر چند خلایق   نہ ادا پر وہ ثنا ہو جو ثنا ہے تیرے لایق
گو وہ فوق او ہی جس فوق ہی ہے سب سے تو فایق   نہ سپہری نہ کواکب نہ بروجی نہ دقایق

نہ مقامی نہ منازل نہ نشینی نہ بہ پائی

رہِ توصیف تیری رکھتی نہایت ہی درازی　　نہ لگے ہاتھ یہ کوچہ تیری ہے بندہ نوازی
نہ چلے کنہ حقیقت میں تیرے نکتہ طرازی　　بری از چون و چرائی بری از عجز و نیازی

بری از صورتِ رنگیں بری از عیب و خطائی

نہ تجھے دوست کی حاجت ہی نہ اندیشہ دشمن　　نہ تجھے کام ہے عشرت سے نہ شیوہ تیرا شیون
نہ تجھے چاہیئے مادی تجھے چاہیئے مسکن　　بری از خوردن و خفتن بری از ہمتِ مُردن

بری از بیم و امیدی بری از رنج و بلائے

نہ رہا عالمِ طفلی و جوانی ہوئی پیری　　غمِ دنیا کے ہے زنداں میں مجھے اب یہ اسیری
نہ روا رکھ تو میرے حق میں یہ خواری و حقیری　　تو علیمی و حکیمی تو خبیری تو بصیری

تو نمایندۂ فضلی و تو سزاوارِ ثنائی

تیری اوصاف بیاں کر نکلی باندھی ہے جو ہمت جی　　دمِ تقریر ہی ہو گونگی دمِ تحریر ہو لنجی
میری گو نوکِ زباں گنجِ معانی کو ہو کنجی　　نتواں وصفِ تو گفتن کہ تو در وصف نہ گنجی

نتواں شرحِ تو کردن کہ تو در شرح نیائی

نہ بصر کو ہے یہ قدرت کہ تیری دیکھے تجلی　　نہ خرد کو ہے یہ طاقت کہ تجھے پاوے ذرا بھی
متحیر ہوں میں اس میں کہ صفت کیا کہوں تیری　　اَحَدٌ لَیْسَ کَمِثْلِی صَمَدٌ لَیْسَ بِغَرَدی

لِمَنِ الْمُلْک تو گوئی کہ سزاوارِ خدائی

ظفر اس وقت میں خاموش ہو گیا غنچہ کے مانند　　کہ یہ اشعار مناجات کے یاد آئے اُسے چند
کرے اوصاف میں کس طرح تیری اپنی زباں بند　　لب و دندانِ سنائی ہمہ توحیدِ تو گویند

مگر از آتشِ دوزخ بودش زود رہائی

مخمس ظفر علیہ الرحمۃ بر مناجات جنید علیہ الرحمۃ

همیشہ از ندامت اشکبارم
زجرمِ خویشتن خود شرمسارم
مگر از رحمتت اُمید وارم
الٰہی واقفی از حالِ زارم
تو مے دانی کہ جز تو کس ندارم

گناہوں کا میرے ازبس ہے طغیاں
رہے ہے موج زن طوفاں پہ طوفاں
تری بے دستگیری ہوں ہراساں
الٰہی غرق ام در بحرِ عصیاں
زدستِ رحمت افگن بر کنارم

جہاں ہے مجمعِ اربابِ غفلت
مہیا ہیں سبھی اسبابِ غفلت
یہاں پی کر شرابِ نابِ غفلت
الٰہی رفتہ ام در خوابِ غفلت
بدہ بیداری زیں کار و بارم

ترے آگے نہیں مانندِ تصویر
زبانِ عذر کو یارائے تقریر
میری کیا رستگاری کی ہو تدبیر
الٰہی کردہ ام بسیار تقصیر
وزاں حضرت نہایت شرمسارم

بجا ہے گر دلِ مضطر کڑا ہے
کہاں ٹھہرے جو کچھ آرام چاہے
پنہا ہے منزلِ مقصود گاہے
الٰہی بر کشا از غیب راہے
زچندیں سال و مہ در انتظارم

کرے گر ہمرہِ کشتی کوئی زبردست
سپر راہِ فنا ہو جائے ہی پست
نہیں رہتی ہے مطلق تابِ طاقت
الٰہی راہِ اول سخت راہ است
تو آساں بگذراں زیں رہگذارم

تجھے ہی زیب دے ہے حکمرانی
کہ تیرے ہاتھ موت اور زندگانی
نہ جانوں مَیں غضب ہے مہربانی
الٰہی گر برانی ور بخوانی
تو دانی بندۂ بے اختیارم

سیہ کاری میں ہوں غلطاں و پیچاں
کروں کیا اپنی جمعیّت کا ساماں
پریشاں حال مثلِ زلفِ خوباں
الٰہی خاطرم را جمع گرداں
کہ مسکین و پریشاں روزگارم

کھلے توحید کے معنی مجھے یہ
قضا جب دم کرے اپنی کماں زہ
دوئی اچھی نہیں اس سے حذر بہ
الٰہی بر یکے گفتن مدد دہ
کہ تا من جاں بآسانی سپارم

نہ گریہ میں نہ سوزِ دل میں تاثیر
تجھی سے ہے اُمیدِ عفوِ تقصیر
گناہوں کی ندامت سے ہوں دلگیر
الٰہی از کمالِ لُطف بپذیر
دلِ سوزان و چشمِ اشکبارم

رہا میں جیسا یہاں خورسند و فیروز
رہوں دونوں جہاں میں بہرہ اندوز
رہوں یوں حشر کو بھی جلوہ افروز
الٰہی گر عزیزم کردی امروز
مکن فردا بہ نزدِ خلق خوارم

یہ کافر نفس ہے ایسا ملا بد
عداوت مجھ سے یہ رکھتا ہے بیحد
کہ جس سے جز بدی کچھ ہو نہ سرزد
الٰہی گر نہ توفیقِ تو باشد
بر آرد نفسِ بد از جاں دمارم

مکاں تاریک میں تنہا و بے زور
سُنے کون آہ و نالے کا مرے شور
جو کوئی پاس ہے تا مار یا مور
الٰہی در شبِ منزل گہِ گور
ز لطفِ خویش گرداں غمگسارم

نشہ میں تو ہوں غفلت کے سرمست
کہاں جاؤں کروں میں کس طرف جست
مرے درپے ہیں دو دشمن قوی دست
الٰہی نفس و شیطاں در کمین است
ز تقوائے عبادت کن حصارم

ظفر ہے جن کو ایماں اپنا درکار
کہے ہے دیکھ تو کیا مرد ہشیار
دُعا ایمان کی مانگے ہیں ہر بار
الٰہی بر جنید ایماں نگہدار

کہ این است اصل جاہ و اعتبارم

مناجات محمد حیات صاحب تخلص غضنفر

بارِ الہ رسول کی خاطر کے واسطے
عدلِ عمرؓ و مسجد و منبر کے واسطے
صدیق یارِ غار پیمبر کے واسطے
عثمانؓ غنی و حیدرؓ و صفدر کے واسطے

روزِ نشور فاطمہؓ اطہر کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

مسلم کو مومنوں کو مسلماں کو بخش دے
اُستاد اور مشفقِ ذی شاں کو بخش دے
والد کو والدہ کو مہرباں کو بخش دے
عاصی ہوں اے خدا میرے عصیاں کو بخش دے

شبیرؓ کے طفیل سے شبرؓ کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

بارِ الٰہ میں بھی اک عبد ذلیل ہوں
راحم ہے تو میں اس لیے لایا دلیل ہوں
بیماریٔ گنہ سے نہایت علیل ہوں
تیرا کلام ہے کہ میں ربّ الجلیل ہوں

زینؓ العباد و باقرؓ و جعفرؓ کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

ایمان سے اُٹھا مجھے دنیا سے اے رحیم
او منکر و نکیر کا بھی خوف ہو نہ بیم
بدعت سے شرک و کفر سے رکھ باز اے کریم
راہِ صراط پر ہو قدم میرا مستقیم

اور کاظم و رضا شہ و سرور کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

بحرِ گناہ میں غرق ہوں یا رب مجھے نکال
تیرا ہی ذوق و شوق میرے دل کو ہو کمال
دنیا کے لہو و لعب سے مجھ کو تو اب سنبھال
اور اُلفتِ نبیؐ سے مجھے کر دے تو نہال
بہرِ تقی نقی حسن عسکر کے واسطے
یا رب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

ہیں دست بستہ جملہ ملائک تیرے حضور
سب سے زیادہ ہیں جن گنہگار و پُر قصور
شاہ و گدا سبھی ہیں تیرے عبد ذی شعور
غفار تیرے بن نہیں کوئی ہے اے غفور
بہرِ جناب مہدیؑ رہبر کے واسطے
یا رب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

ہوں معصیت میں غرق و لے تیری چاہ ہے
محتاج ہوں گدا ہوں میں تو بادشاہ ہے
اور بحرِ جرم میں میری کشتی تباہ ہے
رزاق میرا تو ہی ہے بیشک الٰہ ہے
طلحہؓ زبیرؓ و سعدؓ و صفدر کے واسطے
یا رب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

ناچیز ہوں حقیر ہوں کمتر ہوں پست ہوں
قالوا بلیٰ کی مے سے میں مدہوش و مست ہوں
بندہ ہوں اور غلام ز روزِ الست ہوں
عاجز ہوں میں غریب ہوں اور دل شکستہ ہوں
یہ التجا قبول ہو قنبر کے واسطے
یا رب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

شرمندہ ہو رہا ہوں گناہوں سے روز و شب
عاصی کا اس جہاں میں غضنفر ہوا لقب
ناچار ہوں میں نفس کے ہاتھوں ہی ہے غضب
ہے اُمتِ رسولؐ میں شکرِ خدا کہ اب
عقبیٰ بخیر ہووے غضنفرؔ کے واسطے
یا رب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

مخمس

حمد لایق ہے جناب کبریا کے واسطے
ذاتِ مطلق بانیٔ ارض و سما کے واسطے
در پہ آیا ہوں ترے عفوِ خطا کے واسطے
فضل کر یا رب محمد مصطفےٰ کے واسطے
سیّد الکونین شاہِ انبیا کے واسطے

جُز سیہ کاری کیا آکر نہ دنیا میں حصول
عمر عصیاں میں گنوائی اس لیے ہے دل ملول
کر نگاہِ لطف تا ہو دولتِ ایماں وصول
یا الٰہ العالمیں یہ عرض ہو میری قبول
استجب ہٰذا دعائی مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی مجھ میں ہے ساری سیہ کاری بھری
نام نیکی کا نہیں حد سے زیادہ ہے بدی
رات دن روتا ہوں اپنی دیکھکر آلودگی
دور کر رنجِ دلی ہے سخت مجھکو بے کلی
اُس شہِ صدیق اکبرِ باصفا کے واسطے

یا الٰہی تو غنی ہے اور میں ہوں بے نوا
خواستگاری تجھ سے ہے میری یہی اے کبریا
سبز کر نخلِ تمنا تا کہ پاؤں مدعا
فضل کے ہاتھوں سے مجھکو تو مقصد دکھلا
اس عمر فاروقؓ و عادل بے ریا کے واسطے

اے خداوندا جو دنیا میں رکھا ہے مجھے
کشورِ ایماں کی فرماں روائی دے مجھے
التجا کرتے یہ کتنے سال و مہ گذرے مجھے
دو جہاں میں حضرتِ عثمانؓ کے روسی مجھے
مت خجل کیجو تو اُس صاحب حیا کے واسطے

وقت ہے جاں کندنی کا ایسا مشکل بڑا
دل کا خوں ہوتا ہے آجاتی ہے اک تن پر بلا
یہ نہیں معلوم اس دم ہو میرا احوال کیا
بارگاہ عالی میں تیری ہے یہ میری التجا
حل ہو وہ مشکل میری مشکل کشاؑ کے واسطے

مقصدِ دارین کر دے یا الٰہی سب حصول
شرِ شیطاں سے بچا لے ہوں بہت خاطر ملول

صاحبِ عفت ہیں وہ اور گلشنِ عصمت کے پھول   بلبلِ باغِ مدینہ قرۃ العین رسولؐ

یعنی بی بی فاطمہ خیر النسا کے واسطے

عرض ہے اس بینوا کی تجھ سے رزاق العباد   کر عطا اعمالِ صالح رزق کا ہو در کشاد
دور کر مجھ سے بڑا دنیا کا غم ہے بد نہاد   دے خوشی دل کو میری سرسبز کر نخلِ مراد

اُس جگر خستہ حسنؑ صاحب لوا کے واسطے

روزِ روشن تیرہ کاری سے اندھیرا ہے مجھے   سخت موذی دشمنِ جاں نفس میرا ہے مجھے
آسرا گر ہے خداوندا تو تیرا ہے مجھے   ہر طرف سے فوجِ غم نے آ کے گھیرا ہے مجھے

دے پناہ یارب شہیدِ کربلا کے واسطے

خوف رہتا ہے مجھے اختر فشارِ قبر کا   کیونکہ میں ہوں روسیاہ و پُر گناہ و پُر خطا
اور بہت ہے تیرہ و تاریک اور وہ تنگ جا   کون تجھ بن لے خبر عاصی کی اُس جا اے خدا

زود تر فریاد رس زین العبا کے واسطے

آہ سب لہو و لعب میں زندگانی کی بسر   ہے وبالِ جرم میرے سر پہ حد سے بیشتر
نام تیرا ہے رحیم اے خالقِ جنّ و بشر   میں بہت حیران ہوں کر رحم کی مجھ پر نظر

باقرؑ و جعفرؑ علیؑ موسیٰؑ رضاؑ کے واسطے

یا الٰہی تجھ سے ہوں اس التجا کا ملتجی   دے شرارت سے اماں جہالِ بد افعال کی
حفظ میں رکھ لے عذابِ آتشِ دوزخ سے بھی   موسیٰ و کاظم تقی و با نقی و عسکری

اور امامِ مہدیِ پیرِ ہدا کے واسطے

تو ہے خالق تو ہے رازق مالکِ ہر دوسرا   لا اُبالی ہے تیری درگاہ پاک اے کبریا
عاجز و کمتر وفائی کر قبول اب یہ دعا   درد و اندوہوں کے سارے بوجھ اُٹھا لے اے خدا

غوث اعظمؒ پیر و مرشد رہنما کے واسطے

مسدس جناب مولوی محمد یونس صاحب حافظ مرحوم تخلص یونس

بادِ صبا نے مجھکو جگایا ہے صبحدم — کہنے لگی کہ کس لیئے کہتا ہے اتنا غم
اب دُور کر تو دل سے سب اپنا غم والم — غوث الوریٰ کے جلدی ہی اُٹھ جا پکڑ قدم

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

سلطان عبدِ قادرِ جیلانی باکمال — محبوب خاص خالقِ یکتائی ذوالجلال
مقبولِ بارگاہِ خداوندِ لایزال — پائی ہے جن سے دین نے سب رونق و کمال

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

وارث ہیں انبیا کے شہِ پیر دستگیر — مرشد ہیں اولیا کے شہِ پیر دستگیر
ہادی ہیں اتقیا کے شہِ پیر دستگیر — رہبر ہیں اصفیا کے شہِ پیر دستگیر

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

بدرِ منیر اوجِ ولایت کے در جہاں — خورشید آسمان ہدایت کے بے گماں
ہیں فیض یاب نور سے جن کے سب انس و جاں — اوصاف اُن کی ذات کے سب کس سے ہوں عیاں

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

ہیں پیشوا جہاں میں صغیر و کبیر کے — حامی ہیں اور معیں ہیں گدا و امیر کے
شافع ہیں روز حشر میں شاہ و فقیر کے — کیا ڈر ہے اُن کو جو ہیں مرید ایسے پیر کے

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا

دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

کاندھے پہ اُن کے ہے قدمِ ختمِ مرسلیں
یعنی تھے پیروی پہ محمدؐ کے محیِ دیں
اور اولیاء کے دوش پہ اُن کا قدم یقیں
تب اولیا خوشی سے ہوئے اُن کے تابعیں

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

کشف و کرامت اُن کی جہاں میں ہے سب ظہور
شرک و کُفر اُن کے سبب سے ہوا ہے دور
روئے زمیں پہ فیض کا اُن کے بچھا ہے نور
تھا راتدن خدا ہی کا اُن کے تئیں حضور

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

سب اولیا ستارے ہیں اور یہ ہیں ماہتاب
ان کے کمال ظاہر و باطن ہیں بے حساب
قطبوں میں سارے بلکہ یہ ہیں مثلِ آفتاب
اِس واسطے ہے اِن کا طریقہ بہت صواب

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

بغداد میں تو جا کہ وہاں ان کا ہے مزار
یا شیخ عبدِ قادرِ فریادرس پکار
اور نقدِ جاں کو اپنے تو کر صدق سے نثار
تا اُن سے تیرے دل کو مدد ہووے بار بار

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

ہے قادری مرید تو لا شکرِ حق بجا
سب اولیا میں کوئی نہیں اُن کا رہنما
جس نے تجھے نصیب کیے ایسے پیشوا
ہو مخلصی گر اُن سے تو لیوے گا اقتدا

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

انکار جس کے دل میں ہو ایسے جناب سے　　کیونکر ہو امن اُس کو خدا کے عتاب سے
یونس نہ جانیو کہ وہ چھوٹے عذاب سے　　محروم بلکہ ہوگا وہ اجر و ثواب سے

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

مخمس

شہیدِ ناز ہوں میں غم کا مارا یا رسول اللہ　　جگر مجروح دل ہے پارا پارا یا رسول اللہ
نہیں ہے تم سوا کوئی ہمارا یا رسول اللہ　　نہ کیونکر نام لوں ہر دم تمہارا یا رسول اللہ
خدا نے شوق سے تم کو پکارا یا رسول اللہ

قیامت میں تم اپنی شانِ محبوبی جو دکھلاؤ　　شفاعت کے لیئے اُمت کی جب پیشِ خدا جاؤ
مجھے مت بھول جانا جس گھڑی نیکوں کو بلواؤ　　خدا جس دم کہے تم سے تم اپنی اُمتیں لاؤ
ہماری بھی طرف کرنا اشارا یا رسول اللہ

زمیں میں ہے کوئی تم سا نہ کوئی آسماں میں ہے　　تمہارے دم کی پھیلی روشنی کون و مکاں میں ہے
تمہارے نور کا پرتو ہمارے جسم و جاں میں ہے　　تمہارے نام کا نکتہ ہمیشہ نوکِ زباں میں ہے
تمہارا ہے فقط ہم کو سہارا یا رسول اللہ

نہ فکر اعمالِ بد کی ہے نہ غم ہے روزِ محشر کا　　سرِ تسلیم ہے مشتاق اُن قدموں کی ٹھوکر کا
چمک جائے ستارا مر گئے پر بھی مقدر کا　　اندھیری گور میں روشن تمہارے روئے انور کا
ہمارے سامنے چمکے ستارا یا رسول اللہ

بنا کر حق نے جب محبوب اپنا تم کو دکھلایا　　رکھا چشمِ ملائک سے بھی پنہاں جسم کا سایا
الم نشرح تمہاری شان میں قرآں کا ہے آیا　　فاوحیٰ تم کو مازاغ البصر بھی حق نے فرمایا
تمہارے وصف میں قرآں اُتارا یا رسول اللہ

خراب و خستہ و آوارہ و جانکاہ گم گشتہ
مدینے کی ہوا میں پھر رہا ہوں آہ گم گشتہ
نہو دنیا میں مجھ سا کوئی ای اللہ گم گشتہ
نہیں پہونچا ہوں منزل تک رہا ہوں راہ گم گشتہ

نہیں آیا دور سے منزل کا مارا یا رسول اللہ

خوش اوصافی خوش اقبالی خوش خلاقی خوش اسلوبی
سراپا میں تمہارے دی خدا نے واہ کیا خوبی
جمال حضرت یوسف کی گشتی چاہ میں ڈوبی
قد رعنا رخ روشن ہمہ تن نور محبوبی

خدا نے ہاتھ سے تمکو سنوارا یا رسول اللہ

سدا نالے کیا کرتا ہے قتیل تیغ حسرت محزوں
تصدق تم پہ ہوتا ہے تمہارا ہی بجان مفتوں
بہایا کرتا ہے اشکوں کی جا دل اور جگر کا خوں
تمہاری ہجر بد خستا من ہوا حیرت زدہ مجنوں

اسے کیوں دل سے اب تمنے اتارا یا رسول اللہ

مسدس ترجیع بند

غم فراق میں کیوں دل نہ آہ سرد بھرے
ہزاروں حسرت و ارماں کے یہاں جمع ہیں پرے
تڑپ تڑپ کے کہاں تک یہ دل فگار مرے
بیاں یہ حال حبیب خدا سے کون کرے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسی ما نمی برد خبرے

کہاں مدینہ کہاں ہند اور کہاں یہ غریب
تمہاری دوری نے پہنچا دیا اجل کے قریب
نہ قسمت اپنی بر دست ہے نہ ایسے نصیب
ہو کیسے آپ کا دیدار اے خدا کے حبیب

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئی ما نمے برد خبرے

غریق بحر معاصی کو لو بچائے رسول
خدا کے واسطے جلدی سے آؤ آؤ رسول
سنبھالو آکے کنارے مجھے لگاؤ رسول
بھنور میں ڈوب رہی ہے ہماری ناؤ رسول

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئ مانمی برد خبرے

سُنا ہے جب سے تمہارا ہے گھر مدینے میں
شبِ فراق کی کب ہو سحر مدینے میں
لگی ہوئی ہے ہماری نظر مدینے میں
ابھی پہونچے گی کیونکر خبر مدینے میں

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئ مانمی برد خبرے

نہ یار ہے کوئی یاور نہ ہے کوئی غمخوار
حضور سرورِ کونین و سیدِ ابرار
نہ خویش اپنا نہ بیگانہ نہ کوئی ہے یار
وہ کون ہے جو کہے اپنی حالتِ دلِ زار

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئ مانمی برد خبرے

مدینے جانے سے مجبور اے حضور ہوں میں
شکستِ سنگِ ملامت سے چور چور ہوں میں
چمن سے طائرِ بے پر کی طرح دور ہوں میں
اسی خیال میں دن رات ناصبور ہوں میں

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئ مانمی برد خبرے

جہاں سیاہ ہے آنکھوں تلے ہے اک اندھیر
مدینے جانے میں کیوں ہو رہی ہے اتنی دیر
لیا ہے لشکرِ اندوہ و غم نے مجھ کو گھیر
نصیب کو میرے برگشتگی کا دیکھیے پھیر

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئ مانمی برد خبرے

جو صدمہ دل پہ گذرتا ہے تم سے کون کہے
تمہارا دم کوئی بھرتا ہے تم سے کون کہے
ستم فراق جو کرتا ہے تم سے کون کہے
کہ کوئی ہند میں مرتا ہے تم سے کون کہے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے

کسے زبے کسی مانمی برد خبرے

میں عبد مذنب و بیکس ہوں یارسول اللہ
غلام درگہہ اقدس ہوں یارسول اللہ
ملول ہجر میں ازبس ہوں یارسول اللہ
خبر لو میری کہ بےبس ہوں یارسول اللہ

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبے کسی مانمی برد خبرے

صدائے آہ بھی کانوں تلک اگر جاتی
کہو تو کس طرح اُن تک میری خبر جاتی
یقین تھا مجھے تاثیر کچھ تو کر جاتی
کبھی ہوا بھی اِدھر کی نہیں اُدھر جاتی

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبیکسی مانمی برد خبرے

ازل کے روز سے برگشتہ ہے مری تقدیر
کشش میں دل کے بھی پاتے نہیں میں کچھ تاثیر
کیا ہوس نے مجھے دام معصیت میں اسیر
نبی سے جاکے کہیں حال کیا کریں تدبیر

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبے کسی مانمی بُرد خبرے

جہان سیاہ ہوا میری رُوسیاہی سے
یہ التجا ہے مری نقش پائے راہی سے
بھنور میں ناؤ پڑی ہے مری تباہی سے
کہے حضور میں جاکر یہ عذر خواہی سے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبے خبری مانمے برد خبرے

دلِ حزیں مرا ظلماتِ ماؤمن میں ہے
غریب و بیکس و مظلوم راہزن میں ہے
الٰہی چاند یہ میرا اسیر گہن میں ہے
یہ التجا مری اُس شاہِ ذوالمنن سے ہے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبے کسی مانمی برد خبرے

خیال تو ہے جو یثرب تلک پہنچ جائے
تمھیں اک بات کہوں دل میں گر نہ شک لاؤ
رسائی تا سرِ در بار شاہِ دیں پائے
مری طرف سے یہ کہنا جو تجھ سے بن آئے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسئ ما نمی برد خبرے

جناب خاتمِ پیغمبراں سے یہ کہنا
ظہور ہستئ کون و مکاں سے یہ کہنا
قسیم کوثر و نار و جناں سے یہ کہنا
مرا بیان تو اپنی زباں سے یہ کہنا

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسئ ما نمی برد خبرے

جو پوچھے حال مرا کچھ وہ سرورِ ذی جاہ
کہ حال دردِ جدائی سے ہو رہا ہے تباہ
مری طرف سے خدا را یہ کہیو بھر کر آہ
خبر لو جلد مری آکے یا رسول اللہ

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسئ ما نمی برد خبرے

یہ کہیو شہ سے فرقتِ خستہ جگر تڑپتا ہے
شہید جنبشِ تیغ نظر تڑپتا ہے
برنگِ طائرِ بے بال و پر تڑپتا ہے
یہ شعر پڑھ کے بحالِ بتر تڑپتا ہے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسئ ما نمی برد خبرے

مسدس دیگر

بخشی ہے خالق نے تجھے سب سے فزوں سروری
صورت ہی تیری ہے عیاں شانِ خدا کی برتری
پیغمبروں کی دی ہے تجھے اللہ نے پیغمبری
کیا منہ ہے تیرے سامنے آئے ذرا حور و پری

اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آذری

ہرچند وصف می کنم در حسن زاں بیاتری

ہے ختم تری ذات پر اوصافِ امّت پروری
پائی ہے کس مخلوق نے یہ برتری یہ سروری
اللہ کے محبوب ہے کس کو مجالِ ہمسری
رفعت میں تیرے سامنے ہے پست چرخ عنبری

تو از پری چابک تری وز برگِ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

ہے سارے عالم میں کوئی تجھسا ہمیں دکھلائے تو
مضموں تری مدح کا جبریلؑ سے سن جائے تو
دعویٰ ہے جس کو حسن کا محفل میں تیری آئے تو
یہ دلبری یہ برتری یہ شان کوئی پائے تو

عالم ہمہ یغمائے تو خلقِ خدا شیدائے تو
آں نرگسِ رعنائے تو آوردہ رسمِ کافری

معراج میں جبریلؑ سے یوں پوچھا تھا وہ صنم
تم نے تو دیکھا ہی جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
کہنا ذرا انصاف سے تم اے اخی محترم
روح الامیں کہنے لگے اے مہ جبیں تیری قسم

آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

فرماتا ہے تجھ سے خدا دل میں نہ رکھ اپنے خودی
تیری نگینِ طبع پر میری حقیقت ہے کھدی
میں ہوں الگ تجھ سے نہیں تو کیونکہ ہے مجھسے جدی
جب عین وحدت کی صفت خاص اپنی تجکو دی

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

تصویر تیری کھینچ کر بے مثل اور پاکیزہ تر
حور و ملک جنّ و بشر مہر و مہِ تاباں اگر
منفعل ہوا خود حسن پر صورتگرِ جنّ و بشر
مشعل لئے شام و سحر ہوں جستجو میں دربدر

ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

ہم بیکسوں کا چارہ گر کوئی نہیں ترے سوا
عاشق ترے در پر پڑا صورت کا ہو کر مبتلا
اے شافع روز جزا وے خواجہ ہر دو سرا
مسکیں شہید بے نوا اس آستانہ پر کھڑا
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوئے غریباں بنگری

مخمس

دلیل کعبۂ مقصود کے بھی رہنما ٹھہرے
خدا کے دوست وہ ٹھہرے حبیب کبریا ٹھہرے
بزرگی ہیں اسی باعث ہی وہ سب سے سوا ٹھہرے
خدا کے بعد رتبہ میں محمد مصطفےٰ ٹھہرے
نزول وحی قرآں مورد لطف خدا ٹھہرے

دیا ایسا خدا نے آپ کو رتبہ بزرگی کا
جناب حق سے ایسا پایا ہے درجہ بزرگی کا
بیاں مجھ سے کسی صورت نہیں ہوتا بزرگی کا
بیاں ہو کس زباں سے آپکا پایا بزرگی کا
مراتب میں ہوئے ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

کیا محسود مہر اس چاند سی صورت کو خالق نے
کیا القصہ اعلیٰ آپکی رفعت کو خالق نے
بڑھایا آپکی حشمت کو اور عزت کو خالق نے
بیاں ہو کس زباں سے امت حضرت کو خالق نے
کہ انساں آپ کی امت کے اکثر اولیا ٹھہرے

زمین و آسمان جن و بشر برپا کیئے حق نے
نبیؐ کے واسطے ہر دوسرا پیدا کیئے حق نے
اسی کے نور پر جن و بشر شیدا کیئے حق نے
ولی لاکھوں ہزاروں انبیا اعلیٰ کیئے حق نے
مگر حضرت ہمارے سب کے ختم الانبیا ٹھہرے

دو عالم میں کہو تو چاند کی سی کسکی صورت ہے
کہو کلمہ کی رو سے کسکو حاصل دیں کی دولت ہے
دو بالا آسماں سے کسکی رفعت کسکی حرمت ہے
بتاؤ تو کہ کس کی پشت پر مہر نبوت ہے
مکرم مصطفےٰ نام خدا صلّ علیٰ ٹھہرے

تری باعث چھٹی رنج و تعب سے دونوں عالم میں
کسے معلوم اور دریافت ہے کب سے دونوں عالم میں
مفخر خوبئ حسب و نسب ہے دونوں عالم میں
ہوئی ایجاد آپ ہی کی سبب سے دونوں عالم میں

بنائے دین و دنیا کے رسول حق نما ٹھہرے

اگر پیدا نہ ہوتے آپ پھر کچھ بھی نہ تھا ممکن
پڑھیں ہیں آپ کا کلمہ ہزاروں زاہد و مومن
نہ ہوتا چاند اور سورج نہ ہوتی رات اور یہ دن
ہویدا نور حضرت سے بلاشک ظاہر و باطن

کہ اول اور آخر میں وہی نور الہدیٰ ٹھہرے

کیا نام خدا حق نے تمہیں سردار عالم کا
خدا شنوا ہے جس حالت میں ہیں عذر خواہوں کا
بنایا آپ کو رہبر خضر گم کردہ راہوں کا
قیامت کو ہمیں کیا خوف ہے اپنے گناہوں کا

شفاعت کے لیئے تم شافع روز جزا ٹھہرے

رسائی ہو مری یارب کہیں دربار حضرت تک
رسائی آپکی برکت سے ہو طالب کی جنت تک
پہنچ جائے کہیں سرگشتہ یہ درگاہ حضرت تک
تلاشی کوئے احمدؐ میں ہوں پھر بس قیامت تک

طلب میں اسکی الطالب کبھی اپنا نہ پا ٹھہرے

مسدس ترجیع بند

اٹھا ہے شوق دل میں خاطر مضطر ترستی ہے
کوئی کہتا ہے سودا ہی کوئی کہتا ہے مستی ہے
بلندی ایک ہی نظروں میں میری اور پستی ہے
مجھے نہ نیستی کا دھیان ہے نہ فکر ہستی ہے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر ہاتدن معالی تری رحمت برستی ہے

بر آتے مدعا ہیں بعد مدت کے اجی سب کے
زیادہ اور کچھ امید لیکن ہم نہیں رکھتے
مگر ہم اپنے مطلب کو نہیں پہنچے نہیں پہنچے
جو نکلے دل سے بھی تو آہ کے ہمراہ یہ نکلے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

کہ جس پر رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

تڑپتا ہے دلِ مضطر پئے دیدار اے سرور
قرار آتا نہیں ہرگز اُسے یک لحظہ یک دم بھر
بڑا ہے داغ جو دل پر دکھاوے کس طرح مضطر
دُعا مقبول ہو میری تو اس سے اَور کیا بہتر

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پہ رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

تمنا ایک مدت سے ہے یہ میری دل و جاں کی
اُڑاؤں دھجیاں سودے میں داماں و گریباں کی
کہیں پلکوں سے جھاڑوں خاک تیرے بیاباں کی
یہی اُمید ہے اب خاطرِ مضطر پریشاں کی

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

زیارت زندگی میں گر میسر ہو زہے قسمت
مرا ہو زندگانی کا مجھے حاصل ہو ہر نعمت
نہ زر درکار ہے مجھکو نہ کچھ مطلوب ہے دولت
کسی باعث کسی صورت کسی صورت

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پہ رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

کہوں کیا ان دنوں شوقِ زیارت مجھکو از حد ہے
اُسی کی رات دن مجھکو ہمیشہ کوشش و کد ہے
نہ منت کی ہے کچھ منت نہ کچھ آتی خوشامد ہے
اسی ہی کام ہے مجھکو یہی ہر دم زباں زد ہے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پہ رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

کہوں طالب بھلا احوال تم سے اندنوں کیا
کہ فرقت کے سبب دشوار مجھکو ہو گیا جینا
غم و اندوہ کے باعث لہو کا ہے رواں دریا
مری بیت الحزن میں بیت یہ کندہ کرا دینا

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پہ رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

تمت

اشعار دعائیہ

مومنو عجز و التجا کے ساتھ ۔ اب دعا کے لیئے اُٹھاؤ ہاتھ
اے خدا صدقہ کبریائی کا ۔ صدقہ اُس نور مصطفائی کا
سیدھا رستہ چلائیو ہمکو ۔ پیچ وخم سے بچائیو ہمکو
مرتے دم غیب سے مدد کیجو ۔ ساتھ ایمان کے اُٹھا لیجو
جب دمِ واپسیں ہو یا اللہ ۔ لب پہ ہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
دین و دنیا کی آبرو دیجو ۔ دونوں عالم میں سرخرو کیجو
کینہ دھو مومنوں کے سینے سے ۔ سینے ہو جائیں پاک کینے سے
سب کو اِک راہ حق دکھا یارب ۔ دُور ہو اختلاف بیجا سب
دین ہو دینِ احمدی کُل کا ۔ ہو طریقہ محمدی کُل کا
ہے خدا تو بڑا سمیع و مجیب ۔ بے مرادوں کو کر مراد نصیب
کُل مریضوں کو تندرستی دے ۔ ناتوانوں کے تن میں چستی دے
بے وطن کو وطن میں پہنچا دے ۔ قید سے قیدیوں کو چھڑوا دے
کر غریبوں سے تنگدستی دور ۔ تنگدستوں سے فاقہ مستی دور
رکھتے کثرت سے ہیں جو اہل و عیال ۔ کر عطا اُن کو حسب حاجت مال
جو ہیں مظلوم اُن کی سُن فریاد ۔ اور کر غمزدوں کے دل کو شاد
تیرے بندے ہیں سب یتیم و اسیر ۔ تیرے محتاج کُل غریب و امیر
لے خبر بے کسوں غریبوں کی ۔ مشکلیں کھول کم نصیبوں کی

نہ رہے کوئی خستہ و غمگین
سب کی پوری مراد ہو۔ آمین

یہ وہی ناول ہے جو رسالہ دلگداز کے ساتھ ۱۸۸۸ء میں شایع ہوا - اردو میں قیمت ... ۴ر

حسن و انجلینا - یہ وہ ناول ہے جس میں ترکوں اور روسیوں کی لڑائی کے سچے تاریخی واقعات درج ہیں - ترکوں کا اہل ایران سے اتفاق اور اہل ایران کا جوش اسلام سے ترکوں کی امداد کو آنا اور روسیوں کو متواتر زکیں دیکر اُن پر عظیم الشان فتوحات حاصل کر کے اسلامی جوش اور ہمدردی دکھانا - آخر کار شیعہ اور سنیوں کا آپسمیں فساد مذہبی ہونا وغیرہ وغیرہ - یہی ناول ہے جو ۱۸۸۹ء میں رسالہ دلگداز کے ساتھ شایع ہوا - اردو میں قیمت ۴ر

منصور اور موہنا - نہایت ہی عمدہ اور قیمتی ناول - جس میں سُلطان محمود غزنوی کے عہد کی لڑائی کے ساتھ عشق کی نہایت مؤثر اور دلچسپ تصویریں دکھائی گئی ہیں - کچھ عرب کی تاریخ کا بھی تھوڑا سا حصہ نہایت خوبصورتی سے شامل کر دیا گیا ہے - اس ناول میں سلطان محمود غزنوی کے جوش اسلام اور ہندو راجہ اجمیر کی بہادری کی سچی تصویریں نظر آتی ہیں - یہ ناول ۱۸۹۰ء میں رسالہ دلگداز کے ساتھ شایع ہوئی - اردو میں قیمت ۴ر

شہید وفا - نہایت ہی پُر اثر دلپذیر قصہ اسپین کی تاریخ سے لیکے ایک ڈراما کے طرز پر لکھا گیا ہے - یہی ایک کتاب ہے کہ جس کے ذریعہ نظر آسکتا ہے کہ اہل عرب کے زوال کے وقت ہسپانیہ عظمیٰ میں مسلمانوں کی کیا حالت تھی - اردو میں قیمت ۴ر

المشتہر

منشی **فضل الدین** تاجر کتب قومی و مالک اخبار اشاعت لاہور بازار کشمیری

اطلاع

چونکہ یہہ کتاب "گنجینۂ نعت" حسب ضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے - لہذا کوئی صاحب بجائے فائدہ کے نقصان اُٹھانے کی جرأت فرماکر قصد طبع نفرماویں - ہاں جسقدر کتب مطلوب ہوں - طلب فرماکر مشکور فرماویں - بلا مہر قومی کسو کان مال مسروقہ تصور ہوگا - الملتمس فضل الدین تاجر کتب قومی لاہور بازار کشمیری